

بیک فائر مینیول

نانا صافی کے خلاف تدابیر

برائن مارٹن



IRENE PUBLISHING

بیک فائر مینیول

ناانصافی کے خلاف تدابیر

برائن مارٹن

IRENE PUBLISHING 2012

پہلی اشاعت

Irene Publishing, Sparsnäs
irene.publishing@gmail.com

آئی ایس بی این 978-91-978171-4-1 (پیپر بیک)



اس کتاب کی بیشتر تصاویر
ویکی میڈیا کامنز سے لی گئی ہیں

اُردو ترجمہ: مریم عظیم، عمار ضیا

فہرست

- مصنف کے قلم سے 1
- اظہارِ تشکر 5
- ۱۔ بیک فائر ماڈل 6
- ۲۔ بیک فائر تجزیہ 16
- ۳۔ تیاری 45
- ۴۔ ابھی اور اس کے بعد 78
- ۵۔ سوالات اور جوابات 91
- ۶۔ مشقیں 98
- ضمیمہ: انسانی ڈھال اور پیشگی بیک فائر 104

مصنف کے قلم سے

میں نے 1970ء کی دہائی کے اواخر میں غیر متشدد اقدام کے حوالے سے مطالعے اور ترویج کا آغاز کیا۔ میری خصوصی دلچسپی ایسا معاشرہ تشکیل دینے میں تھی کہ غیر متشدد طریقے افواج کو غیر اہم بنا سکیں۔

غیر متشدد اقدام کی فریبی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ جب پُر امن مظاہرین پر ظالمانہ حملہ کیا جائے تو اس کا نتیجہ مظاہرین کی غیر معمولی حمایت کی صورت میں نکلتا ہے۔ غیر متشدد محققین کے رہنما جین شارب نے اسے ”سیاسی جو جٹسو“ کا نام دیا۔¹

جو جٹسو کے کھیل میں، مخالف کی طاقت اور حرکت کو اس کے خلاف استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح، مظاہرین، غیر متشدد رہتے ہوئے، حملہ آور کی بھرپور قوت کو حملہ آور کے خلاف طاقت میں بدلتے ہوئے، غیر معمولی حمایت حاصل کر سکتے ہیں۔

نانانسانی کے خلاف مزاحمت کے بے شمار واقعات ہیں۔ 2000ء میں، مجھے ایسے حالات میں دلچسپی پیدا ہوئی جن میں زیادہ مزاحمت کا مظاہرہ نہیں ہوا۔ میرے دور فقائے کار، ویٹڈی ورنے اور ایڈرین وکرز، اور میں نے انڈونیشیا کی مسلح افواج کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا جائزہ لیا۔ بعض واقعات، جیسے کہ مشرقی تیمور پر چڑھائی، میں بہت مزاحمت ہوئی۔ لیکن دیگر واقعات میں، یہ حیران کن حد تک معمولی تھی۔ 1965ء میں، انڈونیشیا کی مسلح افواج نے کمیونسٹوں کے خلاف قتل عام کی مہم کا آغاز کیا، جسے کئی محققین نسل کشی تصور کرتے ہیں۔ تقریباً 800,000 لوگ

¹ جین شارب، The Politics of Nonviolent Action (بوسٹن: پورٹرسار جٹ، 1973ء)۔

متاثر ہوئے۔ انڈونیشیا میں مزاحمت نسبتاً معمولی تھی اور، اس سے بھی زیادہ حیران کن طور پر، ملک سے باہر معمولی تشدد دیکھنے میں آیا۔ کئی کمیونسٹ-مخالف حکومتوں کی جانب سے اس خون ریزی کا خیر مقدم کیا گیا۔²

میں سیاسی جو جٹسو کے بارے میں جانتا تھا۔ 1965ء-1966ء کے قتل کے متاثرین نے تشدد کے ساتھ مزاحمت نہیں کی تھی۔ اس باعث میں یہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ بعض صورتوں میں، سیاسی جو جٹسو وقوع پذیر کیوں نہیں ہوا۔ مجھے اس بات کا اندازہ تھا کہ ہو سکتا ہے، حملہ آور جو جٹسو کے اثرات زائل کرنے کے لیے کچھ کر رہے ہوں۔ رفتہ رفتہ ان طریقوں کے بارے میں میرا تصور واضح ہو گیا جو اشتعال محدود رکھنے کے لیے جرم کا ارتکاب کرنے والوں کی جانب سے استعمال کیے گئے تھے۔ چونکہ میرے تیار کردہ فریم ورک کی نمایاں خصوصیات شارپ کے سیاسی جو جٹسو میں شامل نہیں تھیں، لہذا میں نے اسے ”بیک فائر“ اثر کا نام دیا۔

گزشتہ دہائی میں، میں نے بیک فائر ماڈل کو وسیع قسم کے واقعات پر منطبق کیا ہے۔ یہ پُر امن مظاہرین، مثلاً مشرقی تیمور اور جنوبی افریقا کے قتل عام پر پوری طرح لاگو ہوتا ہے۔ اسے عام غیر تشدد اقدام کے فریم کے علاوہ نا انصافیوں، مثلاً سنسر شپ، جنسی ہراسانی، پولیس تشدد، اذیت اور نسل کشی پر بھی لاگو کیا جاسکتا ہے۔³

یہ منیول بیک فائر ماڈل کے استعمال سے متعلق عملی رہنمائی فراہم کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لیے ہے جو نا انصافی کے خلاف اقدام کر رہے ہیں اور جو موثر ترین اقدامات کرنے کے حوالے سے محتاط انداز سے سوچنا چاہتے ہیں۔

بیک فائر ماڈل حکمت عملی اور تدبیری اعتبار سے سوچنے کے لیے محض ایک رہنما ہے۔ یہ غور و فکر کا متبادل نہیں ہے۔ جو کوئی موثر ثابت ہونا چاہتا ہے، اس کے لیے مقامی معلومات اور عملی بصیرت رکھنا ضروری ہے۔ کامیابی کا ایسا کوئی فارمولا نہیں جو ہر جگہ تمام مواقع پر کام کرے۔ ایک ماڈل زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتا ہے کہ آپ کو اُن پہلوؤں کی یاد دہانی کروائے جنہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

² برائن مارٹن، ویٹزی ورنے، اور ایڈرین وکرز، ”Political Jiu-Jitsu against Indonesian Repression:“

”Studying Lower-profile Nonviolent Resistance“، پیٹنک ریویو، جلد 13، 2001ء، ص 143-156۔

³ مزید مضامین کے لیے، دیکھیے ”Backfire materials“، <http://www.bmartin.cc/pubs/back-fire.html>۔

ماڈل سے زیادہ اہم پیغام اپنے امکانات کے بارے میں سوچنا اور یہ اندازہ لگانا ہے کہ دوسرا فریق کیا کر سکتا ہے۔ یہ بات یوں تو بڑی واضح محسوس ہوتی ہے، لیکن عملی طور پر کارکنان اکثر ایسے کام کرتے ہیں جو وہ ہمیشہ کرتے آئے ہوتے ہیں اور ان کی سوچ زیادہ تر اس بات کے ارد گرد رہتی ہے کہ وہ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کا کیا کرنے کا منصوبہ ہے، مگر یہ نہیں سوچتے کہ مخالفین کیا کریں گے۔

باب 1 بیک فائر ماڈل متعارف کرواتا ہے۔ باب 2 بیک فائر تجزیے کا بیان ہے: ظلم کو روکنے کے لیے ناانصافی کا ارتکاب کرنے والوں کی تدابیر کیسے دریافت کی جائیں اور سمجھی جائیں۔ باب 3 مخالفین کے ممکنہ اقدام پیش نظر رکھتے ہوئے کارروائی کے لیے تیاری کی تجویز دیتا ہے۔ باب 4 ناانصافی پیش آنے کے دوران، اور اہم واقعات وقوع پذیر ہونے کے بعد کے حالات میں کارروائی کی مثالیں پیش کرتا ہے۔ باب 5 ماڈل سے متعلق چند سوالات کے جوابات دیتا ہے۔

میں نے چند مثالیں، جیسے کہ پولیس تشدد وغیرہ نمونے کے طور پر استعمال کی ہیں۔ آپ کو اپنی مثالیں سوچنی چاہئیں، جو ترجمانی طور پر ایسے مسائل ہوں جن کے بارے میں آپ بخوبی جانتے ہوں اور ان کا تجزیہ کر سکیں۔ بیک فائر ماڈل کوئی کارروائی کا نسخہ نہیں، بلکہ محض غور و فکر کے لیے آلات کا مجموعہ ہے۔ آپ کو حکمت عملی کے انداز میں سوچنے کی مشق کرنی ہوگی۔ لہذا اپنی مثالیں خود سوچیں۔ اگر کسی قریبی شہر میں ایٹمی ہتھیار پھٹ جائے تو آپ کیا کریں گے؟ اگر آپ کو کسی بڑی سرکاری دھوکا دہی کا سراغ ملے تو آپ کیا کریں گے؟ باب 6 میں چند مشقیں ہیں۔ آپ اپنی مشقیں بھی تیار کر سکتے ہیں۔

ماہرانہ کارکردگی سے متعلق بہت سی تحقیق ہوئی ہے جو یہ بتاتی ہے کہ اگر آپ کسی چیز میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو بہت سا وقت اس کام کے مشکل ترین حصوں کی مشق کرتے ہوئے گزارنے کی ضرورت ہوگی۔⁴ تو اگر آپ موثر کارکن بننا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنا زیادہ وقت تدبیری اور تزویراتی انداز میں سوچتے ہوئے گزارنا ہوگا۔ بیک فائر ماڈل ایسا کرنے میں مددگار ٹول ثابت ہو سکتا ہے۔

⁴ ماہرانہ کارکردگی سے متعلق تحقیق کی قابل مطالعہ فہرست میں جیف کولون (Geoff Colvin) کی ”Talent is Overrated: What Really Separates World-class Performers from Everybody Else“ (نیویارک: پیگنوس، 2010ء)؛ ڈینیئل کوئل کی ”The Talent Code“، عظمت جنم نہیں لیتی۔ یہ پردرپا پاتی ہے۔ Here's How (نیویارک: سینٹیم، 2009ء)؛ ڈیوڈ شیک، ”The Genius in All of Us: Why Everything You've Been Told About“ (نیویارک: ڈبل ڈے، 2010ء) شامل ہیں۔

اپنی ویب سائٹ پر، میں نے اس ماڈل کے استعمال پر کئی مضامین شامل کیے ہیں۔ براہ مہربانی مجھے اس موضوع پر مواد کی کاپیاں اور روابط بھیجیے تاکہ اس ماڈل سے متعلق معلومات کو مزید وسعت دی جاسکے۔⁵ مجھے خاص طور پر اس ماڈل کی کمزوریاں اور ایسے طریقے جاننے میں دلچسپی ہے جن کی مدد سے اسے نئے شعبوں تک وسیع کیا جاسکے جس کے لیے شاید اس میں ترمیم بھی کرنی پڑے۔ میں نے اس ماڈل کو کئی برسوں کے دوران تیار کر کے اس کا اطلاق کیا ہے، اور اس میں بتدریج تبدیلی آئی ہے۔ تاہم بہتری کی اب بھی خاصی گنجائش موجود ہے۔

⁵ ای میل: bmartin@uow.edu.au

اظہارِ تشکر

میں نے بیک فائر کا بہت بڑا حصہ اپنے شرکائے کار اور متعدد افراد سے سیکھا ہے جنہوں نے تبصرے، حوالہ جات اور متاثر کن مشقیں فراہم کیں۔ کئی افراد نے اس مینول کے مسودوں پر قابلِ قدر رائے پیش کی، جن میں شیرون کیلیگھن (Sharon Callaghan)، کیرن کینیڈی (Karen Kennedy)، میکین سارنسن (Majken Sorensen) اور اسٹیورائٹ (Steve Wright) شامل ہیں۔ جارگن جانسن (Jorgen Johansen) کے ضمیمے اور بھرپور ساتھ کا خصوصی شکریہ۔

۱۔ بیک فائر ماڈل

حملے بعض اوقات اُلنے پڑ جاتے ہیں (یعنی بیک فائر کر جاتے ہیں)۔ یہ حملہ آوروں کی توقعات کے برعکس نتائج دیتے ہیں۔ دراصل، یہ حملہ آوروں کے لیے اتنے تباہ کن ثابت ہوتے ہیں کہ وہ حسرت کرتے ہیں کہ کاش انھوں نے کچھ کیا ہی نہ ہوتا۔

- 1991ء میں لاس اینجلس کی پولیس نے موٹر سوار، روڈنی کنگ (Rodney King) کو مار پیٹ کا نشانہ بنایا، جو گرفتاری سے بچنے کے لیے تیز رفتاری سے گاڑی بھاگا رہا تھا۔ مار پیٹ کی ویڈیو ٹیلی ویژن پر نشر ہونے کے بعد، ناظرین پھر گئے اور پولیس کے لیے عوامی حمایت میں کمی آگئی۔ تشدد پولیس پر بیک فائر کر گیا۔

- 1990ء کی دہائی میں، میکڈونلڈز نے دو انتشار پھیلانے والوں، ہیلین اسٹیل (Helen Steel) اور ڈیو مورس (Dave Morris) کے دستی اشتہار (leaflet) ”میکڈونلڈز کے ساتھ کیا مسئلہ ہے“ (What's wrong with McDonald's?) کے خلاف اُن پر مقدمہ کر دیا۔ قانونی کارروائی کو بڑے پیمانے پر غیر منصفانہ تصور کیا گیا جس کے نتیجے میں اسٹیل اور مورس کی حمایت میں ایک بڑی مہم چلی۔ یہ میکڈونلڈز کے تعلقات عامہ (public relations) کے لیے تباہ کن ثابت ہوا۔ اسٹیل اور مورس پر مقدمہ کرنا میکڈونلڈز پر بیک فائر کر گیا۔

- 2004ء میں، ذرائع ابلاغ نے ابو غریب جیل میں عراقی قیدیوں پر تشدد کی خبر دی۔ تصاویر میں قیدیوں کی تذلیل اور ان پر تشدد کرتے ہوئے قید خانے کے امریکی محافظوں کو خوش ہوتے دکھایا گیا۔ ان

تصادیر کی اشاعت نے امریکی حکومت کی ساکھ کو، خصوصاً مشرق وسطیٰ میں بے حد نقصان پہنچایا۔ تشدد امریکی فوج پر بیک فائر کر گیا۔

• 1991ء میں، ہزاروں افراد نے دہلی، مشرقی تیمور میں ماتمی جلوس میں شرکت کرتے ہوئے، اس موقع کو انڈونیشیائی قبضے کے خلاف پُر امن احتجاج کے لیے استعمال کیا۔ جو نہی جلوس سانتا کروز کے قبرستان میں داخل ہوا، انڈونیشیائی فوجی دستوں نے اچانک فائر کھول دیا، جس سے سیکڑوں لوگ مارے گئے۔ موقع پر موجود مغربی صحافیوں نے اس قتل عام کو ریکارڈ کر لیا۔ اُن کی گواہی اور ویڈیو ثبوت نے مشرقی تیمور کی حریت پسند تحریک کے لیے بین الاقوامی حمایت میں بے پناہ اضافہ کیا اور ایک دہائی بعد حاصل ہونے والی آزادی کی بنیاد رکھی۔ پُر امن مظاہرین کے قتل عام نے انڈونیشیائی حکومت پر بیک فائر کر دیا۔

ان تمام واقعات میں نا انصافی شامل تھی، مثلاً: پولیس کی سفاکی، سنسر شپ، تشدد، قتل عام۔ ہر واقعے میں حملہ کرنے والوں۔ پولیس، میکڈونلڈز، امریکی محافظین، انڈونیشیائی فوج۔ نے اپنے اہداف کو نقصان تو پہنچایا، لیکن ہر واقعے میں حملہ بالآخر بیک فائر ہوا اور نتیجتاً حملہ آور اور اس کے اتحادیوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

بیک فائر نا انصافی کے خلاف کوششوں میں بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ مشکل یہ ہے کہ بیشتر حملے بیک فائر نہیں ہوتے۔ زیادہ تر پولیس کی مار پیٹ کے واقعات کو معمولی یا بالکل شہرت نہیں ملتی۔ ہتک عزت کی زیادہ تر قانونی کارروائیوں کا بمشکل ہی علم ہو پاتا ہے۔ بیشتر تشدد خفیہ طور پر کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ قتل عام، جس کا خفیہ رہنا مشکل ہوتا ہے، نسبتاً کم لوگوں کی توجہ حاصل کر سکتا ہے۔

تو ہو کیا رہا ہے؟ ایسا کیوں ہے کہ بعض حملے بیک فائر کرتے ہیں اور باقی نہیں؟



سانتا کروز کا قتل 1991ء میں سبستیاو گومز (Sebastiao Gomes) کے ماتمی جلوس کے دوران وقوع پذیر ہوا۔



1960ء میں پورے جنوبی افریقا میں نسل پرستانہ قوانین کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ شارپ ویل میں، پولیس نے پرامن مظاہرین پر فائرنگ کی اور تقریباً سو افراد قتل کر دیے۔ پولیس اور حکومت نے اشتعال کم کرنے کی کوشش کی، لیکن اس کے باوجود قتل عام نے جنوبی افریقا کی حکومت کی بین الاقوامی ساکھ کو شدید نقصان پہنچایا۔

بیک فائر ماڈل حملوں کے تجزیے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ محسوس کی گئی نا انصافی کے نتیجے میں اشتعال کم کرنے یا بڑھانے کے لیے ہر فریق کی جانب سے کیے گئے اقدامات نمایاں کرتا ہے۔

اس ماڈل کا مقصد لوگوں کو یہ بتانا نہیں کہ انھیں کیا کرنا چاہیے۔ کارکنان مقامی صورت حال کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں اور مکملہ راستے کے انتخاب کا بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ یہ ماڈل ایک عام ساٹول ہے جو اس قسم کی چیزوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو وقوع پذیر ہو سکتی ہیں یا ہو سکتی تھیں۔ یہ کارکنوں کو زیادہ عقل مندی سے انتخاب کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔

بیک فائر ماڈل، کسی بھی دوسرے ماڈل کی طرح، ایک ٹول ہے۔ یہ کامیابی کی ضمانت نہیں۔ ایک ایسی فوج کا تصور کیجیے جس کے پاس حتی الامکان بہترین حکمت عملی ہو۔ یہ مددگار ثابت ہوتی ہے، لیکن اگر فوج کے پاس سپاہی کم ہوں، اُن کی تربیت اچھی نہ ہوئی ہو اور ہتھیار دقینوسی ہوں تو کسی شاندار حکمت عملی کے باوجود اُن کی کامیابی خلاف قیاس ہے۔ اسی طرح، بیک فائر ماڈل کارکنوں کو بہتر حکمت عملی تشکیل دینے میں مدد دے سکتا ہے، لیکن یہ کامیابی کی ضمانت نہیں۔ یہ ایک بہت بڑے عمل میں محض ایک عنصر ہے۔

بیک فائر: بنیادی نکات

جب کوئی طاقت ور گروہ کوئی غیر منصفانہ حرکت کرتا ہے تو وہ اس کے اشتعال سے بھرپور رد عمل کو کم کرنے کے لیے اقدام کر سکتا ہے۔

- اپنے اقدام پر پردہ ڈالنا۔
- ہدف کی اہمیت گھٹانا۔
- جھوٹ بولنے، گھٹا کر بیان کرنے، الزام تراشی اور مختلف نقطہ نظر (فریمنگ) کے ذریعے اصل واقعات کی نئی تشریح کرنا۔
- انصاف کا دکھاوا کرنے کے لیے سرکاری چینل استعمال کرنا۔
- ملوث لوگوں کو ڈرانا دھمکانا یا انعام سے نوازنا۔

تشدد کی عالمی سطح پر مذمت کی جاتی ہے، چنانچہ جب حکومتیں تشدد کا استعمال کرتی ہیں تو وہ عموماً اشتعال پر قابو پانے کے لیے ان میں سے ایک یا متعدد تکنیکوں کا استعمال کرتی ہیں۔

اپنے اقدام پر پردہ ڈالنا

حکومتیں عموماً خفیہ طور پر پُر تشدد کارروائیاں کرتی ہیں۔ بعض اوقات تشدد کے ایسے طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے جن کا ثبوت برائے نام باقی رہے، جیسے کہ پاؤں کے تلوے پر مارنا۔

جب کارروائیاں پوشیدہ ہوں تو باہر والوں کو اُن کا علم تک نہیں ہوتا اور یوں وہ اس سے وابستگی محسوس نہیں کر سکتے۔



ابو غریب کے قیدیوں پر تشدد۔

ہدف کی اہمیت گھٹانا

حکومتیں دعویٰ کرتی ہیں کہ جن قیدیوں سے تفتیش کی جا رہی ہے، وہ دہشت گرد، مجرم، تخریب کار یا دوسری ناپسندیدہ قسم کے لوگ ہیں۔ جب تشدد کا شکار لوگوں کو خطرناک، قابل نفرت یا ایسے کسی نچلے درجے کا انسان سمجھ لیا جاتا ہے تو اُن کے ساتھ ہونے والے سلوک کو بُرا نہیں سمجھا جاتا۔

جھوٹ، گھٹا کر بیان کرنے، الزام تراشی اور مختلف نقطہ نظر کے ذریعے اصل واقعات کی تشریح نو کرنا

جب باہر والے دعویٰ کرتے ہیں کہ تشدد ہو رہا ہے تو حکومتیں انکار کر دیتی ہیں: وہ جھوٹ بولتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جا رہا ہے۔

جب بعض طریقوں، جیسے کہ سونے نہ دینے، سرپرانی ڈالنے یا جو اس سے محروم کرنے جیسے ہتھکنڈوں کا علم ہوتا ہے تو حکومتیں کہتی ہیں کہ درحقیقت یہ اتنے بڑے نہیں: کوئی بھی زیادہ زخمی نہیں ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے نتائج زیادہ ضرر رساں نہیں تھے: انھیں گھٹا کر بیان کیا جاتا ہے۔ تشدد کے طریقوں کے لیے زیادتی یا تذلیل یا کوئی معمولی الفاظ استعمال کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی لفظ، سوائے تشدد کے۔ تشدد کی شدت کو کم کرنے کے لیے زبان کا سہارا لیا جاتا ہے۔

بعض اوقات، حکومتیں تشدد کا الزام کسی بد معاش محافظ پر لگا دیتی ہیں جس نے بغیر اجازت ایسی حرکت کی: محافظوں پر الزام اس لیے لگایا جاتا ہے کہ اعلیٰ عہدے دار جواب دہی سے بچ سکیں۔

حکومتیں کہتی ہیں کہ وہ اہم مقاصد کے لیے معلومات اگلوانے کی غرض سے تفتیش کی جائز تکنیکیوں کا استعمال کر رہی ہیں۔ یہ ان کا نقطہ نظر ہوتا ہے۔ یہ ایک فریم ورک یا دنیا کو دیکھنے کا ایک طریقہ ہے۔ ایک مخصوص نقطہ نظر سے چیزیں پیش کرنا فریمنگ کہلاتا ہے۔

انصاف کا دکھاوا کرنے کے لیے سرکاری چینل استعمال کرنا

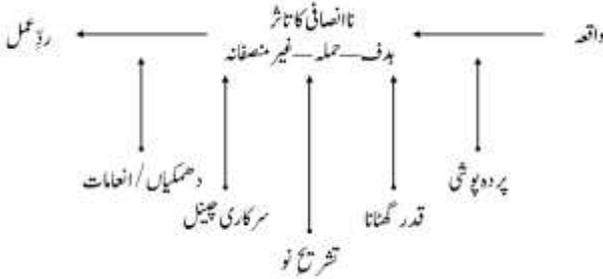
کبھی کبھار تشدد کے بارے میں دعوے اتنے مضبوط ہوتے ہیں کہ حکومتیں سرکاری انکوائری کا اعلان کرتی ہیں، یا ملوث لوگوں میں سے کچھ پر مقدمہ چلاتی ہیں۔ انکوائریوں اور عدالتوں کی توجہ عموماً پالیسی سازوں کی بجائے ٹیلی سطح کے عہدے داروں پر مرکوز رہتی ہے، اور وہ معمولی سزائیں دے سکتے ہیں۔ تو ایسا لگتا ہے جیسے انصاف کے تقاضے پورے ہو گئے ہیں، لیکن یہ محض علامتی کارروائی ہوتی ہے۔

سرکاری چینلوں میں محتسب، عدالتیں، انکوائری کے کمیشن، ماہرین کی جماعتیں، شکایات دور کرنے کے طریقہ کار اور مسائل سے نمٹنے کے دیگر رسمی طریقے ہو سکتے ہیں۔ سرکاری چینل عموماً عوامی اشتعال کو کم کرنے میں موثر ثابت ہوتے ہیں کیونکہ عوام کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ مسائل واقعی حل کیے جا رہے ہیں۔ سرکاری چینل سست رفتار ہوتے ہیں، تاکہ لوگوں کا اشتعال وقت گزرنے کے ساتھ ٹھنڈا پڑ جائے۔ سرکاری چینل پیچیدہ طریقہ کار استعمال کرتے ہیں اور ماہرین، جیسے کہ دکھاپر انحصار کرتے ہیں تاکہ باہر والوں کے پاس اس میں حصہ لینے کی قابلیت یا ایسا کرنے میں دلچسپی نہ ہو۔

ملوث لوگوں کو ڈرانادھمکانایا انعام سے نوازنا

تشدد بذات خود ڈرانے دھمکانے کی ایک قسم ہے۔ تشدد کا نشانہ بننے والے زبان کھولنے سے خوف زدہ ہو سکتے ہیں کیونکہ اس طرح انھیں مزید تشدد برداشت کرنے کا خطرہ ہو گا۔ جابرانہ حکومتوں والے ممالک میں یہ حرکت دیگر لوگوں، جیسے کہ اہل خانہ، دوست احباب، صحافیوں، انسانی حقوق کے گروہوں کے لیے بھی خطرناک ہو سکتی ہے کہ تشدد کے خلاف احتجاج پر انھیں بھی نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ دوسری طرف، حکومت کے آگے سر جھکانے والے اہل کاروں کو انعامات، مثلاً رقوم یا ترقیاں مل سکتی ہیں۔ خوف اور دہشت سے اشتعال کے اظہار کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ لوگ نتائج سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ انعامات کا امکان انھیں خاموش رہنے یا کارروائیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔

اشتعال کم کرنے کے پانچ طریقے اور کسی واقعے، اس کے تصور اور اس کے ردِ عمل سے ان کا تعلق



نا انصافی کے خلاف اشتعال کم رکھنے والے ان پانچ طریقوں کے مقابلے پر کیا کیا جاسکتا ہے؟ جواب: ان میں سے ہر ایک کا مقابلہ کیجیے۔ اس کے طریقے یہ ہیں:

- اصل واقعے کو بے نقاب کیجیے۔
- ہدف کی توثیق کریں: جس کسی پر حملہ ہو، اس کے مثبت پہلوؤں کو اجاگر کیجیے۔
- واقعات کو غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے تشریح کیجیے۔
- حمایت اکٹھی کیجیے۔ سرکاری چینلوں سے گریز کیجیے یا ان پر بھر و سامانہ کیجیے۔
- دھمکیوں اور انعامات کی مزاحمت کیجیے۔

اصل واقعے کو بے نقاب کیجیے۔

تشدد کے مخالفین اسے دستاویزی شکل دیتے ہوئے دنیا بھر کے سامنے معلومات افشا کر سکتے ہیں۔ یہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کا بنیادی ٹول ہے۔ راز افشا کرنے سے پردہ ڈالنے کی کوششیں مشکل ہو جاتی ہیں۔ خصوصاً تصاویر میں بہت طاقت ہوتی ہے۔

ہدف کی توثیق کریں: حملے کا نشانہ بننے والے کے ثمرت پہلوؤں کو اجاگر کریں۔

تشدد کا شکار بننے والوں کی انسانی شبیہ دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تصاویر اور ذاتی تفصیلات کے ذریعے یہ واضح کرنے میں مدد ملتی ہے کہ یہ لوگ بھی دیگر لوگوں کی طرح ہیں اور اس طرح تحقیر آمیز القابات یا من گھڑت تصورات چیلنج ہوتے ہیں۔

واقعات کو غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے تشریح کیجیے۔

معلومات فراہم کیجیے، مثلاً حقیقی واقعات کے بارے میں (تاکہ جھوٹ کا مقابلہ کیا جائے)، تشدد کے تباہ کن اثرات کے بارے میں (تاکہ اہمیت گھٹانے کی کوششوں کا مقابلہ کیا جائے)، حقیقی ذمہ داروں کے بارے میں (تاکہ الزام تراشیوں کا مقابلہ کیا جائے) اور تشدد سے ہونے والے نقصان اور معلومات کے حصول کے لیے اس کی معمولی اہمیت کے بارے میں (تاکہ نقطہ نظر کا مقابلہ ہو)۔

حمایت اکٹھی کیجیے۔ سرکاری چینلوں سے گریز کیجیے یا ان پر بھروسہ نہ کیجیے۔

حمایت اکٹھی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ لوگ معاملات کو آپ کے نقطہ نظر سے دیکھیں، آپ کی مہم میں شامل ہوں، اور تشدد کے خلاف احتجاج کریں۔ نا انصافی کو چیلنج کرنے کے لیے اشتعال استعمال کرنے کا یہ بنیادی طریقہ ہے۔ سرکاری چینل عموماً اشتعال کو دبا دیتے ہیں، اس لیے بہتر ہے کہ ان سے گریز کیا جائے، یا کم از کم ان پر بھروسہ نہ کیا جائے۔

دھمکیوں اور انعامات کی مزاحمت کیجیے۔

چند لوگوں کو دھمکیوں کے مقابلے کے لیے کھڑا ہونا ہوگا، یعنی تشدد سے متعلق سچ بولنا ہوگا۔ نیز دستاویزی شکل دینا اور دھمکیوں کو بے نقاب کرنا بھی مددگار ہوتا ہے: اس کے نتیجے میں اشتعال میں شدت آسکتی ہے اور بیک فائر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح، کچھ لوگوں کو انعام حاصل کرنے کی لالچ کی بھی مزاحمت کرنی ہوگی۔



چرنوبیل کے ایٹمی پلانٹ پر 1986ء کے حادثے کے بعد، سوویت حکومت نے اشتعال میں کمی لانے کے لیے متعدد تکنیکیوں کا استعمال کیا، لیکن اسے بڑے پیمانے پر ناکامی ہوئی۔

ان پانچ قسم کے طریقوں کا استعمال حملوں کے بیک فائر ہونے کے امکانات میں اضافہ کرتا ہے۔ البتہ، جدوجہد کے نتائج بہت سے عناصر پر منحصر ہوتے ہیں۔

بیک فائر ماڈل نا انصافی کا ارتکاب کرنے والے طاقت ور لوگوں کی جانب سے اشتعال کو کم کرنے کے لیے اشتعال کی جانے والی تدبیروں اور ان کے مقابلے پر اشتعال کو بڑھا سکنے والی تدبیروں سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ تدبیریں اور ان کا توڑ توڑ بیان کرتا ہے، لیکن درحقیقت کیا ہو گا، اس کا انحصار حالات، اس میں ملوث لوگوں اور فیصلوں پر ہوتا ہے۔

اس ماڈل میں کیا شامل نہیں ہے

- طریقوں کا انتخاب۔ کیا نا انصافی بے نقاب کرنے کے لیے زیادہ کوششیں کی جانی چاہئیں یا اہمیت گھٹانے کا مقابلہ کرنے یا کسی دوسری چیز کے لیے؟ طریقوں کے انتخاب سے متعلق فیصلے، اس صورت حال میں موجود لوگوں کو اپنے حالات کے مطابق لینے چاہئیں۔

- وقت کا انتخاب۔ نا انصافی کو بے نقاب کرنے کے لیے بہترین وقت کیا ہے؟ جب میڈیا کسی قدر ترقی آفت یا معروف شخصیت کی خبر سے گھرا ہوا ہو، یا جب تحریک اشتعال سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیار نہ ہو، تو شاید وہ بالکل بھی مناسب وقت نہ ہو۔ صحیح وقت کا انتخاب انتہائی اہم ہے۔
- مقامی معلومات۔ وہ لوگ جو کسی معاملے کی گہرائی تک شامل ہوتے ہیں، انھیں تاریخ، سماجی حرکیات، دلائل، شخصیات اور بہت سے پہلوؤں کی غیر معمولی واقفیت ہوتی ہے۔ ماڈل صرف ایک عمومی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ مقامی معلومات یہ معرفت دینے کے لیے بہت اہم ہیں کہ کیا جائے اور کب کیا جائے۔
- ثقافت اور اقدار۔ لوگوں کے نزدیک انصاف اور نا انصافی کا تصور ان کی ثقافت اور مروجہ اقدار پر منحصر ہوتا ہے۔ ماڈل کی بنیاد موجودہ حالات۔ موجودہ عقائد اور رویوں کے مجموعے پر ہے۔ اگر نا انصافی سے متعلق لوگوں کا اعتقاد تبدیل ہوتا ہے، جو عموماً کسی مہم کے زیر اثر ہوتا ہے، تو اشتعال کی بنیاد بھی بدل جائے گی۔
- طویل المیعاد تبدیلی۔ یہ ماڈل اقدامات کے ردِ عمل سے متعلق ہے۔ یہ اس بارے میں رہنمائی فراہم نہیں کرتا کہ طویل المیعاد تبدیلی کیسے لائی جائے۔

یہ ماڈل مددگار کیسے ثابت ہو سکتا ہے

- پیشتر کارکنان کی توجہ اس نکتے پر مرکوز رہتی ہے کہ وہ کیا کرنے جا رہے ہیں، مثلاً کسی جلسے کا انعقاد یا کسی مہم کا آغاز۔ بیک فائر ماڈل اس پہلو کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ حریف کیا کریں گے، خصوصاً وہ طریقے جو طاقت ور حریف نا انصافی کے خلاف اشتعال پر قابو پانے کے لیے استعمال کریں گے۔
- بعض کارکنان سوچتے ہیں کہ سرکاری چینل حل فراہم کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، وہ بعض اوقات اس لیے مہم چلاتے ہیں کہ حکومت انکو آئری تشکیل دے۔ یہ ماڈل سرکاری چینلوں کی خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے، خصوصاً اس طریقہ کار کی جس کے ذریعے وہ اشتعال کو دباتے ہیں۔
- اکثر اوقات کارکنان کا یہ ماننا ہوتا ہے کہ نا انصافی خود بخود اشتعال پیدا کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر پولیس احتجاجی مظاہرین پر تشدد کرتی ہے یا حکومت قانون توڑتی ہے تو کارکنان سمجھتے ہیں کہ ہر شخص دیکھے گا کہ یہ کس قدر غیر منصفانہ عمل ہے۔ یہ ماڈل دکھاتا ہے کہ طاقت ور مجرم ایسی متعدد تکنیکوں کا استعمال کر سکتے ہیں جو اشتعال کم کر دیں۔

۲۔ بیک فائر تجزیہ

اگر کوئی برا واقعہ پیش آیا ہو، جیسے کہ جنسی ہراسانی، غیر منصفانہ برطرفی، ماحولیاتی تباہی، یا قتل عام، تو بیک فائر تجزیہ لوگوں کے ممکنہ ردِ عمل کی جانچ کرنے کا طریقہ ہے۔

لوگ اکثر بڑے واقعات پر مضطرب، ناراض، متنفر، پریشان یا مغموم ہو کر ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں۔¹ میں زیادہ تر ”اشتعال“ (Outrage) کا لفظ استعمال کروں گا، لیکن دیگر کیفیات بھی اسی طرح متعلقہ ہو سکتی ہیں۔

بیک فائر کے تجزیے میں، توجہ تدابیر پر ہوتی ہے۔ تدابیر سے مراد اقدام ہیں؛ یہ وہ چیزیں ہیں جو لوگ کرتے ہیں۔ بیک فائر تجزیے میں، اس بات کی وضاحت اہم نہیں کہ کوئی واقعہ کیوں وقوع پذیر ہوا۔

تدابیر کا جائزہ لیتے ہوئے، توجہ اس بات پر توجہ مرکوز رکھی جاتی ہے کہ کس طرح اشتعال بڑھایا گیا یا گھٹایا جائے۔

آپ بیک فائر تجزیہ کیوں کرنا چاہیں گے؟ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے اور اب اس سلسلے میں کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ اڈل، یہ کہ تجزیے کے ذریعے مجرموں کی استعمال کردہ تدابیر سے آگاہی مل سکتی ہے، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ کس طرح کام کرتے ہیں اور یوں اگلی بار بہتر طریقے سے تیار رہا جائے۔ دوم، یہ کہ بیک فائر تجزیہ اشتعال کا سبب بننے والے واقعات پر جدوجہد کے طریقوں کے بارے میں لوگوں میں آگاہی پھیلانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ سمجھ بوجھ فراہم کر سکتا ہے۔ سوم، یہ کہ بیک فائر تجزیہ مسائل سے متعلق عوام کے ردِ عمل ظاہر کرنے کے طریقے میں

¹ بعض اوقات لوگوں کا ردِ عمل بے حسی یا پوسٹی سے قریب ہوتا ہے جو برائی کے مقابلے کے لیے زیادہ مفید نہیں ہوتا۔

تبدیلی لاسکتا ہے: یہ انھیں پیش دلا سکتا ہے یا اُن کے عزم میں اضافہ کر سکتا ہے۔ جوں جوں وہ طاقت ور مجرموں کی استعمال کردہ تکنیکوں، خصوصاً ڈرانے دھمکانے، پردہ ڈالنے اور قدر گھٹانے، کے بارے میں جانیں گے، وہ حملے کا ہدف بننے والے کے بارے میں زیادہ ہمدرد ہوتے جاتے ہیں۔

اس باب میں، میں بیک فائر تجزیہ کرنے کے طریقہ کار سے متعلق بتاؤں گا۔ اس ضمن میں پہلا موضوع معلومات اکٹھی کرنا ہے۔ میں تین مثالیں دوں گا کہ یہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ بعد ازاں، میں پردہ ڈالنے، قدر گھٹانے، از سر نو تفریح کرنے، سرکاری چینلوں، اور دھمکیوں / انعامات کے زمروں کے تحت تدابیر کی درجہ بندی کا جائزہ لوں گا۔ آخر میں، میں بیک فائر اسٹوری لکھنے کے طریقوں پر بات کروں گا۔

معلومات کا حصول

بیک فائر تجزیہ انجام دینے کے لیے، آپ کو بہت سی معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ معلومات کتب، مضامین، بلاگز، انٹرویوز اور ذاتی مشاہدے سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ فرض کیجیے کہ آپ ایک بڑے اجتماع پر استعمال کی گئی تدابیر کا تجزیہ کرنا چاہتے ہیں جہاں پولیس نے مظاہرین پر حملہ کیا اور انھیں گرفتار کیا۔ آپ خبریں، بلاگز، تصاویر، اور انٹرویو کا مواد، سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں جس کے ذریعے معلومات مل سکے۔ اگر وہ اجتماع 1915ء میں ہوا تھا تو آپ کا مکمل انحصار محفوظ شدہ (آرکائیو) دستاویزات پر ہوگا، کیونکہ وہاں موجود کوئی بھی شخص اب تک زندہ نہیں ہوگا۔ البتہ، اُن کے بچے یا بچوں کی اولادیں شاید موجود ہوں جنھوں نے اس واقعے کی کہانیاں سن رکھی ہوں۔

اگر اجتماع حال ہی میں وقوع پذیر ہوا تھا تو آپ اُن لوگوں سے بات کر سکتے ہیں جو وہاں موجود تھے۔ یہ ایک بڑا کام ہے۔ ایسے سیکڑوں، بلکہ ہزاروں لوگ ہو سکتے ہیں جو وہاں موجود رہے ہوں گے۔ اسی طرح، اگر وہ اجتماع بڑے پیمانے پر خبروں کی زینت بنا ہو تو سیکڑوں میڈیا اسٹوریز ہو سکتی ہیں۔ ضروری نہیں کہ آپ ہر ممکن معلومات حاصل کریں۔ بس جس قدر کافی ہوں۔ میں اس بارے میں پھر بات کروں گا۔

اگر ممکن ہو تو آپ کو دونوں فریقوں سے معلومات حاصل کرنی چاہیے: مظاہرین سے بھی اور پولیس سے بھی۔ لہذا پولیس کی میڈیا ریلیز، پولیس کے بیان پر مشتمل خبریں، پولیس کے نیوز لیفٹرز تلاش کیجیے اور پولیس کا انٹرویو لینے کے امکان پر بھی غور کیجیے۔ مختلف نقطہ نظر سے معلومات کا حصول، استعمال کی گئی تدابیر کا زبردست ادراک فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، مختلف ذرائع کے استعمال سے، آپ کا تجزیہ زیادہ قابل اعتبار ہوگا۔

بعض اوقات متعدد پہلو ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ سیاست دانوں اور میڈیا کے مبصرین کا نقطہ نظر مظاہرین یا پولیس سے مختلف ہو۔ ذیل میں وہ تین مثالیں ہیں کہ میں نے ایک فائر تجزیے کے لیے کس طرح معلومات اکٹھی کی۔

مثال 1: روڈنی کنگ

3 مارچ 1991ء کو، لاس اینجلس پولیس نے روڈنی کنگ نامی ایک آدمی کو گرفتار کیا، جو نشے کی حالت میں گاڑی چلا رہا تھا اور اپنا تعاقب کرتی ہوئی پولیس سے بھاگ رہا تھا۔ گرفتاری کے دوران، پولیس نے کنگ کے خلاف ٹیزر (taser) کا استعمال کیا اور دھاتی ڈنڈے سے اُس پر درجنوں وار کیے۔ قریبی اپارٹمنٹ میں ایک گواہ نے تشدد کے یہ مناظر ویڈیو ٹیپ پر ریکارڈ کر لیے جنہیں بعد ازاں ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا، جس کے نتیجے میں پولیس کے خلاف بڑے پیمانے پر رد عمل سامنے آیا۔



روڈنی کنگ پر تشدد کی ویڈیو سے ایک منظر

میں نے بیک فائر کی مثال کے طور پر کنگ کی مار پیٹ کے واقعے کی تفتیش کا فیصلہ کیا۔ ایک نمایاں واقعہ ہونے کے باعث، میرا اندازہ تھا کہ اشتعال میں کمی اور اضافے کے لیے تکنیکوں سے متعلق بہت سا مواد دستیاب ہو گا۔ اور میں درست تھا۔ میں نے مار پیٹ سے متعلق دس کتابیں حاصل کیں، جن میں سے چند پولیس کی طرف دار تھیں، کچھ کنگ کی طرف دار اور بعض نے کوئی واضح موقف نہیں لیا تھا۔ چند اچھے مضامین بھی موجود تھے۔ میں نے کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان واقعات کو نوٹ کرتا رہا جہاں ایسے طریقوں کا استعمال کیا گیا تھا جو اشتعال پر اثر انداز ہو سکتے ہوں۔ مثال کے طور پر، میں نے ”خاموش رہنے سے متعلق پولیس کا ضابطہ“ پڑھا، جو ایک غیر تحریری اصول ہے کہ اہل کار اپنے ساتھی اہل کار کی جانب سے زیادتی کے بارے میں کبھی اطلاع نہیں دیتے۔ مجھے معلوم ہوا کہ گرفتاری کے وقت

20 پولیس اہل کار موجود تھے، لیکن کسی ایک نے بھی کوئی مسئلہ رپورٹ نہیں کیا۔ یہ پردہ پوشی کے اصول پر پورا اترتا تھا۔ خاموش رہنے سے متعلق پولیس کے ضابطے سے مراد یہ ہے کہ 20 پولیس اہل کاروں میں سے کوئی بھی اپنا مشاہدہ بیان نہیں کرے گا، خواہ اُن کے نزدیک یہ مارپیٹ انتہائی ناگوار ہی کیوں نہ رہی ہو۔

اس حوالے سے شائع شدہ مواد کی بہتات ہونے کے باعث، میں نے انٹرویو نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ آخر، صحافی اور تفتیش کار تمام اہم افراد کے انٹرویو پہلے ہی کر چکے تھے، جن میں چند انٹرویوز خاصی گہرائی میں کیے گئے تھے، تو میں اُن کے بیان کردہ واقعات پر انحصار کر سکتا تھا۔ بعض اوقات مختلف ذرائع کے بیان میں معمولی اختلافات تھے، لہذا ایسا کوئی پہلو سامنے آنے کی صورت میں مجھے ہی فیصلہ کرنا پڑا کہ کیا کہا جائے۔²

مثال 2: ٹیڈا سٹیبل کی برطرفی

2001ء میں، بایولوجی کے ایک مستقل ایسوسی ایٹ پروفیسر، ٹیڈا سٹیبل کو یونیورسٹی آف وولونگنگ (Wollongong) سے برطرف کر دیا گیا، جہاں میں بھی کام کرتا ہوں۔ اسٹیبل ”سوفٹ مارکنگ“، یعنی بعض طلباء کو اُن کے حقیقی گریڈ سے زیادہ گریڈ دینے کے بارے میں میڈیا پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ وائس چانسلر نے، تنبیہ کیے بغیر، اسٹیبل کو فارغ کر دیا۔ اس واقعے نے میڈیا کی بھرپور توجہ حاصل کر لی اور اظہار رائے کی آزادی کے اصول کے تحت اسٹیبل کا دفاع کیا جانے لگا۔ اس برطرفی کے نتیجے میں یونیورسٹی کو ایک طویل عرصے کے لیے انتہائی بڑی ساکھ کا سامنا کرنا پڑا: یہ فیصلہ بیک فائر کر گیا۔

عموماً میں ایسے واقعات کا تجزیہ کرنے کو ترجیح نہیں دیتا جہاں میں بذاتِ خود شامل ہوں۔ بہتر یہی ہے کہ اگر کوئی تیسرا فریق اس کا تجزیہ کرے، کیونکہ وہ زیادہ متوازن طریقے سے اس واقعے کا جائزہ لے سکتے ہیں اور خود مختار ہونے کے ناطے اُن کی بات زیادہ معتبر ہوگی۔ لیکن برطرفی سے متعلق بھرپور کوریج اور بعد ازاں عدالتی کارروائی کی باوجود، کسی نے گہرائی میں جا کر اس کا تجزیہ نہیں کیا، چنانچہ میں نے اس واقعے سے متعلق ایک مضمون لکھنے کا فیصلہ کیا، تاکہ بایولوجیکل سائنسز کے شعبے کا دفاع کیا جاسکے، جو اسٹیبل کے الزامات اور اُن کی برطرفی پر ہونے والے ہنگامے کے بیچ پھنس گیا تھا۔

² برائن مارٹن، ”The beating of Rodney King: the dynamics of backfire“، کریٹیکل کریمنالوجی، جلد 13، نمبر

میں نے انٹرویو نہ کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ ان واقعات کے بارے میں خاصا شائع شدہ مواد پہلے ہی موجود تھا۔ یونیورسٹی میں تدریس سے وابستہ ہونے کے باعث، مجھے ایک فائدہ یہ حاصل تھا کہ گزشتہ سالوں کے دوران اسٹیل اور دیگر کے درمیان، خصوصاً اسٹیل کی جانب سے یونیورسٹی کی انتظامیہ کو چیلنج کیے جانے سے متعلق، ای میل پر ہونے والی مراسلت تک رسائی حاصل تھی۔ نیز، میں نے پورے آسٹریلیا کے تعلیمی حلقے کا احاطہ کرنے والی، قومی ثالثی تعلیمی یونین (National Tertiary Education Union) کی مقامی شاخ میں منعقدہ ایک اہم اجلاس میں شرکت بھی کی تھی جہاں اسٹیل کی حمایت کا موضوع زیر بحث آیا تھا۔ (بایولو جیکل سائنسز میں اسٹیل کے بہت سے رفقاء کے کار اس کی حمایت کرنا نہیں چاہتے تھے)۔ جب برطانیہ سے متعلق ایک اخبار میں میرا خط شائع ہوا تو بہت سے لوگوں نے مجھ سے اس کیس کے بارے میں بات کی، اور میں نے ان میں سے متعدد لوگوں سے معلومات حاصل کی۔ میں ہمیشہ دعووں کی تصدیق ایک سے زائد فرد سے کرتا ہوں۔

میں نے اپنے مضمون کا مسودہ لکھنے کے بعد، اُسے تمام کلیدی فریقوں، بشمول اسٹیل، وائس چانسلر، بایولو جیکل سائنسز کے اراکین اور یونین کے اہل کاروں کو بھیجا۔ ان میں سے محض چند نے جواب دیا؛ جن کی رائے کی روشنی میں، میں نے چند نکات میں تبدیلی کی۔ چونکہ معاملہ حال کا تھا، اس لیے مجھے اپنی بات سے متعلق اضافی محتاط ہونے کی ضرورت تھی۔³

مثال 3: غزہ فریڈم فلوٹیلا، 2010ء

مئی 2010ء میں، چھ بحری جہازوں کا بیڑا اسرائیلی حکومت کی رکاوٹوں کو چیلنج کرتے ہوئے غزہ میں انسانی امداد پہنچانے کے لیے روانہ ہوا۔ اسرائیلی کمانڈوز نے فلوٹیلا پر حملہ کرتے ہوئے نو مسافروں کو قتل کر دیا اور باقیوں کو حراست میں لے لیا۔ بہت سے لوگ، بشمول چند کمانڈوز زخمی ہوئے۔ فلوٹیلا پر حملے نے دنیا بھر میں خبروں میں جگہ بنائی اور اسرائیلی حکومت کے تعلقات عامہ کے لیے بڑی تباہی ثابت ہوا۔

زیادہ تر تبصروں کا موضوع یہ تھا کہ کیا ہوا اور کیا یہ منصفانہ تھا۔ میں نے اشتعال میں کمی کی غرض سے اسرائیلی حکومت کی جانب سے استعمال کی گئی تدابیر کو نمایاں کرنے کے لیے ایک مختصر بیک فائر تجزیہ لکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس واقعے کی میڈیا کوریج بہت تفصیل سے ہوئی تھی جس پر انحصار کیا جاسکتا تھا، پھر بیڑے کے اراکین کی جانب سے آن لائن مواد بھی موجود تھا۔

³ برائن مارٹن، "Boomerangs of academic freedom"، ورک پلیس: اے جرنل فار اکیڈمک لیبر، جلد 6، نمبر 2، جون

میں نے وہ سب پڑھنے کی کوشش نہیں کی کہ اس میں کافی وقت لگ جاتا، اور میں اسے مہینوں کی بجائے ہفتوں میں مکمل کرنا چاہتا تھا۔ اگر میں اسرائیلی ذرائع اور فلوٹیلہ کے اراکین سے مزید معلومات حاصل کرتا تو بلاشبہ میرا تجربہ بہتر ہو سکتا تھا۔ البتہ، میرا مقصد ایک مختصر اور فوری تجزیہ تھا جس کے لیے ضرورت سے زیادہ معلومات پہلے ہی دستیاب تھیں۔⁴



معلومات اور اس کا معیار

بیک فائر تجزیہ کرنے کے لیے، آپ کو وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے بارے میں معلومات درکار ہوتی ہے۔ یہ ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ اگر کیس ہائی پروفائل ہو، جیسے روڈنی کنگ پر تشدد یا فلوٹیلہ پر حملے کا معاملہ، تو عوامی معلومات بہت زیادہ ہوتی ہے۔ دیگر صورتوں میں، مثلاً کسی مقامی کارکن کی گرفتاری سے متعلق، ہو سکتا ہے کہ خاطر خواہ معلومات دستیاب نہ ہوں، جب تک آپ خود اس میں ملوث لوگوں سے بات نہ کریں۔ اور ہو سکتا ہے کہ پولیس آپ سے بات کرنے یا آپ کو کوئی معلومات فراہم کرنے کے لیے تیار نہ ہو۔

حتیٰ کہ اگر آپ کچھ معلومات حاصل کر بھی لیں تو آپ کو اس کا معیار جانچنا ہو گا۔ لوگ آپ سے جھوٹ بولیں گے، اہم معلومات چھپائیں گے اور بعض اوقات رائے زنی سے باز رکھنے کے لیے حوصلہ شکنی کی کوشش بھی کریں گے، جیسے

⁴ برائن مارٹن، "Truthout،" "Flotilla tactics: how an Israeli attack backfired"، 27 جولائی 2010ء۔

ہتک عزت کا دعویٰ کرنے کی دھمکی دیں گے۔ وہ من گھڑت کہانیاں بھی بنا سکتے ہیں جو معاملات کو گڈ ڈ اور توڑ مروڑ کر پیش کریں۔ لہذا جب آپ معلومات اکٹھی کریں تو آپ کو ایک محقق یا تحقیقی صحافی جیسی عمومی احتیاطی تدابیر لینا ہوں گی: ثبوت کے معیار کا جائزہ لیجیے، ذرائع کی ساکھ کو پرکھیے اور مختلف آزادانہ ذرائع سے معلومات حاصل کیجیے۔ جوں جوں آپ کڑی سے کڑی ملانا شروع کریں گے، ہو سکتا ہے آپ چند مسائل کی مزید کھوج لگانا چاہیں، خصوصاً پردہ پوشی اور دھمکیوں جیسے معاملات، جہاں دھوکا دہی اور غلط بیانی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

جانب داری

آپ کو ناقابل یقین حد تک مضبوط موقف کے پُر جوش اظہار کے لیے تیار رہنا ہوگا، جو بعض اوقات بنیادی نکات سے متصادم بھی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، 1994ء میں روانڈا کی نسل کشی کو عموماً 'ہو تو' قوم کی جانب سے 'توتسی' قوم کے قتل عام کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ البتہ، بہت سے 'معتدل' ہو تو بھی مارے گئے تھے: یہ قتل عام محض نسلی بنیاد پر نہیں تھا؛ اس میں سیاست بھی شامل تھی۔ پھر توتسی قوم کی روانڈا ایئر لائنک فرنٹ کی جانب سے قتل عام کی پیچیدگی بھی ہے۔ RPF کے بعض حمایتی توتسیوں کی جانب سے قتل عام کے کسی بھی اشارے سے بہت مضطرب ہو جاتے ہیں۔



مرامی اسکول کا ایک کمرہ کھوپڑوں سے بھرا ہوا ہے جن پر قاتلوں کے لگائے ہوئے گہرے زخم نمایاں ہیں۔

اس قسم کے اختلافات کا مطلب یہ ہے کہ بیک فائر تجزیہ غیر جانب دار نہیں رہ سکتا۔ آپ نسل کشی کے دوران روانڈا کی حکومت کے استعمال کردہ طریقوں پر توجہ دے سکتے ہیں جنہوں نے اشتعال میں کمی کی،⁵ یا آپ RPF کے اراکین کی جانب سے سفاکیت کے مظاہرے پر اشتعال میں کمی کے لیے RPF کے استعمال کردہ طریقوں کا جائزہ لینے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ یا آپ دونوں کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ دونوں بھی کریں تو اس کا انجام ایک غیر متوازن تجزیے کی صورت میں نکل سکتا ہے، کیونکہ ایک فریق کے اقدامات سے زیادہ دوسرے فریق کے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب ہوگی، یا ایک فریق کی سفاکیت دوسرے کے مقابلے میں نمایاں حد تک شدید ہوگی۔



ہند چین جنگ کے دوران 1968ء میں می لائی قتل عام، امریکی افواج نے می لائی کے قصبے میں سیکڑوں ویتنامیوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ ایک سال تک پردہ پوشی کے بعد، اس قتل عام کے نتیجے میں بالآخر بڑے پیمانے پر امریکی حکومت اور اس کی جنگی پالیسی کے خلاف عوامی رد عمل سامنے آیا۔

9/11 کے حملوں کا تجزیہ بھی بیک فائر کے طریقے کے طور پر کیا جاسکتا ہے۔ القاعدہ کے دہشت گردوں نے اشتعال میں کمی کے لیے بہت معمولی کوشش کی۔ انھوں نے کھلے عام حملہ کیا: ان کی کارروائی سے متعلق پردہ پوشی برائے نام تھی، اگرچہ اس کی ذمہ داری لینے سے متعلق کچھ پس و پیش کی گئی۔ القاعدہ کے پاس متاثرین کی قدر گھٹانے کی صلاحیت بہت کم تھی اور سرکاری چینل اشتعال کرنے کا امکان مشکل تھا۔ 9/11 کے بعد، القاعدہ کے پاس مزید دھمکیوں کی صلاحیت بھی بہت کم رہ گئی۔ دوسری طرف، 9/11 کے چھ ہفتوں بعد، اکتوبر 2001ء میں انتقامی کارروائی شروع کرتے ہوئے افغانستان میں بمباری کی گئی جس میں ہزاروں شہری مارے گئے لیکن مغرب میں اس واقعے پر

⁵ یہی کام میں نے ”Managing outrage over genocide: case study Rwanda“، گلوبل چینج، پبلس اینڈ سیورٹی،

9/11 کے مقابلے میں بمشکل کوئی اشتعال دیکھنے میں آیا۔⁶ جب آپ بیک فائر تجربہ کرتے ہیں تو آپ ایک فیصلہ لیتے ہیں: 9/11 کو دیکھا جائے، افغانستان پر بمباری دیکھی جائے۔ یا کچھ اور۔

طریقوں کی درجہ بندی

اشتعال گھٹانے کے لیے ممکنہ طریقوں کی درجہ بندی کے لیے پانچ طریقے—پردہ پوشی، قدر گھٹانا، نئی تشریح کرنا، سرکاری چینل اور دھمکیاں / انعامات—ایک موزوں راستہ ہیں۔ یہ پانچ طریقے کوئی مقدس اصول نہیں: یہ بعض اوقات ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اور انھیں ذیلی طریقوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ البتہ ان کے درمیان فرق جاننے کے لیے غور و فکر مفید ہو سکتا ہے۔



27 دسمبر 2009ء کو افغانستان کے صوبے کنار کے ضلع نارنگ میں مغربی فوجی دستوں کے ساتھ لڑائی میں کم از کم 10 افغانی شہرے مارے گئے، جن میں آٹھ اسکول طلبا بھی شامل تھے۔

⁶ برینڈن ریڈیک، "The bombing of Afghanistan: the convergence of media and political", *Revest de Paz y Conflictos*, نمبر 5، 2012ء، ص 6-19۔

پردہ پوشی سے مراد ایسی ہر چیز ہے جو لوگوں کو کسی واقعے کے وقوع پذیر ہونے سے متعلق جاننے سے روکے۔ اسے چھپانا یا ابھیس بدلنا بھی کہہ سکتے ہیں۔

پردہ پوشی اکثر غیظ و غضب سے بچنے کا موثر ترین طریقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو قتل کے بارے میں علم ہی نہیں ہوگا تو کوئی بھی فکر مند نہیں ہوگا۔ بہت سے مظالم میں، پردہ پوشی کا طریقہ کار سب سے پہلے استعمال کیا جاسکتا ہے، اور وہ اتنا موثر ثابت ہو سکتا ہے کہ کسی اور طریقے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ البتہ، اگر پردہ پوشی ناکام ہو جائے تو حملہ آور دیگر تکنیکیوں کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔

پردہ پوشی اپنے حاضرین کے مطابق ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، ہو سکتا ہے کہ صحافیوں کو سیاسی کرپشن کے بارے میں معلوم ہو لیکن اگر ذرائع ابلاغ اس خبر کو رپورٹ ہی نہ کریں تو عوام الناس کے لیے اس کرپشن پر پردہ پڑا رہے گا۔

سنسزپ اور پردہ پوشی بالکل ایک جیسے نہیں: سنسزپ سے مراد عموماً کسی قانون یا پالیسی کے ذریعے معلومات یا کسی دوسری چیز تک رسائی کو مسلسل روکنا ہے (اگرچہ بعض اوقات سنسزپ خفیہ ہوتی ہے: سنسزپ کی موجودگی پر پردہ ڈالا جاتا ہے)۔ پردہ پوشی سنسزپ کے علاوہ دیگر ذرائع سے ہو سکتی ہے۔

مثلاً، پولیس تشدد کے کئی واقعات پولیس کے علم میں نہیں آتے۔⁷ اس واقعے میں ملوث پولیس اہل کار شاید دیگر پولیس والوں کے علاوہ کسی کو اس بارے میں نہیں بتاتے، اور مکمل رازداری برقرار رکھتے ہیں۔ تشدد کا شکار افراد شرمندگی یا پولیس کی جانب سے مزید ہراسانی یا حملوں کے خوف سے کسی کو کچھ نہیں بتاتے (یہ دھمکی کی تدبیر ہے)۔ جب صحافیوں کو تشدد کا علم ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ اسے رپورٹ نہ کریں کیونکہ وہ پولیس کے نقطہ نظر کے حامی ہوں (یہ نقطہ نظر اور نئی تشریح کی تدبیر ہے)۔ پولیس تشدد کی کوئی باقاعدہ سنسزپ نہیں ہوتی لیکن اس سے متعلق معلومات محدود رہتی ہیں۔ یہ حقیقتاً پردہ پوشی کی قسم ہے: یہ مختلف طریقوں کے امتزاج کے ذریعے عمل میں آتی ہے۔

⁷ ریچائی لارنس، *The Politics of Force: Media and the Construction of Police Brutality* (بارکلی: یونیورسٹی آف کیلیفورنیا پریس، 2000ء)؛ چارلس بی اوگلیٹری، جو نیوز، میری پروسر، ایسی اسمتھ، اور ولیم ٹیلے، جو نیوز، کریمنل جسٹس انسٹیٹیوٹ، ہارورڈ لاء اسکول فار دی نیشنل ایسوسی ایشن فار دی ایڈوانسمنٹ آف کلرڈ پیپل، *Beyond the Rodney King Story: An investigation of Police Misconduct in Minority Communities* (بوسٹن: نارٹھ ایسٹرن یونیورسٹی پریس، 1995ء)۔

قدر گھٹانے سے مراد کسی فرد، گروہ یا شے کا مقام کم کرنا یا اس کے بارے میں رائے خراب کرنا ہے۔ نسل پرستی یا جنس پرستی جیسے تعصبات قدر گھٹانے ہی کی اقسام ہیں، جن کی جڑیں بعض اوقات ثقافت میں بیوست ہوتی ہیں۔ قدر گھٹانا بھی ایک فعال عمل ہو سکتا ہے، مثال کے طور پر کسی فرد پر منحرف، مجرم یا دہشت گرد کا لیبل چسپاں کرنا۔ کسی کی قدر گھٹانے کا ایک طریقہ اس کی ساکھ کو نقصان پہنچانے والی معلومات پھیلانا بھی ہو سکتا ہے، جیسے اسے کسی ناپسندیدہ تنظیم کا رکن قرار دے دیا جائے۔

قدر گھٹانے کا مقصد ہدف کو نا اہل بنا کر پیش کرنا ہوتا ہے تاکہ اُس کے ساتھ جو کچھ بھی کیا گیا ہو، وہ بُرا نہ لگے۔ بعض لوگ سوچیں گے کہ دہشت گرد پر تشدد کرنے یا اسے قید کرنے میں کوئی برائی نہیں، لہذا مخالف کو دہشت گرد قرار دینا موثر ثابت ہو سکتا ہے، خواہ انھیں مظاہرین یا ماحولیاتی کارکن کے طور پر زیادہ بہتر طریقے سے بیان کیا جا سکتا ہو۔

قدر گھٹانے کی تکنیک بڑے پیمانے پر استعمال کی جاتی ہے، حتیٰ کہ ایسی صورتوں میں بھی جہاں بیک فائر کا امکان نہیں ہوتا۔ بیروزگار افراد کو کاہل کہا جاتا ہے اور زیادتی کا شکار بننے والی خواتین کو اخلاق باختہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ متاثرین ہی کو الزام دینے کی مثالیں ہیں۔⁸ مظاہرین کو باغی، کرائے کا نجوم، شورش پسند، مجرم یا دہشت گرد کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

تشریح کو سے مراد نا انصافی کو مختلف انداز سے بیان کرنا ہے، تاکہ وہ بُری نظر نہ آئے یا سرے سے نا انصافی ہی محسوس نہ ہو۔ ایسا کرنے کے کئی طریقے ہیں، اس لیے مختلف درجہ بندیاں استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے: جھوٹ، تخفیف، الزام تراشی اور نقطہ نظر۔

جھوٹ لوگوں کو گمراہ کرنے کا براہِ راست طریقہ ہے۔ ایک مشہور جھوٹ 2003ء میں عراق پر حملے سے پہلے محض ایک دعویٰ تھا کہ اس بات کے مضبوط شواہد موجود ہیں کہ صدام حسین کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں اور اس کا القاعدہ سے تعلق ہے۔

اکثر جھوٹ اور پردہ پوشی کے درمیان ایک قریبی تعلق ہوتا ہے۔ جب کسی چیز کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا جائے تو وہ پردہ پوشی کا حصہ ہو سکتی ہے۔ صدام حسین کے بارے میں امریکی حکومت کے جھوٹ میں بعض معلومات، جیسے کہ

⁸ متاثر یا مظلوم پر الزام تراشی کی ایک طویل داستان ہے۔ اس بارے میں کلاسیکی مواد کے لیے ملاحظہ کیجیے ولیم رائن، *Blaming the Victim* (نیویارک: ونٹج، 1972ء)۔

انٹلیجنس رپورٹس کی پردہ پوشی موجود تھی۔ جھوٹ تشریح نوکا کام کرتے ہیں کیونکہ بہت سے لوگ حملے کی مخالفت کر رہے تھے اور امریکی حکومت کے بیان کردہ جواز پر اعتراض کر رہے تھے۔



ابوغریب کی ایک تصویر

صاف صاف کہا جائے تو کوئی شخص جھوٹ صرف تب بولتا ہے جب وہ دانستہ طور پر دوسروں کو دھوکا دینے سے باخبر ہو۔ جھوٹ کی دو بنیادی اقسام ہیں: ایک یہ کہ سچ سے پردہ نہ اٹھایا جائے، بعض اوقات اسے نادانستہ جھوٹ بولنا بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم غلط بیانی ہے۔ جب کسی کو اس بات پر قائل کر لیا جائے کہ ہماری بات جھوٹ نہیں، بلکہ سچ ہے، خواہ باقی سب اسے غلط سمجھتے ہوں۔ جب صدر جارج ڈبلیو بوش نے صدام حسین کے پاس ایٹمی ہتھیاروں کی موجودگی اور القاعدہ کے ساتھ تعلقات کا دعویٰ کیا تو کیا انھیں واقعی اپنی بات پر بھروسہ تھا؟ یقین سے کہنا مشکل ہے۔ البتہ، تدابیر کی درجہ بندی کرتے ہوئے، ایسی غلط بیانی تشریح کو کے زمرے میں آتی ہے۔

تخفیف کا مطلب یہ ہے کہ چیزیں اتنی بڑی نہیں جتنی آپ کو لگ رہی ہیں۔ مثال کے طور پر، دہلی میں سیکڑوں افراد کے قتل عام کے بعد، انڈونیشیا کے سرکاری اہل کاروں نے کہا کہ 19 لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ بعد ازاں انھوں نے تعداد بڑھا کر 50 کر دی۔ جب کہ آزادانہ انکوائری کے مطابق، حقیقی تعداد 271 تھی۔

بعض اوقات تخفیف بھی جھوٹ کی ایک قسم ہوتی ہے، جو حملہ آور کی مرضی سے سچ کو توڑ مروڑ کر کسی دوسرے انداز میں پیش کرتی ہے۔ جھوٹ بولنے کی طرح، تخفیف بھی پردہ پوشی سے مختلف ہے۔ انڈونیشیائی حکومت نے ابتدا میں دہلی کے قتل عام سے متعلق کسی بھی معلومات کو بیرونی دنیا تک پہنچنے سے روکنے کی کوشش کی: اُس نے اس پر پردہ ڈالنا چاہا۔ 19 ہلاکتوں سے متعلق اس کا دعویٰ قتل عام ہونے دعووں کے بعد سامنے آیا، اور اسی لیے یہ تشریح نوکے درجے میں آتا ہے۔

تخفیف کی ایک اور قسم یہ ہے کہ تشدد کی تکنیک بیان کرتے ہوئے کہا جائے کہ یہ اتنی زیادہ بُری نہیں ہے۔ تبصرہ کرنے والے یہ کہہ سکتے ہیں کہ نیند سے جگائے رکھنا درحقیقت کچھ زیادہ تکلیف دہ یا نقصان دہ نہیں ہے۔

الزام تراشی یہ کہنا ہے کہ کسی اور نے ایسا کیا تھا یا کسی اور کو ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے۔ حملہ آور اکثر متاثرین پر الزام لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب پولیس مظاہرین پر تشدد کرتی ہے تو پولیس کی جانب سے یہ الزام لگایا جاسکتا ہے کہ مظاہرین نے اُن پر حملہ کیا تھا۔ یہ قدر گھٹانے کی تدبیر کے ساتھ مربوط ہے۔

اگر کسی ناانصافی کے خلاف لوگوں کی بڑی تعداد غیظ و غضب میں ہو تو ایک مختلف قسم کی الزام تراشی کی جاتی ہے۔ جن لوگوں کو ذمہ دار ٹھہرایا جا رہا ہوتا ہے، وہ دوسرے ملوث لوگوں پر الزام لگا سکتے ہیں۔ 1991ء میں روڈنی کنگ پر تشدد کی ویڈیو قومی ٹیلی ویژن پر نشر ہونے کے بعد، لاس اینجلس پولیس کے چیف ڈیریل گیس نے گرفتاری کرنے والے پولیس اہل کاروں پر الزام لگایا۔ اُن میں سے بعض پولیس والوں نے گیس کو الزام دیا۔

عموماً طاقت ور شخصیات کے لیے چٹلی سطح کے لوگوں پر الزام لگانا آسان ہوتا ہے۔ 2004ء میں جب عراق کی ابوغریب جیل میں قیدیوں پر تشدد کی بات منظر عام پر آئی تو امریکی حکومت نے قید خانے کے اہل کاروں پر ملوث ہونے کا الزام لگایا۔ کسی سینئر امریکی عہدے دار پر فرد جرم عائد نہیں کی گئی، اگرچہ یہ بات زیر بحث لائی جاسکتی تھی کہ وہ تشدد کی اجازت دینے یا حوصلہ افزائی کرنے والی پالیسیوں کے ذمہ دار ہیں۔

نقطہ نظر دنیا کی جانب دیکھنے کا ایک انداز ہے۔ تصور کیجیے کہ آپ ایک گھر کے باہر کھڑے ہوں اور ایک چھوٹی سی کھڑکی سے جھانک رہے ہوں۔ آپ کو دکھائی دینے والا منظر کھڑکی پر منحصر ہے: آپ کھڑکی کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ اگر کوئی دوسرا فرد اسی گھر میں کسی دوسری کھڑکی سے جھانکے تو اُسے ایک مختلف نظارہ دکھائی دے گا، کیونکہ وہ

مختلف سمتوں میں، مختلف کمروں میں جھانک رہے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ان کی کھڑکی میں ایسا شیشہ لگا ہو جو نظارے کو مختلف رنگ میں یا تو زمر و زکڑ کر پیش کرتا ہو۔

نقطہ نظر کا عمل اس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب مختلف لوگ ایک ہی چیز کو، جیسے کسی گھر کو، مختلف نظر یا زاویے سے دیکھتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اُن کا نقطہ نظر ہی درست ہے۔

ایک احتجاجی مظاہرے کا تصور کیجیے۔ مظاہرین کے نزدیک وہ اپنے نقطہ نظر کا اظہار کر رہے ہیں اور آزادی تقریر کے حق کا استعمال کر رہے ہیں۔ دوسری طرف، حکومتی رہنما احتجاج کرنے والوں کو معاشرتی نظم و ضبط اور پالیسی سازی کی حیثیت سے حکومت کی حیثیت کے لیے خطرے کے طور پر دیکھتے ہیں۔ مظاہرین شرکت اور آزادی تقریر کا نقطہ نظر استعمال کرتے ہیں، جبکہ حکومت معاشرتی نظم و ضبط اور سماجی کنٹرول کا نقطہ نظر استعمال کرتی ہے۔

جب پولیس کسی مظاہرہ کرنے والے پر حملہ کرتی ہے تو مظاہرین کی نظر میں وہ عمل پولیس تشدد ہوتا ہے۔ پولیس اسے بالکل مختلف نظر سے دیکھتی ہے: وہ امن و امان کو لاحق خطرات اور قانون کی خلاف ورزی روکنے کے لیے اپنا فرض انجام دے رہے ہیں، اور طریقہ کار پر عمل کر رہے ہیں۔

فریمنگ بے حد مضبوط ہوتی ہے اور یہ بیان کرنے میں مدد کرتی ہے کہ لوگ کسی بات پر کیوں یقین کرتے ہیں اور کوئی عمل کیوں کرتے ہیں۔ کارکنان بعض اوقات فرض کر لیتے ہیں کہ پولیس یا سیاست دان خشک مزاج، بد عنوان اور بُرے ہیں کیونکہ ”وہ اس بات پر یقین ہی نہیں کر سکتے کہ اُن کا عمل درست ہے۔“ مشکل یہ ہے کہ وہ درحقیقت اُن کی بات پر یقین بھی کر سکتے تھے، اور ہو سکتا ہے کہ کرتے ہی ہوں، کیونکہ وہ چیزوں کو مختلف نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں۔

جب سیاست دان خود کو درست سمجھنا شروع کر دیں۔ کیونکہ اُن کے پاس اندر کی معلومات ہو اور وہ یہ مانتے ہوں کہ اُن کے دل میں ملک کا بہتر مفاد ہے۔ تو وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ معاشرے کو خطروں سے بچانا اُن کی ذمہ داری ہے۔ مظاہرین کو خطرے کے طور پر دیکھا جاتا ہے، لہذا سیاست دانوں کے نزدیک مظاہرین کو کڑی نگرانی میں رکھنا، جاہلانہ قوانین منظور کرنا اور پولیس کی بھرپور طاقت کا استعمال کرنا جائز بن جاتا ہے۔ اُن کے نقطہ نظر سے، جھوٹ بولنا بھی جائز ہے کیونکہ وہ وسیع مفاد میں ہے، مظاہرین کی قدر گھٹانا سچ بولنے جیسا ہے اور ڈرانا دھمکانا بھی درست ہے کیونکہ مظاہرین کو خطرناک دشمن کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

مخلصانہ عقیدے پر مبنی نقطہ نظر یا فریٹنگ وہ واحد تشریح نو کی تکنیک ہے جسے جائز سمجھا جاسکتا ہے۔ آخر لوگوں کو اُن کے پسند کے مطابق عقیدہ رکھنے کی اجازت ہونی چاہیے، خواہ وہ دنیا کے حوالے سے مستح شدہ نقطہ نظر ہی کیوں نہ رکھیں۔ عقیدہ رکھنا درست ہے، لیکن مسائل تب کھڑے ہوتے ہیں جب آپ دوسروں پر کوئی عقیدہ تھوپنے یا اس کی فروغ کی کوشش کرتے ہوئے جھوٹ اور دھمکیوں جیسی تکنیکوں کا استعمال کرتے ہیں۔



1984ء میں، بھارت میں ایک کیمیکل پلانٹ میں رساؤ کے باعث ہزاروں لوگ مارے گئے اور سیکڑوں زخمی ہوئے۔ پلانٹ کی مالک، امریکی کمپنی، یونین کاربائیڈ (Union Carbide) نے عوامی اشتعال کو کم کرنے کے لیے متعدد تکنیکوں کا استعمال کیا۔

سرکاری چینلوں میں شکایات کے اندراج کے طریقے، ماہرین کے پینل، سیاست دانوں سے اپیل، محتسب، سرکاری تفتیش، اور عدالتیں شامل ہیں۔ سرکاری چینلوں کو رسمی طریقہ کار بھی کہا جاسکتا ہے۔ سرکاری پینل وہ طریقہ کار ہیں جو عدل و انصاف یا سچ فراہم کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔

بعض مواقع پر، سرکاری پینل اپنا مطلوبہ کام کرتے بھی ہیں۔ قتل جیسے جرم کا ارتکاب کرنے والے فرد کو گرفتار کیا جاتا ہے، مقدمہ چلایا جاتا ہے، اور سزا ہو جاتی ہے۔ انصاف ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔

البتہ، جب حکومت، طاقت ور ادارہ یا فوج کوئی جرم کرتی ہے تو سرکاری چینل اپنا کام ٹھیک سے انجام نہیں دے سکتے: وہ صرف انصاف کا دکھاوا کر سکتے ہیں۔ انصاف نہ بھی ہو تو اشتعال ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ بیشتر لوگوں کو لگتا ہے کہ سرکاری چینلوں نے انصاف فراہم کیا ہے۔

اشتعال کم کرنے میں سرکاری چینلوں کا کردار بیک فائر ماڈل کی انتہائی خلاف توقع خصوصیت ہے۔ کارکن اکثر حکومت سے کارروائی کا مطالبہ کرتے ہیں: وہ غربت یا قید خانوں میں تشدد کے لیے انکو آڑی کی مانگ کرتے ہیں۔ وہ عدالتی مقدموں کا آغاز کر سکتے ہیں، مثال کے طور پر پولیس تشدد یا اسٹیٹ طاقت کے خلاف مقدمات۔

بعض اوقات سرکاری چینلوں کا استعمال اچھا راستہ ہوتا ہے۔ بیک فائر ماڈل یہ نہیں کہتا کہ انھیں کبھی استعمال ہی نہیں کرنا چاہیے۔ یہ بس اتنا کہتا ہے کہ سرکاری چینل نا انصافی کے خلاف اشتعال کم کرنے کا کام کرتے ہیں، جس کی بڑی وجہ بیشتر لوگوں کا یہ یقین ہے کہ اگر کوئی سرکاری ادارہ کسی مسئلے سے نمٹ رہا ہے تو انھیں بذات خود اس حوالے سے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

سرکاری چینل بھی مختلف طریقوں سے اشتعال کو دباتے ہیں۔

- وہ سست روہتے ہیں۔ انکو آڑی اور عدالتی مقدمات میں مہینوں، بلکہ برسوں لگ سکتے ہیں۔ اس عرصے کے دوران، لوگوں کا ابتدائی جوش و خروش ٹھنڈا پڑ سکتا ہے، اور دیگر مسائل ابھر سکتے ہیں، جن سے توجہ دوسری طرف مبذول ہو جاتی ہے۔

- وہ ضابطے کے مطابق کارروائی کرتے ہیں۔ ان میں تمام قسم کے تفصیلی اصول، قواعد و ضوابط اور رسمی کارروائیاں شامل ہوتی ہیں۔ عدالتی مقدمات میں، گواہی کے اصولوں پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس کا اکثر مطلب یہ ہوتا ہے کہ تکنیکی معاملات۔ طریقہ کار کی باریکیوں۔ پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور بنیادی نا انصافی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

- وہ ماہرین پر انحصار کرتے ہیں۔ شکایات درج کروانے کے طریقوں، حکومتی انکو آڑیوں، ماہرین کے پینل اور عدالتی مقدمات کا استعمال کرتے ہوئے موثر طور پر کارروائی کے لیے ڈھیر ساری معلومات اور تجربہ درکار ہوتا ہے۔ یعنی لوگوں کی بڑی تعداد پوئنی باہر ہو جاتی ہے یا دلچسپی کھو دیتی ہے۔ سرکاری چینلوں میں عوامی شمولیت کم ہوتی ہے۔ یہ ایک بڑی مہم کو چند ماہرین کے درمیان کھینچتا تانی میں بدلنے کا اچھا طریقہ ہے۔

جب طاقت ور مجرم سرکاری چینل سے رجوع کرتے ہیں یا سرکاری چینل تشکیل دیتے ہیں، جیسے کہ قتل عام پر انکوائری شروع کروانے کا معاملہ ہو، تو وہ درحقیقت اس مسئلے کو عوامی میدان سے نکال کر ایک مختلف میدان میں منتقل کر رہے ہوتے ہیں: یعنی قانون یا بیورو کریسی کا میدان۔ مہم چلانے والوں کو اس پہلو سے خبردار رہنا چاہیے۔

طاقت ور مجرم ایسے سرکاری چینلوں کو ترجیح دیتے ہیں جن پر وہ اثر انداز ہو سکتے ہوں یا انہیں کنٹرول کر سکیں۔ وہ آزادانہ انکوائری کی بجائے داخلی انکوائری کو ترجیح دیتے ہیں: مثلاً پولیس تشدد کے واقعے پر ایک آزادانہ انکوائری کی بجائے، وہ چاہیں گے کہ پولیس ہی اس معاملے کی تفتیش کرے۔ وہ کھلے عام انکوائری کی بجائے بند انکوائری کو ترجیح دیتے ہیں: وہ چاہیں گے کہ عدالت عام لگانے کی بجائے عدالتوں کو صحافیوں کے لیے بند کر دیا جائے۔ مثال کے طور پر وہ ضابطہ کار (terms of reference)۔ یعنی انکوائری کے دائرہ کار میں آنے والے موضوعات۔ ایسے تشکیل دینے کی کوشش کریں گے جو محدود ہوں تاکہ ممکنہ اثرات بھی کم سے کم ہوں۔

مشکل یہ ہے کہ محدود ضابطہ کار کے تحت بند اندرونی انکوائری کی کوئی خاص ساکھ نہیں ہوتی۔ لہذا بعض اوقات حکومتمیں کھلی، آزادانہ، وسیع انکوائریاں تشکیل دیتی ہیں اور بہتری کی امید کرتی ہیں۔

چند شاذ و نادر واقعات ایسے بھی ہیں جب کوئی انکوائری ہی کسی مہم کی صورت بن گئی۔ 1990ء کی دہائی کے وسط میں، نیو ساؤتھ ویلز کی آسٹریلیوی ریاست میں، پولیس پر ایک شاہی کمیشن تھا۔ کمیشن نے مقدمات کی عوامی سماعت کا انعقاد کیا جسے خبروں میں بڑی جگہ ملی۔ اس سے زیادہ ڈرامائی پہلو یہ کہ چند بد عنوان پولیس اہل کار مخبر بن گئے اور سودوں کے ویڈیو ثبوت اکٹھے کرنے لگے۔ ٹیلی ویژن پر نشریات کے بعد، حکومت کے لیے سنجیدہ اصلاحات سے گریز کرنا ناممکن ہو گیا۔⁹

البتہ، ایسے ہر مہم ساز کمیشن کے مقابلے پر، دیگر درجنوں کمیشن ہیں جو بہت زیادہ اطاعت پسند ہوتے ہیں۔ اُن میں سے بعض رازدارانہ یا معمولی تشہیر کے ساتھ کام کرتے ہیں، اس لیے تبدیلی کا دباؤ بھی معمولی ہوتا ہے۔ اُن میں سے بعض ایسے نتائج اخذ کرتے ہیں جو حکومتی موقف کے درست ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور پھر چند نمایاں اور ترقی پسندانہ سفارشات پیش کرتے ہیں، جو کہ اچھی بات ہے، البتہ حکومتیں کبھی اُن کا نفاذ نہیں کرتیں۔

⁹ روڈنی ٹیفن، Scandals: Media, Politics and Corruption in Contemporary Australia (سڈنی):

یونیورسٹی آف نیو ساؤتھ ویلز پریس، 1999ء)۔

عوامی اشتعال کے حوالے سے سرکاری چینلوں کے کردار کا تجزیہ کرتے ہوئے، ایسی تنظیموں اور طریقوں کے وسیع سلسلے کے بارے میں سوچنا مفید ہو سکتا ہے جو سرکاری چینلوں جیسا کام کر سکیں۔ مثلاً، کسی سیاست دان سے معاونت طلب کرنا سرکاری چینل جیسا ہو سکتا ہے، خصوصاً اگر سیاست دان مدد کا وعدہ کرے لیکن پورا نہ کرے یا وعدے کی تکمیل میں طویل وقت لگا دے۔ انتخابات سرکاری چینل کی ایک قسم ہیں: یہ حکومت کے نظام کو جو از فراہم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے آمر بھی انتخابات میں حصہ لیتے ہیں۔ حتیٰ کہ جب وہ دغا بازی اور محض آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے ایسا کر رہے ہوتے ہیں تو کم از کم کچھ لوگوں کو وہ بھی جانتا جیسا ہی لگتا ہے۔¹⁰

دھمکی سے مراد ایسا کوئی خوف یا حملہ ہے جو غم و غصے کے اظہار کی حوصلہ شکنی کرے۔ ایک سرکاری ملازم بدعنوانی سے متعلق بات کرنا چاہتا ہو لیکن اس کے نتائج، مثلاً برطانی سے خوف زدہ ہو۔ کوئی صحافی بدعنوانی کے بارے میں لکھنا چاہتا ہوں لیکن ایڈیٹر یا ناشر کو مقدمے کا ڈر ہو۔ پولیس تشدد کا شکار اس بارے میں بات کرنے کی خواہش رکھے لیکن اسے پولیس کی جانب سے مزید ہراسانی کا خوف ہو۔

دھمکی، اشتعال کو کم کرنے کے لیے تشکیل دی گئی دیگر تدابیر سے کچھ حد تک مختلف ہے؛ ضروری نہیں کہ دھمکیوں کے نتیجے میں اشتعال کی کیفیت ختم ہو جائے، لیکن یہ لوگوں کو اپنے احساسات کی بنیاد پر عمل کرنے سے روکتی ہے۔

کچھ صورتوں میں، دھمکی حملہ بھی ہوتی ہے اور اشتعال کے اظہار سے باز رکھنے کا ذریعہ بھی۔ جب پولیس مظاہرین کو مار پیٹ کرتی ہے تو یہ عمل اشتعال کا سبب تو بن سکتا ہے لیکن ساتھ ہی کچھ مظاہرین کو اصل واقعہ بے نقاب کرنے سے خوف زدہ بھی کر سکتا ہے۔

دھمکی کی کچھ اقسام واضح اور نمایاں ہوتی ہیں، جیسے کہ مار پیٹ کرنا اور گولی چلانا۔ البتہ کچھ اقسام زیادہ باریک بین بھی ہوتی ہیں، جیسے کہ آنکھیں دکھانا، قانونی کارروائی کا اشارہ، یا اجتماع میں پولیس کے فوٹو گرافروں کی موجودگی۔

مجرموں کے لیے، دھمکی کا ایک بڑا نقصان ہے: یہ مزید اشتعال کا سبب بن سکتی ہے۔ تصور کیجئے کہ ایک صحافی کسی مظاہرے کی رپورٹنگ کر رہا ہو۔ اگر صحافی کو دھمکیا جائے، مارا پیٹا جائے، یا گرفتار کر لیا جائے تو اس کے نتیجے میں صحافی مسائل کو بے نقاب کرنے کے لیے بھرپور کوششیں صرف کر سکتا ہے، جیسا کہ 1991ء میں مشرقی تیمور میں اور

¹⁰ The Consequences of Consent: Elections, Citizen Control and Popular Acquiescence، جسبرگ، اینجمن ٹینٹن (ریڈنگ، ایم اے: ایڈیشن-ویزی، 1982ء)۔

2010ء میں غزہ فلوٹیلا کے ساتھ ہوا۔ ایسا ہی کچھ تب بھی ہو سکتا ہے جب پولیس ایسے مظاہرین کو دھمکائے یا نقصان پہنچائے جن میں سے کئی لوگ اس زیادتی کو عوام کے علم میں لانے کی ٹیکنالوجی اور مہارتیں رکھتے ہوں۔

چونکہ دھمکی کو وسیع پیمانے پر غلط سمجھا جاتا ہے، اس لیے یہ عموماً پوشیدہ ہوتی ہے۔ پولیس اعلان نہیں کرتی کہ انہوں نے جس پر تشدد کیا تھا، وہ اب اسے ہر اسان کرنے والے ہیں۔ دھمکی اکثر پردہ پوشی کے قدم بقدم چلتی ہے۔

انعامات میں کسی بھی قسم کا فائدہ، لالچ یا رشوت شامل ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں اشتعال کے اظہار کا رجحان کم ہو جائے۔ میکڈونلڈز کی جانب سے ہیلن اسٹیل اور ڈیو مورس کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ لڑنے والے وکلا کو اُن کے کام کا بھاری معاوضہ دیا گیا تھا۔

اس قسم کے نتائج کا ثبوت تلاش کرنا انتہائی مشکل ہو سکتا ہے۔ اس بات کے انتہائی معمولی شواہد ہیں کہ لاس اینجلس پولیس کو روڈنی ننگ پر تشدد کے اوپر کسی اشتعال کا احساس ہوا ہو، لہذا یہ جاننا ممکن ہے کہ کیا اُن کے رویے میں کسی ممکنہ انعام کی وجہ سے کوئی فرق آیا۔ اسی طرح، یہ جاننا بھی مشکل ہے کہ کیا میکڈونلڈز کے لیے کام کرنے والے وکلا نے سوچا ہو گا کہ میک لائبل کا ہتک عزت کا مقدمہ گمراہ کن ہو گا۔ وکلا مسلسل ایسے مقدمات پر کام کرتے ہیں جن پر اُن کا یقین نہیں ہوتا، اور عموماً اسے اپنے کام کا حصہ سمجھتے ہیں۔

انعامات اور دھمکیاں ایک متوازی عمل ہیں۔ ان دونوں طریقوں کے پیچھے سوچ یہی ہے کہ لوگ اشتعال کا شکار ہو سکتے ہیں لیکن ممکنہ طور پر اس کے اظہار کرنے کی حوصلہ شکنی کی جاسکتی ہے، خواہ نتائج کے خوف (دھمکی) کے ذریعے ہو یا کچھ فوائد کے وعدوں (انعامات) سے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں طریقوں کو بیک فائر ماڈل میں یکجا کر کے ایک زمرے کے طور پر رکھا گیا ہے۔ انھیں الگ کرنے میں بھی کوئی خرابی نہیں۔

انعامات کا ٹھوس ثبوت تلاش کرنا اتنا مشکل ہوتا ہے کہ اکثر بیک فائر تجزیے میں ان کا ذکر نہ کرنے ہی میں سہولت ہوتی ہے۔ دھمکیاں زیادہ واضح ہوتی ہیں کیونکہ ان کا نشانہ حملے کا ہدف اور ہدف کے اتحادی ہوتے ہیں، جبکہ مجرم کے اتحادیوں کو فوائد ملتے ہیں۔



اسی طرح اپنے اہداف کو رشوت دینے کے بھی چند واقعات ہیں۔ وِسل بلوئرز (Whistle-blowers) یعنی عوامی مفاد میں بولنے والے لوگوں کو اکثر انتقام، جیسے کہ ہراسانی، سرزنش، مقاطعہ، تنزیل اور برطرفی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ انتقامی کارروائیاں اشتعال کا ممکنہ سرچشمہ ہوتی ہیں۔ جب وِسل بلوئرز غیر منصفانہ برطرفی یا معاوضے کی وصولی کے لیے عدالت جاتے ہیں تو انھیں تصفیے یعنی زرتلافی کی پیشکش کی جاسکتی ہے۔ تصفیے کی ایک عام شرط یہ ہوتی ہے کہ وِسل بلوئرز ایک معاہدے پر دستخط کریں گے جس کے تحت وہ تصفیے یا اصل معاملے سے متعلق کھلے عام رائے کا اظہار نہیں کریں گے۔ رقم حاصل کرنے کے لیے وِسل بلوئرز کو خاموش رہنا پڑتا ہے۔ یہ رشوت کی ایک قسم ہے۔

بعض اوقات تماشائی یا خاموش شریک کار بنے رہنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ بد عنوانی پر مبنی رویہ دیکھنے والا عملہ اکثر اس لیے کچھ نہیں کہتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ زبان کھولنے کی صورت میں اس کا ردِ عمل ہو سکتا ہے۔ اپنے حال پر چھوڑ دینے کا ”انعام“ بھی دھمکی کی حکمتِ عملی کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے، کیونکہ عملے کو انتقام کا خوف ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بعض اوقات دھمکیوں اور انعامات کے درمیان قریبی تعلق ہوتا ہے۔

جب ہدف اشتعال میں کمی کا سبب بنتا ہے

عام طور سے اشتعال میں کمی لانے کی تدابیر جرم کار تکاب کرنے والوں اور اُن کے اتحادیوں کی جانب سے اپنائی جاتی ہیں۔ تشدد کرنے والے اپنے کاموں کے بارے میں زبان بند رکھتے ہیں اور حکومتیں بھی۔ لیکن بعض اوقات متاثرین بھی اس میں حصہ دار ہوتے ہیں۔ تشدد کا شکار لوگ اکثر انتہائی دباؤ و خوف کا شکار ہوتے ہیں۔ انھیں اپنے تجربات کے بارے میں بات کرنا غیر محفوظ محسوس ہو سکتا ہے۔ جب وہ خاموش رہتے ہیں تو وہ پردہ پوشی میں حصہ ڈالتے ہیں۔

تشدد کا شکار بننے والے کو پردہ پوشی کا الزام دینا خلافِ عقل ہو گا۔ بیک فائر تجزیہ کا مقصد بھرپور اشتعال کا سبب بننے والے طریقہ کار کو سمجھنا ہے۔ چونکہ تشدد کے متاثرین انتہائی دھمکیوں کا شکار رہے ہوتے ہیں اس لیے اُن کی طرف سے دوسروں کو بولنا پڑ سکتا ہے۔



دہشت گرد بعض اوقات ایسے طریقے استعمال کرتے ہیں جو سرگرمیوں کی عوامی مخالفت میں اضافہ کریں۔

اپنی ملازمت پر دھمکیوں کا سامنا کرنے والے ملازمین کو اکثر شرمندگی اور تذلیل محسوس ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ اُسی بات پر یقین کرنا شروع کر دیتے ہیں جس پر باقی سب یقین کرتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں کہ اُن کے ساتھ جو ہو رہا ہے، اُس کے ذمہ دار وہ خود ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دھمکیوں کا شکار ہونے والے بہت سے ملازمین اپنے تجربات کے بارے میں دوسروں کو، یا شاید صرف اپنے دوستوں کے علاوہ کسی اور کو بتانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ انھیں بھی پردہ پوشی میں شریک کہا جاسکتا تھا۔ یہ بات مکمل طور پر قابل فہم ہے اور دھمکیوں کا نشانہ بننے والے ملازمین کو سچ سامنے لانے کی تجویز دیتے ہوئے بے حد احتیاط کرنی چاہیے۔

بہت سے لوگ انصاف کی فراہمی کے لیے سرکاری چینلوں کی طاقت پر یقین رکھتے ہیں۔ دھمکیوں کا نشانہ بننے والے ملازمین اکثر اپنے باس اور اعلیٰ انتظامیہ کے پاس شکایت کرتے ہیں، رسمی شکایات درج کرواتے ہیں، یا عدالت جاتے ہیں۔ بعض اوقات یہ درخواستیں موثر ثابت ہوتی ہیں؛ لیکن بیشتر واقعات میں یہ لا حاصل کوشش کے سوا کچھ نہیں۔ اپیل کے عمل میں ملازم کو بدنام کرنے کی کوششیں شامل ہو سکتی ہیں جو دھمکیوں کا ایک تسلسل محسوس ہوتی ہیں۔¹¹

بیک فائر ماڈل کے ضمن میں، بنیادی نکتہ یہ ہے کہ سرکاری چینلوں کو استعمال کرنا اشتعال کو دبانے جیسا ہے۔ اگر آپ کا ہدف حمایت اکٹھی کرنا ہو تو اکثر بہتر ہوتا ہے کہ سرکاری چینلوں سے گریز کیا جائے یا انھیں مہم سازی کے ٹول کے طور پر استعمال کیا جائے۔ البتہ، حمایت اکٹھی کرنے کے عمل میں ان کی طاقت کا اندازہ ہر ایک کو نہیں ہے؛ البتہ بعض لوگ جو اس کی اہمیت سے واقف ہیں، وہ سرکاری چینل استعمال کر سکتے ہیں۔

یہاں بنیادی نکتہ یہ ہے کہ بعض اوقات نا انصافی کے اہداف از خود اشتعال میں کمی کا سبب بنتے ہیں۔ اگرچہ اکثر اس کی معقول وجوہات موجود ہوتی ہیں جن کا احترام کیا جانا چاہیے۔ البتہ، بعض اوقات اہداف کو اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ وہ مجرموں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔

جب مجرم اشتعال میں اضافے کا سبب بنتے ہیں

بیک فائر ماڈل کے مطابق، نا انصافی کے مرتکب طاقت ور مجرم ان کے افعال پر اشتعال کو کم کرنے کے لیے کئی طریقے استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات حملہ آور یہ طریقے نظر انداز کر دیتے ہیں یا ان کے بالکل برعکس قدم اٹھاتے ہیں۔ وہ ایسے کام کرتے ہیں جن سے اشتعال میں اضافہ ہو جاتا ہے!

2002ء کے آغاز میں، صدر جارج ڈبلیو بوش اور دیگر اعلیٰ امریکی اہل کاروں نے عراق پر قبضے کی کارروائی کا ارادہ ظاہر کیا۔ ایک غیر قانونی، جارحانہ جنگ کا نتیجہ مخالفت کی صورت میں نکلتا تھا، لیکن انھوں نے اپنے منصوبوں کو پوشیدہ رکھنے کی بجائے سرعام ان کا ڈھنڈورا پیٹا۔ اس کے باعث ایک بھرپور مزاحمت کی تحریک نے جنم لیا، جس کا سب سے ڈرامائی لمحہ 15 فروری 2003ء کو تاریخ کا سب سے بڑا احتجاجی مظاہرہ تھا، جس میں دنیا بھر کے مختلف شہروں میں لاکھوں لوگ سڑکوں پر آئے۔

¹¹ ڈیوڈ اوزبورن، "Pathways into bullying"، تعلیمی سالمیت پر چوتھی ایشیا پیسیفک کانفرنس کی روداد، ویلوگنگ، 2009ء،

اس کا تقابل 1980ء کی دہائی میں نکاراگوا کی حکومت اور لوگوں کے خلاف فوجی کارروائی کو چھپانے سے متعلق امریکی صدر رونلڈ ریگن کے طریقہ کار سے کیا جاسکتا ہے۔ امریکی حکومت نے نکاراگوا پر براہ راست حملہ کرنے کی بجائے کوئٹرا اس کو خفیہ مدد فراہم کی۔ جارحیت کی اس جزوی پردہ پوشی کا مطلب تھا کہ لوگوں کو مخالفت پر جمع کرنا مزید مشکل ہو گیا۔

بعض اوقات حملہ آور اپنے افعال اور تحریک کے بارے میں بہت علانیہ رویہ رکھتے ہیں کیونکہ انھیں لگتا ہے کہ خاطر خواہ مخالفت کا وجود نہیں ہے یا وہ بہت مغرور ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں، یا انھیں اپنے طریقہ کار کے لیے حمایت اکٹھی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض کھلے حملے دھمکیوں کی طاقت رکھتے ہیں۔

اور پھر بات آتی ہے دہشت گردی کی: شہریوں پر حملے کا مقصد بڑے پیمانے پر لوگوں کو پیغام بھیجنا ہوتا ہے۔¹² دہشت گردوں کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ بعض گزشتہ نا انصافیوں پر انتقام لینا چاہتے ہیں۔ بعض ڈرامائی کارروائی کے ذریعے اپنے نصب العین کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ کچھ مزید حکمت عملی کے ساتھ ہوتے ہیں: وہ اپنے اہداف کی طرف سے رد عمل سامنے آنے کی توقع کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر جبر میں اضافہ۔ جو اتنا بھرپور ہو کہ وہ ان کے نصب العین کے لیے بھرپور حمایت اکٹھی کر لے، اور ان کے حق میں بیک فائر ہو جائے۔

دلیل جو بھی ہو، دہشت گردی کی کارروائیاں اشتعال میں اضافے کے لیے تیار کی گئی ہوتی ہیں۔ 9 ستمبر 2001ء کا تصور کیجیے: دن دیہاڑے شہریوں پر حملے، جنھیں بھرپور شہرت ملی؛ وہ خفیہ نہیں تھے۔ حملہ آوروں میں اپنے اہداف کی قدر گھٹانے یا سرکاری چینل استعمال کرنے یا اپنے مخالفین کو دھمکانے کی صلاحیت بہت معمولی تھی۔ نتیجہ: امریکی حکومت اور عوام کے لیے مقبول حمایت کی صورت میں بھرپور بیک فائر ہوا، افغانستان پر بمباری ہوئی اور امریکی سکیورٹی نظام کو مزید وسعت ملی۔

سبق: یہ مت فرض کر لیجیے کہ مجرم ہمیشہ اشتعال میں کمی کے لیے ہر ممکن کام کریں گے۔ دانستہ یا نادانستہ طور پر، وہ بعض اوقات اس کے بالکل برعکس کرتے ہیں۔

¹² دہشت گردی کے اس کیونٹی کیشن ماڈل پر دیکھیے، ایکس پی ٹیٹ اور جینی ڈی گراف، Violence as Communication: Insurgent Terrorism and the Western News Media (لندن: سیج، 1982ء)۔ مزید دیکھیے: بریگیٹ ایل ناکوس، Mass-Mediated Terrorism: The Central Role of the Media in Terrorism and Communicating Terror: Counterterrorism (لیننہم، ایم ڈی: روٹین ایڈ لٹل فیلڈ، 2002ء)؛ جوزف ایس ٹومان، The Rhetorical Dimensions of Terrorism (تھامز زینڈ اوکس، سی اے: سیج، 2003ء)۔



11 ستمبر 2001ء کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملہ کیا گیا

بیک فائر کی کہانی لکھنا

آپ نا انصافی کے کسی معاملے میں استعمال کیے گئے طریقوں سے متعلق مواد اکٹھا کر چکے ہیں۔ آپ کے پاس پردہ پوشی، قدر گھٹانے اور دیگر کے بارے میں معلومات ہے۔ آپ کہانی لکھنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ کو مواد کیسے ترتیب دینا چاہیے؟

ا۔ پہلے کہانی، پھر تجزیہ¹³

آپ کو پہلے تمام واقعات کی داستان بیان کرنی ہوگی، مثلاً پس منظر، خون ریزی، اور نتائج، نیز ساتھ ساتھ تمام متعلقہ تفصیلات فراہم کرنی ہوں گی۔ کہانی بیان کرنے کے بعد، آپ استعمال کی گئی تدابیر کی طرف اشارہ کریں گے، یعنی پہلے پردہ پوشی، پھر قدر گھٹانا، وغیرہ وغیرہ۔

یہ انداز آپ کو مکمل بیانیہ پیش کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے جس میں نظریے کے حوالے سے حوالہ جات تسلسل میں خلل نہیں ڈالتے۔ اسے لکھنا بھی قدرے آسان ہے۔ اس کا نقصان یہ ہے کہ قارئین کے ذہنوں میں مکمل بیانیہ نہیں سما سکتا، چنانچہ جب آپ تدابیر کا تجزیہ کریں گے تو انھیں متعلقہ تفصیلات یاد نہیں ہوں گی۔

¹³Justice Ignited کا دوسرا، تیسرا اور چوتھا باب اس کی مثال ہے۔

۲۔ کہانی اور تجزیہ ساتھ ساتھ¹⁴

آپ کہانی اس طرح بناتے ہیں کہ ساتھ ساتھ تدابیر کا تجزیہ بھی کر سکیں۔ آپ اپنی کہانی کے عناصر، جیسے کہ پردہ پوشی، پھر قدر گھٹانا اور دیگر بیان کرنے سے آغاز کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات، آغاز میں واقعات کا مختصر خلاصہ مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ انداز بیانیہ اور تدابیر سے واضح رابطہ، دونوں فراہم کرتا ہے۔ البتہ اس انداز سے کہانی بیان کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ آپ کو ترتیب سے بیان کرتے ہوئے واپس پیچھے جانے یا اہم واقعات کا حوالہ کئی بار دینے کی ضرورت ہوگی۔

۳۔ مثالوں کے ساتھ واضح کردہ تجزیہ¹⁵

آپ استعمال کی گئی تدابیر کو منظم انداز سے بیان کرتے ہیں۔ ہر تدبیر — مثلاً پردہ پوشی، وغیرہ — کے لیے، آپ متعدد مثالوں کا استعمال کرتے ہیں۔ تشدد کے ساتھ استعمال کی گئی تدابیر کا تجزیہ کرتے ہوئے آپ مختلف جگہوں اور وقت کی مثالیں استعمال کر سکتے ہیں۔



موہن داس گاندھی تقریباً روزانہ لکھتے تھے۔ ان کا مجموعہ 100 جلدوں پر مشتمل ہے۔

¹⁴Justice Ignited کا پانچواں، آٹھواں، نواں اور دسواں باب اس کی مثال ہے۔

¹⁵Justice Ignited کا چھٹا، گیارہواں اور بارہواں باب اس کی مثال ہے۔

یہ طریقہ کار مثالوں کی طاقت کو برقرار رکھتے ہوئے تجزیے کو نمایاں کرتا ہے۔ یہ بیانیے کی قوت سے محروم ہوتا ہے اور تجزیے کے مطابق مثالیں چننے پر اسے تنقید کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔

بیک فار سے متعلق لکھنے کا کوئی مثالی طریقہ نہیں ہے۔ یہ تین عمومی انداز ہیں؛ اور ان کے علاوہ دیگر انداز بھی ہو سکتے ہیں۔ طریقہ کار کے انتخاب کا انحصار آپ کے قارئین، آپ کے مواد اور آپ کے مقصد پر ہے۔ ایک طویل علمی تحریر اپنے انداز میں کافی مختلف ہوگی اور کارکنوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے لکھی جانے والی تحریر مختصر ہوگی۔

کیسے لکھا جائے

بیشتر محققین ساتھ ساتھ ڈھیر ساری معلومات اکٹھی کرتے اور نوٹس لیتے رہتے ہیں، اور پھر انہیں جو کچھ ملا ہوتا ہے، وہ اُسے لکھنے بیٹھتے ہیں۔ یہ طریقہ چھوٹے منصوبوں میں تو اچھا کام کر سکتا ہے لیکن جب مواد بکثرت موجود ہو تو یہ بتدریج ناقابل استعمال ہو جاتا ہے۔



ایک متبادل طریقہ یہ ہے کہ آپ جو کچھ پہلے سے جانتے ہیں، اُس کی بنیاد پر مضمون لکھنے کا آغاز کریں اور پھر اس میں تھوڑا تھوڑا اضافہ کرتے جائیں۔ روبرٹ بوئس (Robert Boice) نے مصنفین اور فضلا کے ساتھ اپنی تحقیق میں یہ پایا کہ جو لوگ روزانہ تھوڑا تھوڑا لکھتے رہتے ہیں، وہ ایسے لوگوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ نتیجہ خیز ہوتے ہیں جو تب

تک کچھ نہیں لکھتے جب تک اُن پر بھرپور دباؤ نہ آجائے اور وہ دباؤ اکثر تحریر مکمل کرنے کی آخری تاریخ (ڈیڈ لائن) ہوتی ہے۔¹⁶ بالکل آخری وقت لکھنے کو مے نوشی جیسا کہا جاسکتا ہے۔ یہ اس قدر تناؤ سے بھرپور ہوتا ہے کہ آپ جلد اسے دہرانا نہیں چاہتے۔

بونس کا طریقہ کار استعمال کرتے ہوئے، آپ کو روزانہ مضمون کا تھوڑا حصہ لکھنا چاہیے۔ آپ 5 سے 20 منٹ تک نیا متن لکھ سکتے ہیں اور پھر اتنا ہی وقت اب تک لکھی گئی تحریر کی ادارت (ایڈیٹنگ) کرنے پر صرف کیجیے۔ جب آپ کے سامنے کوئی ایسی چیز آئے جسے آپ پہلے سے نہ جانتے ہوں تو اپنے لیے ایک نوٹ لکھ دیجیے کہ آپ کو اس بارے میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

اس طرح فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کا ذہن باقی سارا دن، زیادہ تر غیر شعوری طور پر، کام کر رہا ہوتا ہے اور مسائل سے نمٹتے ہوئے آپ کو انہیں منطقی انداز میں پیش کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یوں آپ کا وقت بھی بچتا ہے کیونکہ لکھنے سے پہلے کثیر تعداد میں مطالعہ کرنے کی بجائے، آپ کی روزانہ کی تحریر آپ کو ایک فریم ورک فراہم کر دیتی ہے۔ آپ کو زیادہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ آپ جانتے ہوں گے کہ آپ کو کس چیز کی تلاش ہے۔

جب آپ اپنا پہلا مسودہ مکمل کر لیں اور اس کی نوک پلک سنوار چکے ہوں تو اب رائے لینے کا وقت ہے۔ بونس کے طریقہ کار کو اشاعت کے لیے پروگرام کی صورت دینے والی، تارا گری (Tara Gray)¹⁷ تجویز کرتی ہیں کہ پہلے اپنا مسودہ غیر ماہر لوگوں کو بھیجا جائے، جنہیں اس موضوع سے متعلق زیادہ علم نہ ہو۔ فرض کیجیے کہ آپ اکتوبر 2001ء میں افغانستان میں شروع ہونے والی بمباری سے متعلق اشتعال کم کرنے کے لیے امریکی حکومت کی استعمال کردہ تدابیر سے متعلق لکھ رہے ہیں۔ پہلے آپ اپنا مسودہ اُن لوگوں کو دکھائیے جنہوں نے افغان جنگ کا مطالعہ نہیں کیا ہے اور جو بیک فائر ماڈل سے ناواقف ہیں۔ وہ اپنی رائے کا اظہار کریں گے اور ایسے سوالات پوچھیں گے جو آپ کو اپنی دلیل کی وضاحت کرنے میں مدد دیں گے۔ مثلاً، وہ پوچھ سکتے ہیں کہ آپ کو شہریوں کی ہلاکت کا علم کیسے ہوا یا سرکاری چینلوں سے آپ کی کیا مراد ہے۔

¹⁶ روبرٹ بونس، *Advice for New Faculty Members: Nihil Nimus* (بوسٹن: ایلمین اینڈ بیکن، 2000ء)۔

¹⁷ تارا گری، *Publish & Flourish: Become a Prolific Scholar* (نیو میکسیکو اسٹیٹ یونیورسٹی،

غیر ماہر لوگوں کی رائے کی روشنی میں تبدیلیاں کرنے کے بعد، اپنا مضمون اس میدان کے ماہرین کو بھیجیے، بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو اس مخصوص موضوع — جیسے افغانستان کی بمباری — اور بیک فائر تداویر کے ماہرین کو بھیجیے۔ وہ حقائق اور تشریحات پر رائے دے سکیں گے۔

اپنا مضمون غیر ماہر لوگوں کو بھیجنے کی زحمت کیوں کی جائے؟ یقیناً ماہرین بہتر جانتے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ ماہرین موضوع سے اتنا واقف ہوتے ہیں کہ ہو سکتا ہے اُن کی نظر ہی نہ جائے کہ آپ نے کوئی تصور واضح طور پر بیان نہیں کیا ہے یا اپنا مواد منطقی انداز سے ترتیب نہیں دیا ہے۔ ماہرین کو پہلے ہی تصورات کا علم ہوتا ہے اور اُن کی نظروں سے جزئیات چوک سکتی ہیں کیونکہ وہ موضوع اُنھیں ازبر ہوتا ہے۔

البتہ آپ کے بیشتر قارئین شاید غیر ماہر ہوں، لہذا آپ کو انھیں واضح طور پر سمجھانے کی ضرورت ہے۔ البتہ، اگر آپ نے غلطیاں کی تو آپ کی ساکھ خراب ہو سکتی ہے، خصوصاً جب آپ کے تجربے کے ناقد بھی موجود ہوں۔ آپ کو ماہرین کی رائے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ آپ اس کی روشنی میں اپنا تجزیہ مزید بہتر بنا سکیں۔

مسلسل لکھنے اور غیر ماہرین اور ماہرین سے مسودے پر رائے طلب کرنے کے امتزاج کا نتیجہ نہایت موثر تحریر کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ آپ جتنا زیادہ لکھیں گے، اتنا بہتر ہوتے جائیں گے، بشرطیکہ آپ بہتری کی کوششیں جاری رکھیں۔

اشاعت

آپ کو اپنا بیک فائر تجزیہ کہاں شائع کروانا چاہیے؟ یہ آپ کے مطلوبہ قارئین اور آپ کے مقصد پر منحصر ہے۔

آپ کے بنیادی قارئین کارکنان، کسی مخصوص تنظیم کے اراکین، یا کوئی بھی دلچسپی رکھنے والا شخص ہو سکتا ہے۔ اپنے مطلوبہ قارئین کے بارے میں سوچنا اہم ہے، کیونکہ اس کی روشنی میں آپ کو اپنی زبان، معلومات کی مقدار، طوالت اور اپنی اشاعت کی صورت پر غور کرنا چاہیے۔

علمی مضامین تفصیلی دستاویزات کی فراہمی اور سخت بحث کے لیے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن عام علمی انداز تحریر میں غیر ماہرین (حتیٰ کہ ماہرین) کی دلچسپی کم ہی ہوتی ہے۔ لہذا اگر آپ قارئین کے وسیع حلقے تک پہنچنا چاہتے ہیں تو

آپ کی تحریر ایسی ہونی چاہیے جو مختصر ہو، کہانی بیان کرتی ہو، خاصی مثالیں فراہم کرتی ہو اور بالکل واضح ہو۔ آپ کو سیاسی تبصروں کی ویب سائٹس پر اچھی مثالیں مل سکتی ہیں۔

مضمون ایک آپشن ہے۔ آپ سلائڈ شو، ریڈیو پروگرام، ویڈیو یا پوسٹر پر بھی غور کر سکتے ہیں۔ آپ مختلف انداز، جیسے کہ مباحثہ، ڈائری یا پراسراریت کے بارے میں بھی سوچ سکتے ہیں۔

آگے بڑھنے کے لیے راہ کا انتخاب آپ کے مقصد پر منحصر ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ لوگوں کو محض بتانا چاہتے ہوں، مثلاً کارکنوں کو یہ سوچنے میں مدد دیں کہ وہ کس طرح مزید موثر ہو سکتے ہیں، یا عوامی ارکان کو کسی اہم مسئلے سے متعلق آگاہ کرنا چاہتے ہوں۔ آپ کسی مسئلے یا ایک فائر کے عمل سے متعلق بہتر فہم حاصل کرنے میں اپنا کردار نبھانا چاہ سکتے ہیں۔ آپ تجزیہ، تحریر، اشاعت یا قارئین کے ساتھ رابطے کے حوالے سے خود میں صلاحیت پیدا کرنا چاہ سکتے ہیں۔ آپ جتنا زیادہ لکھیں گے، اتنا زیادہ آپ کی مہارتیں بہتر ہوں گی اور آگاہی پھیلانے میں آپ اسی قدر زیادہ موثر ثابت ہو سکیں گے۔

۳۔ تیاری

آپ کچھ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور آپ پر حملہ ہونے کا امکان ہے۔ ایسے میں آپ کو کیا کرنا چاہیے؟ بیک فائر ماڈل اس حوالے سے رہنمائی فراہم کر سکتا ہے۔

- آپ کسی کمپنی کے لیے کام کرتے ہیں اور آپ کو بدعنوانی کے ثبوت ملے ہیں۔ آپ ان کے متعلق بات کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔
- آپ کسی اجتماع کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور پولیس تشدد کے امکان کے بارے میں فکر مند ہیں۔
- آپ کا گروہ ایک طاقت ور سیاست دان کی مخالفت میں قائدانہ کردار ادا کر رہا ہے۔ آپ انتقامی کارروائی کا سوچ کر پریشان ہیں۔

ایسے معاملات میں، آپ کو ممکنہ خطرات اور اسی کے مطابق منصوبے کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہوگی۔ آپ تیار رہنا چاہیں گے تاکہ حملے کا نشانہ بننے کا امکان کم ہو اور اگر حملہ ہو بھی تو وہ حملہ آور پر بیک فائر کر جائے۔



اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سوچا جائے کہ آپ کے مخالف کا ممکنہ اقدام—یعنی حملہ—کیا ہو سکتا ہے اور مخالف اس حملے پر اشتعال میں کمی کے لیے کیا کر سکتا ہے۔ اس کے ممکنہ طریقے پردہ پوشی، قدر گھٹانا، تشریح نو کرنا، سرکاری چینلوں کا استعمال اور ڈرانادھمکانا ہو سکتے ہیں۔

بد عنوانی

آپ کسی کمپنی کے لیے کام کرتے ہیں اور آپ کو بد عنوانی کے ثبوت ملے ہیں۔ آپ ان کے متعلق بات کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔¹

یہ ایک انفرادی قدم کی مثال ہے جس کے نتیجے میں آپ کو حملے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ مینجروں کی منظور کردہ یا نظر انداز کردہ دھمکیوں، نسل پرستی، جنس پرستی اور کسی بھی قسم کی نا انصافی یا بد سلوکی کی مزاحمت کے نتائج بھی یکساں ہو سکتے ہیں۔ آپ کو یہ دیکھنا ہو گا کہ مخالفین اشتعال میں کمی کے لیے کیا اقدامات کر سکتے ہیں، جن کا آغاز پردہ پوشی سے ہو گا۔

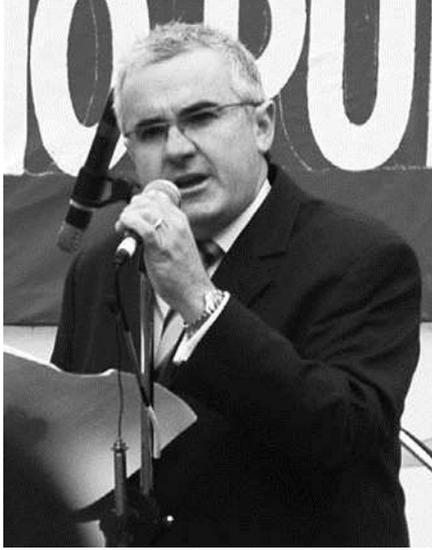
پردہ پوشی

آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ حملہ آور اپنے کروت یا ان کی ذمہ داری کے لیے پردہ پوشی کے چند طریقے استعمال کریں گے۔ ظاہر ہے کہ بد عنوانی میں ملوث افراد اسے خفیہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو نہی آپ اس بارے میں بات کریں گے، وہ جان جائیں گے کہ ان کا پردہ فاش ہو رہا ہے اور وہ اسے چھپانے کے لیے مزید اقدامات کریں گے۔ لہذا یہ سوچئے کہ وہ کیا کچھ کر سکتے ہیں۔

¹ وِسِل بلونگ کے بارے میں، مثالوں کے لیے دیکھیے سی فریڈ الفردو، *Whistleblowers: Broken Lives and Organizational Power* (اتھاکا، نیویارک: کورنیل یونیورسٹی پریس، 2000ء)؛ میرون پریڈز گلیرا اور پینینا گڈال گلیزر، *The Whistleblowers: Exposing Corruption in Government and Industry* (نیویارک: بیسک بکس، 1989ء)؛ جینفری ہنٹ، ایڈیٹر، *Whistleblowing in the Social Services: Public Accountability and Professional Practice* (لندن: ایڈورڈ آرنلڈ، 1998ء)؛ مارشیا پی کیلی اور جینیٹ پی نیبر، *Blowing the Whistle: The Organizational and Legal Implications for Companies and Employees* (نیویارک: لیگزنگٹن بکس، 1992ء)؛ ٹرانس ڈی میٹھ، *Whistleblowing at Work: Tough Choices in Exposing Fraud, Waste, and Abuse on the Job* (بولڈر، سی او: ویسٹ ویو، 1999ء)۔

وہ ثبوت ضائع کر سکتے ہیں۔ یعنی آپ کو پہلے ہی چھوٹے سے چھوٹا ہر ثبوت جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ پولیس کے پاس جا کر اسے چھاپہ مارنے کا کہنے میں خطرہ ہے، کیونکہ اگر بد عنوان عناصر کو چھاپے کی بھینک بھی پڑ گئی تو وہ پہلے ہی دستاویزات تلف کر دیں گے۔ ان کے روابط پولیس میں بھی ہو سکتے ہیں۔

فرض کیجیے کہ آپ ڈھیر سارے شواہد اکٹھے کر چکے ہیں۔ آپ نے انہیں کہاں محفوظ کیا؟ اپنے کمپیوٹر پر کسی فائل میں؟ ہو سکتا ہے، بد عنوان افراد آپ کا کمپیوٹر چرانے کا فیصلہ کریں یا کسی اور کو چرانے کا کام سونپ دیں، جس سے یہ کارروائی عام چوری جیسی محسوس ہو۔ لہذا آپ کو یقینی بنانا چاہیے کہ آپ کے پاس بیک۔ اپ نقول بھی موجود ہوں: یعنی تمام ثبوتوں کا مکمل مجموعہ متعدد دستوں یا وکلا کے پاس محفوظ ہو۔



انٹلیجنس تجربہ کار، اینڈریو وکی نے 2003ء میں عراق حملے میں آسٹریلیوی حکومت کی شمولیت کے فیصلے کی غلطیوں سے متعلق بات کی۔ آسٹریلیوی حکومت نے وکی کی ساکھ مجروح کرنے کے لیے کئی تکنیکیوں کا استعمال کیا، لیکن انہوں نے ان کا موثر طریقے سے مقابلہ کیا۔

قدر گھٹانا

اگر آپ بد عنوانی کے بارے میں لب کشائی کرتے ہیں—بالفاظ دیگر آپ وسل بلوئز بنتے ہیں—تو آپ کو توقع ہوگی کہ آپ کے حوصلے اور عزم پر آپ کو سراہا جائے گا۔ دوبارہ سوچیے۔ وہ لوگ جو بد عنوانی میں شامل رہے ہیں، یا اسے برداشت کیا ہے، وہ اشتعال میں کمی کو ترجیح دیں گے۔ اس کے لیے آپ کی ساکھ متاثر کرنے سے بہتر طریقہ کیا ہو سکتا ہے؟

تو وہ آپ کے بارے میں افواہیں پھیلا سکتے ہیں، مثلاً: آپ کی ناقص کارکردگی، آپ کے جنسی رویے، آپ کی دھوکا دہی اور فریب، یا آپ کی شخصیت کے مسائل سے متعلق۔ بعض افواہوں میں سچ کا عنصر بھی ہو سکتا ہے؛ جبکہ بیشتر باتیں مکمل طور پر من گھڑت ہو سکتی ہیں۔ وہ آپ کی ذاتی فائل ملاحظہ کر سکتے ہیں جس سے انھیں آپ کی ساکھ متاثر کرنے کا معمولی سا ثبوت بھی مل سکے۔ ہو سکتا ہے، 5 یا 10 سال پہلے کسی نے آپ کے بارے میں کوئی شکایت کی ہو۔ وہ اسے پھیلائیں گے اور مبالغہ آرائی کے ذریعے اسے ایک بڑی خامی کے طور پر پیش کریں گے۔ آپ کو ہراساں یا مشتعل کیا جاسکتا ہے تاکہ آپ ہمت ہار جائیں اور یہ سب روکنے کے لیے کسی پر برس پڑیں؛ پھر آپ کے چیخنے کو آپ کی ساکھ خراب کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ آپ کی ملازمت کے جائزے کے ہر منفی پہلو کو ہر اُس شخص تک پہنچایا جائے گا جو سننے کے لیے تیار ہو۔

ہو سکتا ہے، ایسا کچھ نہ ہو—لیکن یہ سب ہو بھی سکتا ہے۔ لہذا آپ کو تیار رہنا ہوگا۔ حقیقت بے نقاب کرنے سے پہلے، آپ کو اپنی عمدہ کارکردگی اور خوش گوار شخصیت سے متعلق تمام دستیاب ثبوت اکٹھے کرنے ہوں گے۔ اپنی ملازمت کے تابناک جائزوں کی تمام نقول محفوظ کر لیجیے۔ اپنے پاس اور رفقاء سے کار سے بیانات حاصل کیجیے۔ اپنے اچھے کردار سے متعلق ہر ایک دستاویز جمع کیجیے اور اپنی ساکھ پر حملوں کا جواب دینے کے لیے اُن کے استعمال کے لیے تیار رہیے۔

آپ کو کچھ ایسا کرنے کے لیے بھی آکسایا جاسکتا ہے جسے دوسرے نامناسب خیال کریں، اس کے لیے بھی آپ کو تیار رہنا ہوگا۔ یعنی جب دوسرے لوگ غلط تبصرے کریں یا دانستہ آپ کو تنگ کرنے والی حرکتیں کریں تو آپ کو چیخنے، برسنے یا سخت تبصرے کرنے کی طلب پر قابو پانا ہوگا۔ بے شک آپ حق پر ہوں گے، لیکن یہاں بات حق کی نہیں، موثر ثابت ہونے کی ہے۔ موثر ہونے کے لیے، آپ کو دوسروں سے بہتر اور معصومانہ رویہ اپنانا ہوگا۔ اگر ممکن ہو تو

آپ کسی ایسے شخص کو تلاش کریں جو آپ کی جانب سے بول سکے، اور بتا سکے کہ آپ کتنے ایمان دار اور اچھے انسان ہیں۔

ہو سکتا ہے، کچھ ایسی چیزیں ہوں جو آپ لوگوں کے علم میں لانا نہ چاہتے ہوں، شاید کبھی نشتے میں کوئی ایسی حرکت کی ہو یا کسی وقت اپنی ملازمت پر آپ نے کوئی تماشہ کیا ہو۔ تیار رہیے کہ یہ واقعات عوام کے سامنے آسکتے ہیں، اور آپ کی توقع سے زیادہ عام ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ بدنامی آپ کو اور آپ کے چاہنے والوں کو آپ کی استعداد سے زیادہ نقصان پہنچا سکتی ہو تو اب بھی وقت ہے کہ آپ اس بارے میں بات کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کریں۔ کیا متبادل راستے موجود ہیں؟

ایک راستہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ بات کرنے کے لیے کسی اور شخص کو تلاش کریں، عملے میں کوئی ایسا فرد جس کے پاس کھونے کے لیے زیادہ نہ ہو۔ یہ آسان نہیں، مگر ممکن ضرور ہے۔

ایک دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کوئی دوسری ملازمت تلاش کی جائے جہاں صورت حال محفوظ اور باس ہمدرد ہو، اور پھر بات کی جائے۔ آپ کے پُرانے آجر۔ بدعنوان لوگ۔ تب بھی آپ کی ساکھ خراب کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں لیکن وہ آپ کو کسی غیر دانشمندانہ رویے پر اکسا نہیں سکیں گے۔

ایک طریقہ گمنام رہتے ہوئے دستاویزات بے نقاب کرنا ہے۔ آپ وہ دستاویزات دینے کے لیے کوئی ہمدرد صحافی یا ایکشن گروپ تلاش کر سکتے ہیں، یا اگر معاملہ بہت بڑا ہو تو انہیں ویکی لیکس یا کسی دوسری آن لائن ریپازٹری پر شائع کر سکتے ہیں۔² اگر آپ گمنام ہوں تو آپ کی ساکھ پر حملہ کرنا کہیں زیادہ مشکل ہو جاتا ہے، اور اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ ملازمت پر رہتے ہوئے مزید مواد جمع کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ لیکن معلومات بے نقاب کرنے والے کی تلاش کی تمام کوششوں کے لیے تیار رہیے۔ یہ ایک مختلف صورت حال ہے، جس کے لیے محتاط تیاری درکار ہوتی ہے۔

² ایک کرنے سے متعلق، دیکھیے کیٹھرن فلین، "The practice and politics of leaking"، Social Alternatives،

جلد 30، نمبر 1، 2011ء، صفحہ 24-28، <http://www.bmartin.cc/pubs/11sa/Flynn.html>

تشریح نو

آپ کو جھوٹ، اصل واقعات کو گھٹا کر بیان کرنے، الزام تراشی اور فریبنگ کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ فرض کیجیے کہ آپ میٹنگ میں موجود تھے، جب باس نے کسی کو غلط اسٹیٹمنٹ پر دستخط کرنے کا کہا۔ آپ اسے رپورٹ کرنے کا سوچ سکتے ہیں۔ آخر وہاں درجنوں گواہ موجود تھے۔ لیکن پھر آپ کو پتا چلتا ہے کہ باس کسی کو بھی اسٹیٹمنٹ پر دستخط کرنے کا کہنے سے مکر گیا ہے، اور ہر شخص باس کی بات کی توثیق کر رہا ہے۔ وہ سب جھوٹ بول رہے ہیں! اگر یہ واقعی بہت بڑا معاملہ ہے تو آپ کو بات چیت کی خفیہ ریکارڈنگ کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ (مخاطب رہیے گا: اگر آپ کی ریکارڈنگ دریافت ہوگئی تو آپ کے تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔) سبق: جہاں دوسرے لوگ جھوٹ بول سکتے ہوں، وہاں آپ کو مضبوط دستاویزات کی ضرورت پڑے گی۔ جھوٹ بولنا بھی پردہ پوشی کی ایک نوعیت ہے۔

باس کہہ سکتا ہے کہ غلط اسٹیٹمنٹ پر دستخط کرنا کوئی بڑی بات نہیں؛ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ یہ اہمیت گھٹانے کی تکنیک ہے: یہ کہنا کہ اگر کچھ ہوا ہے تو وہ دوسروں کے تصور جتنا اہم نہیں۔ اس کے جواب کے لیے، آپ ایسی معلومات اکٹھی کر سکتے ہیں جن سے ظاہر ہو کہ یہ اہم ہے۔ ہو سکتا ہے، آپ کے اپنے ہی ادارے میں ماضی کی کچھ مثالیں موجود ہوں کہ غلط اسٹیٹمنٹ پر دستخط کرنے کو بڑی اخلاقی خلاف ورزی کے طور پر دیکھا گیا ہو۔ ایک اور طریقہ دوسرے اداروں، خصوصاً دیانت داری کے لیے اچھی ساکھ رکھنے والے اداروں میں اس قسم کی حرکت کے نتائج تلاش کرنا ہو سکتا ہے۔

باس— غلط کام کرتے ہوئے رگتے ہاتھوں پکڑے جانے پر— دوسروں کو الزام دینے کی کوشش کر سکتا ہے۔ ایک امکان یہ ہے کہ غلط اسٹیٹمنٹ پر دستخط کرنے والے عملے پر الزام دھر دیا جائے کہ وہ ذمہ دار ہیں۔ دوسرا امکان یہ ہے کہ اعلیٰ انتظامیہ کو الزام دیا جائے کہ وہ ایسا چاہتی تھی۔ ہو سکتا ہے، آپ سوچیں کہ عملے کو الزام دینا نا انصافی ہے کیونکہ اُن کے پاس دوہی راستے تھے؛ یا تو غلط اسٹیٹمنٹ پر دستخط کریں یا ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھیں، یا آپ یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ وہ سبھی ذمہ دار ہیں۔ الزام تراشی کے اس کی کھیل کی اجازت دینے میں خطرہ یہ ہے کہ ذمہ داری منتشر ہو جاتی ہے اور آخر میں صرف چند قربانی کے بکروں کو سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا معلومات اور طریقہ کار کی سمجھ کے ساتھ تیار رہیے تاکہ الزام صحیح فرد پر لگایا جائے۔

اور پھر یہ نقطہ نظر ہے کہ کام ایسے ہی ہوتا ہے: ایسا کرنے میں کوئی بُرائی نہیں ہے کیونکہ مجموعی طور پر کسی کو نقصان نہیں پہنچا ہے، اور اس قدر سُرخِ فیتے کی وجہ سے وقت ہی ضائع ہوتا ہے اور لاحقہ رحمت ہوتی ہے۔ یا ہو سکتا ہے، نقطہ نظر یہ ہو کہ یہ کام ہمیشہ ایسے ہی ہوتا ہے، اور یہ ٹھیک ہے۔ بد عنوانی سے متعلق ایک زاویہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ عام سی بات ہے۔ یہ معاملے کو دیکھنے کا ایک طریقہ ہے، جسے سنجیدگی سے کم ہی دیکھا جاتا ہے۔ آپ کا مختلف نقطہ نظر—مختلف فریم—یہ ہے کہ غلط اسٹیٹمنٹ پر دستخط کرنا غلط ہے۔ آپ کو ثبوت اور دلائل کے ساتھ اس نقطہ نظر کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا ہو گا کہ ”ہمارے اقدامات ٹھیک ہیں۔“



آسٹریلیا کی عدالتِ عالیہ (ہائی کورٹ)

تشریحات سے متعلق یہ جدوجہد واقعات کی منشا کے بارے میں ہے۔ درحقیقت کیا ہوا؟ اس کی کتنی اہمیت ہے؟ کیا یہ عمومی رویہ ہے یا بد عنوانی؟ آپ کو ایسے لوگوں کا سامنا کرنے کے لیے بھی تیار رہنا ہو گا جو آپ کے نقطہ نظر سے بالکل مختلف معلومات اور رائے پیش کریں گے، اور جو تاثر بدلنے اور مسح کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنے تئیں تشریح کریں گے۔

سرکاری چینل

سرکاری چینل اشتعال کو ٹھنڈا کرنے کا کام کرتے ہیں۔ تو ان کے لیے کیسے تیار ہوا جائے؟ اگر آپ—نقصانات کے باوجود—رسمی شکایت درج کروانے یا عدالتی کارروائی شروع کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو زیادہ اُمید افزا طریقے پہلے ہی تلاش کر لیجیے۔ بعض اوقات کئی سرکاری چینلوں کے انتخاب کی سہولت موجود ہوتی ہے: مثال کے طور پر، ادارے میں شکایات کا طریقہ کار، محتسب، آڈیٹر جنرل، اینٹی کرپشن کمیشن، سیاست دان یا مختلف قسم کی عدالتیں۔ بظاہر واضح

اور متعلقہ نظر آنے والے طریقے کو اپنانے سے پہلے، اس کے بارے میں معلوم کیجیے۔ کیا کسی اور نے بھی یہی طریقہ استعمال کیا تھا؟ اس میں کتنا عرصہ لگا؟ اس میں کتنا خرچ آیا؟ کیا وہ کامیاب ہوئے؟

وسل بلورز اپنے کیس کو زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں اور اکثر انہیں اپنے درست ہونے پر پختہ یقین ہوتا ہے۔ تو وہ سوچتے ہیں، ”ظاہر ہے کہ شکایت کے طریقہ کار یا عدالت کی طرف سے میرے حق میں فیصلہ آئے گا۔“ اس ایک وجہ کے باعث وسل بلورز سرکاری چینلوں کی واضح کمزوری کے باوجود انہی کو آزما رہے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ سرکاری چینل اس بنیاد پر کام نہیں کرتے کہ کون درست ہے، بلکہ وہ اصولوں اور رسمی طریقہ کار کی بنیاد پر کام کرتے ہیں، اور یہ چیزیں مضبوط سے مضبوط کیس کو بھی سبوتاژ کر سکتی ہیں۔ یہ محض اس بات کو دیکھتے ہیں کہ کاغذات میں کون مضبوط ہے۔

سرکاری چینلوں کے ماضی کے تجربات سے متعلق جاننے کے بعد، منصوبہ بندی میں کچھ حقیقت پسندی سے کام لیا جاسکتا ہے۔ اگر عدالت میں گزشتہ 50 میں سے محض 1 درخواست کامیاب ہوئی ہو تو آپ کے امکانات بھی یہی ہوں گے: 50 میں سے 1۔³ ان آوازوں کو مت سنیے کہ ”میرا معاملہ مختلف ہے“ کیونکہ یہ آپ کو تباہی کے راستے پر لے جائیں گی۔

اگر گزشتہ تجربے سے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہ ہو تو؟ ایسی صورت میں اپنے ارد گرد سے جاننے کی کوشش کیجیے کہ کیا کسی اور نے یہی چیز آزمائی ہے۔ حتیٰ کہ محض ایک یا دو گزشتہ واقعات بھی کچھ نہ ہونے سے تو بہتر ہی ہیں۔

اگر آپ سرکاری چینل کی طرف جانے کا فیصلہ کرتے ہیں تو اس بات سے خبردار رہیے کہ آپ کے مخالفین کیا کریں گے؟ وہ اس عمل کو سست کرنے، ہر ممکن حد تک تمام چیزوں کو خفیہ رکھنے، ہر چیز کو زیادہ سے ٹیکنیکل اور قاعدے کے مطابق بنانے، اور آپ کے اخراجات بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ آپ فوری، مرکزی، اور آزادانہ طریقہ کار کی امید کر رہے ہیں۔ کاش کہ ایسا ہی ہو، کیونکہ تمام تر دباؤ تو دوسری سمت ہی میں ہو گا۔ ایک طویل سفر کے لیے تیار

³ بعض عدالتوں میں، یہ حقیقی اعداد و شمار کے قریب ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ میں، جو وسل بلورز قانون سازی کا طویل تجربہ رکھتا ہے، ”1994ء اور ستمبر 2002ء کی ترمیم کے درمیانی عرصے میں، وفاقی عدالت برائے ایٹل میں، جو انتظامی فیصلوں کے عدالتی نظریاتی کا حتمی اختیار رکھتی ہے، وسل بلورز میرٹ کی بنیاد پر 75 میں سے 74 کیس ہار گئے۔“ نام ڈیوائس، ”Whistleblowing in the United States: The Gap between Vision and Lessons Learned“ مشمولہ: *World: Law, Culture and Practice*، ایڈیٹر: رچرڈ کیلنڈ اور گائی ڈیوین (کیپ ٹاؤن: اوپن ڈیویو کریسی ایڈوائس سینٹر، لندن: پبلک کنسرن ایٹ ڈرک، 2004ء)، صفحہ 74-100، صفحہ 83-84 پر۔

رہیے۔ اپنی مالی صورت حال، اپنے تعلقات اور اپنے حامیوں کا جائزہ لیجیے۔ کیا آپ مہینوں یا برسوں تک برداشت کر سکتے ہیں۔ اگر آپ عدالت تک جاتے ہیں تو آپ کئی برسوں تک ایپیلوں اور طریقہ کار کے چکر میں پھنسے رہنے کے لیے تیار ہیں؟

اس کی بجائے آپ سرکاری چینلوں سے گریز کرنے اور کوئی مہم شروع کرنے کا فیصلہ بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے بھی منصوبہ بندی کی ضرورت ہوگی۔ یہ ایک بالکل علیحدہ موضوع ہے۔ اس میں اپنے تجربات کی داستان لکھنا، معاون ثبوت اکٹھے کرنا، بولنے کے لیے تیار رہنا، اتحادی تلاش کرنا، معلومات فراہم کرنا، میڈیا کے ساتھ رابطہ کرنا، اور دیگر بہت کچھ شامل ہوتا ہے۔⁴

دھمکیاں

جب آپ بدعنوانی کے بارے میں بات کرنے جیسا کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو آپ کو انتقامی کارروائی کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ حیران ہونے یا توازن کھونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ، بس تیار رہیے۔ مصیبت کے سامنے ”چلک دار“ رہنے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے، اس بارے میں پڑھیے۔⁵

آپ کو اپنے گھر والوں اور قریبی دوستوں کو ممکنہ صورت حال سے آگاہ کر دینا چاہیے، کم از کم ایسی صورت میں جب یہ معلومات انھیں بہت زیادہ پریشانی میں مبتلا نہ کر دے۔ اگر وہ تیار ہوں گے تو وہ زیادہ موثر طریقے سے آپ کا ساتھ دے سکیں گے۔

اگر بعض انتقامی کارروائیوں کا نتیجہ مالی اعتبار سے نکلے، مثال کے طور پر آپ کی ملازمت جاسکتی ہو یا آپ پر مقدمہ ہو سکتا ہو تو اس خطرے کو کم کرنے کے لیے پیشگی اقدام کیجیے۔ یعنی قرض چکانا، اخراجات کم کرنا، دوسری ملازمت ڈھونڈنا، یا اثاثہ جات دوسروں کو منتقل کر دینا۔

⁴ برائن مارٹن، *The Whistleblower's Handbook: How to Be an Effective Resister* (چارلبری، یو کے):

جان کارپینٹر، 1999ء، <http://www.bmartin.cc/pubs/99wh.html>۔

⁵ سالوائو آر میڈی اور ڈیورہ ایم خوشابہ، *Resilience at Work: How to Succeed o Matter what Life*،

Throws at You (نیویارک: امیکوم، 2005ء)؛ امینڈار پلے، *The Unthinkable: Who Survives When*

Disaster Strikes— and Why (نیویارک: تھری ریپورز پریس، 2009ء)۔

اگر کوئی جسمانی خطرہ، جیسے حملے کا امکان موجود ہو تو آپ کو اپنی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے۔ حفاظت کیسے کی جائے، اس کا انحصار حالات پر ہے۔ ہو سکتا ہے، آپ کو کچھ مقامات پر جانے سے گریز کرنا پڑے، ڈرائیو کرنے سے پہلے اپنی کار چیک کرنی پڑے، شہر چھوڑ کر جانا پڑے، حتیٰ کہ ایک نئی شناخت بھی اپنانی پڑ سکتی ہے۔

دھمکیوں سے نمٹنے کا ایک انتہائی طاقت ور طریقہ اسے دستاویزی شکل دے کر بے نقاب کرنا ہے۔ یہ اس لیے کہ بہت سے لوگ دھمکیوں کو غلط تصور کرتے ہیں اور اگر انھیں یقین ہو کہ آپ پر حملہ ہو رہا ہے تو وہ آپ کی زیادہ حمایت کریں گے۔ لہذا معلومات اکٹھی کرنے کے تمام عمومی طریقے استعمال کرنے کے لیے تیار رہیے، لیکن اس بار انتقامی کارروائیوں سے پہلے۔ اس میں ای میل اور دستخط شدہ اسٹیٹمنٹ اکٹھے کرنا، بات چیت ریکارڈ کرنا یا تصاویر لینا شامل ہو سکتا ہے۔ اس میں آپ کی گرفتاری کی صورت میں ہنگامی منصوبے تیار رکھنا بھی شامل ہے، تاکہ آپ کی طرف سے دوسرے لوگ کارروائی کر سکیں۔⁶



ہو سکتا ہے کہ ان احتیاطی تدابیر کی ضرورت نہ ہو اور دوسرے لوگ سمجھیں کہ آپ وسوسوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ لیکن حملے کے لیے تیار رہنا عقلمندی ہے، خواہ ’جو ہو گا دیکھا جائے گا‘ کی حکمت عملی زیادہ بہادرانہ لگتی ہو۔ بدترین حالات کے لیے تیار ہونے کی صورت میں آپ زیادہ پُر اعتماد اور اقدامات کے قابل ہوں گے: آپ کو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

⁶ اورانا اسمیلیانک، "New Tactics، "Plan B: Using Secondary Protests to Undermin Repression"

اگر آپ اچھی طرح تیار ہوں اور مکالمین کو اندازہ ہو جائے کہ اُن کا حملہ بے نقاب ہو جائے گا اور شاید بیک فائر کر جائے تو درحقیقت اُن کی جانب سے حملے کا امکان کم ہو جائے گا۔ لہذا اکثر یہ بہتر ہوتا ہے کہ دوسروں کو جتادیا جائے کہ آپ تیار ہیں۔

پولیس تشدد

آپ ایک جہلوس کی تیاری کر رہے ہیں اور پولیس تشدد کے امکان کے بارے میں منکر مند ہیں۔

یہ عوامی احتجاج پر حملے کی مثال ہے۔ یہ حملے مخالفین (مخالف مظاہرین)، محتاط لوگوں یا کرائے کے غنڈوں کی جانب سے بھی ہو سکتے ہیں۔

پردہ پوشی

جب پولیس مظاہرین کے خلاف طاقت کا استعمال کرتی ہے تو وہ شاذ و نادر ہی چاہتے ہیں کہ انھیں ایسا کرتے ہوئے دیکھنے کے لیے کوئی گواہ موجود ہو۔ اگر ان کا عمل ظالمانہ ہو تو گواہوں کو بُرا محسوس ہو گا۔ ظاہر ہے، یہ نا انصافی کی کلاسیک قسم ہے: ایک شخص دوسرے شخص کو بلا جو ازار رہا ہے اور دوسرا مزاحمت بھی نہیں کر رہا۔

لہذا یہ تو واضح ہے کہ پولیس اور اس کے اتحادی کوشش کریں گے کہ پولیس کا ظلم — خصوصاً آزاد ناظرین کی — نظروں میں نہ آئے۔ وہ ایسا کس طرح کر سکتے ہیں؟

ایک طریقہ یہ ہے کہ مظاہرین کو اس وقت مار کر بھگا دیا جائے، جب انھیں لگے کہ کوئی انھیں دیکھ نہیں رہا ہو گا یا ظلم کی ریکارڈنگ نہیں کر رہا ہو گا۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے کیمرے ہیں۔ پولیس یہ بات جانتی ہے، اس لیے وہ کیمروں کو ضبط کرنے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس سے بچنے کے لیے، بہت سے مظاہرین کے پاس کیمرے ہونے چاہئیں۔ آڈیو ریکارڈنگ بھی ایک طریقہ ہے جس سے پولیس کی باتیں ریکارڈ کی جاسکتی ہیں۔

آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ پہلا مرحلہ ہے۔ اگلا قدم اس مواد کو، اعتبار کے ساتھ، عوام تک پہنچانا ہے۔ ویڈیو یوٹیوب پر اپلوڈ کی جاسکتی ہیں؛ اُن کی وضاحت کیے جانے کی ضرورت ہوگی تاکہ واقعات سمجھ آسکیں۔ اس کے بعد لوگوں کو یوٹیوب کے مواد سے متعلق اطلاع دینی ہوگی۔

ریکارڈنگ اور معلومات عام کرنے کی ٹیکنالوجی مسلسل بدل رہی ہے۔ تکنیکی تفصیلات اہمیت رکھتی ہیں اور پردہ پوشی کے چیلنج کے اہم عناصر کی روشنی میں ان کا جائزہ لیا جانا چاہیے:

- معلومات اکٹھی کریں
- معلومات عوام تک پہنچائیں
- اسے قابل اعتماد بنائیں

معلومات کو معتبر بنانے کے لیے کسی معزز صحافی یا مبصر کو شامل کیا جاسکتا ہے، اچھی کوالٹی کی تصاویر اکٹھی کر کے انہیں ایک متاثر کن بیانیہ کی صورت میں ڈھالا جاسکتا ہے، اور اثر و رسوخ رکھنے والے اداروں کے ذریعے معلومات کو تقسیم کیا جاسکتا ہے۔



برقی جھکے کا ڈنڈا۔ حکومتیں اور کمپنیاں تشدد کے لیے آلات فروخت اور استعمال کرتی ہیں اور عوامی اشتعال کو کم کرنے کے لیے مختلف طریقوں کا سہارا لیتی ہیں۔

بعض اوقات تصاویر کچھ زیادہ ظاہر نہیں کرتیں۔ پولیس کے پاس ایسے طریقے ہیں کہ وہ بظاہر بڑے نظر آئے بغیر مظاہرین کو نقصان پہنچا سکتے ہیں، مثال کے طور پر، مسلسل تکلیف پہنچانا، آنکھوں میں مریچوں کا اسپرے کرنا، اور برقی جھکوں کے ڈنڈے استعمال کرنا۔ اس قسم کے طریقوں کو بے نقاب کرنے کے لیے، آپ کو یہ سوچنا ہو گا کہ ناظرین

کے لیے قابل اعتبار کیا ہے۔ ہو سکتا ہے، بہت سے مظاہرین اپنے تجربات کے بارے میں بتائیں تو یہ موثر ثابت ہو۔ کوئی طبی ماہر ان استعمال کردہ طریقوں کے اثرات کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے۔

کبھی کبھار، پولیس ہی میں سے کوئی فرد بات کرنے کے لیے تیار ہو سکتا ہے۔ لیکن ایسا کرنے کا نتیجہ اس کے کیریئر کے خاتمے کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ ایک اور راستہ پولیس میں سے معلومات افشا کرنا ہے، مثال کے طور پر پولیس کے منصوبوں کے نوٹس یا تفتیشی عمل کی ریکارڈنگ۔ اگر مظاہرین پولیس میں اپنا آدمی داخل کر سکیں تو یہ زیادتی کو بے نقاب کرنے کا طاقت ور طریقہ ہے۔ اگر پولیس کو شک ہو جائے کہ اس کا کوئی رکن معلومات فاش کر رہا ہے تو وہ اپنی طرف سے مزید محتاط ہو جائیں گے۔ لیکن اس کا نتیجہ ممکنہ خبری کی تلاش شروع کیے جانے کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے۔

پولیس میں موجود خبری کی تلاش کا موضوع ہمارے اصل موضوع، یعنی پولیس کے مظالم کی پردہ پوشی اور اس کا مقابلہ کرنے کے طریقوں سے بالکل مختلف موضوع محسوس ہوتا ہے۔ یہاں بنیادی نکتہ مقابلے کے لیے کون سی مخصوص تدابیر کا انتخاب نہیں، بلکہ ان کے بارے میں سوچنے کا عمل ہے۔ آپ سوچنے کا آغاز اس نکتے سے کرتے ہیں کہ پولیس کیا کر سکتی ہے۔ مثلاً مظاہرین پر تشدد اور فرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے ظلم کو عوام سے چھپانے کی کوشش کریں گے۔ پھر آپ اس ظلم کو بے نقاب کرنے کے طریقوں اور آپ کو بے نقاب کرنے سے روکنے کے لیے پولیس کے ممکنہ اقدامات کے بارے میں سوچنا شروع کرتے ہیں۔ آپ کو تخلیقی صلاحیتیں استعمال کرتے ہوئے سوچنے کی ضرورت ہے۔ ایسا کوئی جواب نہیں جو ہمیشہ کام کرے، کیونکہ پولیس آپ کے اقدامات سے سیکھے گی اور آپ پولیس کے اقدامات سے۔

قدر گھٹانا

اگر لوگ سوچیں کہ مظاہرین کم درجے کے لوگ ہیں تو پولیس باسانی اپنے ظلم کے نتائج سے بچ سکتی ہے۔ زیادہ تر لوگوں کے نزدیک، مجرم، دہشت گرد یا عجیب و غریب انداز سے پیش آنے والے بظاہر بدنام مظاہرین کو نقصان پہنچانا معاشرے کے کسی معزز فرد کو نقصان پہنچانے جتنا بڑا نہیں ہوتا۔

اس لیے، توقع کی جاسکتی ہے کہ پولیس اور اس کے حمایتی یا مظاہرین کے مخالفین قدر گھٹانے کی تکنیک استعمال کریں گے۔ وہ لیبل چسپاں کریں گے: وہ مظاہرین کو ”جوم“، ”گھٹیا“، ”کراے کا مجمع“ یا ”دہشت گرد“ پکاریں گے۔

غیر ہمدرد فوٹو گرافرز مظاہرین کو ممکنہ بدترین انداز میں دکھائیں گے، مثال کے طور پر کم روایتی مظاہرین کی ناگوار انداز میں تصاویر۔ وہ مظاہرین کے پُر تشدد ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ وہ مختلف معلومات—مثلاً گزشتہ جرائم، بُرے رویے، رقوم کے غلط استعمال، اندرونی رشتہ کشی یا نسل پرستانہ بیانات—کھوجیں گے، اور اسے مظاہرین کی ساکھ خراب کرنے کے لیے استعمال کریں گے۔ اس میں سے بعض معلومات گمراہ کن یا من گھڑت بھی ہو سکتی ہے۔ اس کا مقصد مظاہرین کو بدنام کرنا ہوتا ہے۔

قدر گھٹانے کی تدابیر سے نمٹنے کی تیاری کے لیے، کئی عوامل زیرِ غور لانے چاہئیں:

- ظاہری حلیہ
- شرکا
- رویہ
- ساکھ
- وابستگی

بہت سے مبصرین مظاہرین کے ظاہری حلیے کی بنیاد پر ان کے بارے میں رائے قائم کرتے ہیں، اگرچہ منطقی اعتبار سے، مظاہرین کے مقصد کی ساکھ کے ساتھ اس کا کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیے۔ لباس میں بے پروائی یا غیر روایتی لباس ساکھ کو متاثر کر سکتا ہے۔ لہذا بغور سوچئے کہ آپ کیسی تصویر دینا چاہتے ہیں۔ کیا یہ ذمہ دار شہری ہونے کا معاملہ ہے؟ آپ بڑی تعداد میں شرکا کی حوصلہ افزائی کے لیے عام لباس کو ترجیح دے سکتے ہیں۔ بلند اسٹیٹس ظاہر کرنے کے لیے، رسمی لباس ایک متبادل ہے۔ یا ہر شخص ایک جیسے رنگ کے کپڑے پہن سکتا ہے۔ یا پیشہ دارانہ گروہ، جیسے کہ نرس یا کھیلوں کی ٹیم، اپنا پونیا فرم پہن سکتے ہیں۔

اگر شرکا کا اسٹیٹس بلند ہو تو ان کی قدر گھٹانے کی کوشش مشکل ہو جاتی ہے۔ لہذا اس بارے میں ضرور سوچنا چاہیے کہ کون شامل ہو سکتا ہے۔ بڑی عمر کے افراد تجربے اور بزرگی کی سند دے سکتے ہیں۔ نمایاں افراد—سیاست دان، فن کار، میڈیا کی شخصیات—گلیمر شامل کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے، بعض مظاہرین صحافی، وکیل، ڈاکٹر، یا مذہبی پیشوا ہونے کی حیثیت سے اپنی ساکھ رکھتے ہوں۔ اگر اچھی ساکھ رکھنے والے افراد پولیس کے ظلم کا نشانہ بنتے ہیں تو ان کے اپنے بیانات مظاہرین کی توثیق میں، خصوصاً ان پر بھروسا کرنے والے عوام کے درمیان، مدد کریں گے۔

مظاہرین کا رویہ بہت بڑا فرق پیدا کر سکتا ہے۔ اگر مظاہرین بُرے لگا رہے ہوں اور کٹے لہر رہے ہوں تو اُن کے ناراض اور جارحانہ ہونے کا تاثر جاتا ہے، یوں انھیں پُر تشدد شکل میں پیش کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس، اگر مظاہرین شائستہ ہوں، ترنم کے ساتھ گنگنارہے ہوں یا لطف اندوز ہو رہے ہوں تو اُن کے مثبت اور خوش ہونے کا تاثر ملتا ہے، اور اس تاثر کو زائل کرنا مشکل ہوتا ہے۔



حتیٰ کہ اگر صرف چند مظاہرین بھی ایسے رویے کا مظاہرہ کریں جسے بدنام کیا جاسکتا ہو۔ مثلاً گالیاں دیں، نامناسب اشارے کریں، پتھر پھینکیں یا مخالفین پر حملہ کریں۔ تو اسے پورے گروہ کی ساکھ خراب کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ میڈیا اکثر انتہائی پُر تشدد یا اشتعال انگیز کارروائیوں پر توجہ دیتا ہے اور چند لمحوں کے تصادم کو خبر کے لائق سمجھتا ہے جبکہ کئی گھنٹے کے پُر امن رویے کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے ساکھ خراب کرنے والے تاثر سے بچنے کے لیے، مظاہرین کو جوش میں آنے اور ایسے رویے سے بچنے کی تیاری کرنی ہوگی جسے منفی انداز میں پیش کیا جاسکے۔ پولیس جانتی ہے کہ مظاہرین کا تشدد مظاہرین کے لیے بُرا ہے، اور طعنے کسنے یا بُرا برتاؤ کرنے کے ذریعے مظاہرین کو آسانے کی کوشش کر سکتی ہے تاکہ کچھ مظاہرین اپنا ضبط کھو بیٹھیں اور پلٹ کر حملہ کریں۔ ایسی صورت میں پولیس تشدد کی توجیہ دینا بہت آسان ہو جاتا ہے اور اسے مظاہرین کے تشدد کا ردِ عمل قرار دیا جاتا ہے۔

بعض پولیس فورس مظاہرین کو بھڑکانے کی کوششوں میں آگے چلی جاتی ہیں۔ وہ فتنہ انگیز جاسوسوں کا استعمال کر سکتے ہیں، جو پولیس کے ایجنٹ یا چٹھو ہوتے ہیں، اور خود کو مظاہرین میں شامل ظاہر کرتے ہیں اور ایسی حرکتیں کرتے ہیں، جس سے مظاہرے کو بدنام کیا جاسکے۔ یہ فتنہ انگیز بعض اوقات تشدد کے فروغ میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں،

اینٹیں پھیلتے ہیں یا دھماکا خیز مواد تیار کرنے کے لیے سامان خریدنے کا انتظام کرتے ہیں۔ یہ پوشیدہ فتنہ پرداز افراد تشدد کے استعمال پر دوسروں کو قائل کرنے یا اکسانے کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی حقیقت سے بے خبر مظاہرین سمجھتے ہیں کہ انھوں نے تشدد کا فیصلہ خود کیا ہے، جبکہ یہ جاسوس پس منظر میں رہتے ہیں، یا منظر سے غائب بھی ہو سکتے ہیں۔

فتنہ انگیز جاسوسوں کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ پولیس بعض اوقات خود چاہتی ہے کہ مظاہرین زیادہ جارحانہ انداز اپنائیں۔ اس کی وجہ تاثر ہے: جب مظاہرین تشدد کا استعمال کرتے ہیں تو، بہت سے مبصرین یہ مان لیتے ہیں کہ مظاہرین کا مقصد جارحیت اور نقصان پہنچانا تھا: مبصرین استعمال کردہ طریقوں کو دیکھتے ہیں اور فرض کرتے ہیں کہ مقصد بھی اُنھی طریقوں جیسا ہو گا۔ مظاہرین ماحولیاتی مسائل یا انسانی حقوق سے متعلق فکر مند ہو سکتے ہیں، لیکن اگر وہ تشدد کا استعمال کرتے ہیں تو ان کے تاثر کے باعث ان کا پیغام زائل ہو سکتا ہے۔ اس کے پیچھے موجود نظریے کو استدلالِ مطابقت کا نظریہ (correspondent inference theory) کہا جاتا ہے: مبصرین اقدامات کی روشنی میں اس سے مطابقت رکھتا ہوا مقصد فرض کر لیتے ہیں۔⁷ اپنے مقصد سے ہم آہنگی رکھنے والا رویہ اپنانے کے لیے یہ ایک اچھی دلیل ہے۔

قدر گھٹانے کی کوششوں میں آپ کی ساکھ، کچھ حد تک، آپ کی حفاظت کر سکتی ہے۔ اگر مظاہرے کا انتظام کرنے والا گروہ ذمہ دار، نیک نام، قابل پیش گوئی اور با اصول کی حیثیت سے پہچان رکھتا ہے تو اس گروہ کے بارے میں نفرت انگیز اور مجرمانہ ہونے کے دعووں پر بھروسہ نہیں کیا جاسکے گا۔ درحقیقت، اگر آپ کی ساکھ بہت اچھی ہوئی تو قدر گھٹانے کی کوششیں اس قدر واضح طور پر غلط دکھائی دے سکتی ہیں کہ حملہ آوروں کی ساکھ ہی متاثر کر دیں۔

اگلا سوال یہ ہے کہ ساکھ کیسے بنائی جائے۔ یہ آسان نہیں۔ حتیٰ کہ اگر مظاہروں میں فلمی ستارے اور نوبیل انعام یافتگان بھی شامل ہوں تو انھیں بھی منتظمین کے دھوکے میں آنے والوں کے طور پر حملے کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ اکثر، اچھی ساکھ ایسے لوگوں کی شمولیت سے قائم ہوتی ہے جنہیں معاشرے میں ذاتی سطح پر جانا جاتا ہو۔ اگر شرکاء میں آپ کے پڑوسی، خاندانی معالجین، اسکول اساتذہ اور کمیونٹی ورکرز شامل ہوں۔ یعنی ایسے افراد جنہیں لوگ ذاتی طور پر

⁷ میکس ابراہمز، "Why terrorism does not work"، *International Security*، جلد 31، شماره 2، خزاں 2006ء،

جانتے ہوں اور اُن کی عزت کرتے ہوں۔ تو امکان یہی ہے کہ مظاہرے سے متعلق اُن کی رائے کو ناقدین کے دعووں پر ترجیح دی جائے گی۔

ساکھ قائم کرنا ایک مسلسل چیلنج ہے۔ اور بلاشبہ اس کے لیے کوشش کی جانی چاہیے۔

قدر گھٹانے کی کوششوں کی مزاحمت کا ایک اور طریقہ عہد کرنا ہے۔ اگر منتظمین کہیں کہ ہر شخص کو غیر متشدد رہنا ہوگا، یا پہلے عدم تشدد پر مبنی ورکشاپس میں شرکت کرنی ہوگی تو اس طرح مظاہرے کی بہتر ساکھ میں اضافہ ہوگا۔ عہد مفید ثابت ہوتے ہیں، لیکن اُن کے قابل اعتبار ہونے کے لیے اُن کا رویے سے مطابقت رکھنا ضروری ہے۔

تشریح نو

آپ کہتے ہیں کہ پولیس نے بھیانک سلوک کیا اور مظاہرین ہر طرح زخمی ہوئے۔ پولیس اور سیاست دان کہتے ہیں کہ پولیس نے کسی کو نہیں مارا، مظاہرین نے تشدد کیا، مظاہرین کے زخم معمولی ہیں، مظاہرین کی شکایات بے بنیاد ہیں، چند سرکش پولیس والے زخموں کے ذمہ دار ہیں، پولیس تو محض اپنا فرض انجام دے رہی تھی، اور امن وامان ہر حال میں قائم رکھا جانا چاہیے۔

اگر پولیس مظاہرین پر حملہ کرتی ہے تو آپ اس قسم کے جھوٹ، جواز اور توجیہات کی توقع کر سکتے ہیں۔ پولیس واقعات کے بارے میں جھوٹ بولے گی، اُن کی اہمیت کو گھٹائے گی، دوسروں (مظاہرین، سرکش پولیس والوں، سیاست دانوں) یا کسی بھی آسان شکار کو الزام دے گی اور واقعات کو اپنے نقطہ نظر سے دیکھے گی۔ اگر آپ اس قسم کی تشریح نو کی پیش گوئی کر سکتے ہیں تو آپ ان کے مقابلے کے لیے پیشگی منصوبہ بندی بھی کر سکتے ہیں۔

جھوٹ۔ اگر پولیس واقعات کے بارے میں جھوٹ بولتی ہے تو جھوٹ بے نقاب کرنے کے لیے آپ کے پاس مضبوط ثبوت ہونے چاہئیں۔ طریقہ کار دیکھا جائے تو جھوٹ بولنا پر وہ پوشی کی مانند ہے۔ پردہ پوشی سے مراد سچ چھپانا ہے، بالفاظ دیگر، ادھوری بات بنا کر جھوٹ بولنا۔ یہ دھوکا دہی کی ایک قسم ہے۔ جھوٹ بولنے سے مراد غلط بات بتانا ہے۔ ایسا ہر وقت ہوتا ہے۔ لہذا جو تیاریاں پردہ پوشی سے نمٹنے کے لیے کی جاتی ہیں، اس معاملے میں بھی اُنھی کے ساتھ تیار رہیے، کہ لوگوں کو حقیقی واقعات سے آگاہ کرنے کے کون سے طریقے ہو سکتے ہیں۔



پولیس تقریباً ہمیشہ یقین رکھتی ہے کہ اسے اکٹھے رہنا چاہیے۔ پولیس کی جانب سے کسی دوسری پولیس کے غلط سلوک کی اطلاع دیا جانا پولیس کی نظر میں انتہائی گری ہوئی حرکت تصور کی جاتی ہے۔ پولیس کے درمیان ”خاموشی کا ضابطہ“ موجود ہوتا ہے: یہ اصول کہ کبھی کسی دوسرے پولیس کے خلاف مخبر نہ بنو۔ یعنی دوسرے پولیس والوں کی جانب سے جھوٹ بولنا ٹھیک ہے۔⁸

تحقیف۔ حملے کے مرتکب اکثر سوچتے ہیں کہ انھوں نے متاثرہ افراد کے ساتھ ایسی کوئی بڑی حرکت نہیں کی، جتنا وہ سوچ رہے ہیں۔⁹ یہ ایک شعوری دھوکا۔ ایک جھوٹ۔ ہو سکتا ہے، لیکن ممکن ہے کہ وہ دوسرے فریق کے نقطہ نظر سے چیزیں دیکھنے کی واقعی صلاحیت نہ رکھتے ہوں یا ان کے زاویہ نظر میں واقعی اختلاف پایا جاتا ہو۔ جب پولیس زیر کرنے کے لیے طاقت کا استعمال کرتی ہے یا کسی کو گرفتار کرتی ہے تو وہ اپنے اس عمل کے نتیجے میں درد یا

⁸ مائیکل ڈبلیو کون، *Walking with the Devil: The Police Code of Silence* (نیا یورک: کونن اینڈ ایسوسی ایٹس، 2005ء)۔

⁹ روائے ایف باؤیسٹر، *Evil: Inside Human Violence and Cruelty* (نیویارک: فریمین، 1997ء)۔

نقصان کے بارے میں زیادہ نہیں سوچتے، جبکہ جنھیں مغلوب یا گرفتار کیا جاتا ہے، وہ اس کی شدت سے آگاہ ہوتے ہیں، اور بعض اوقات یہ احساس اس کے بعد ایک طویل عرصے تک برقرار رہتا ہے۔ چنانچہ مخالف فریق کے نقطہ نظر کے مقابلے میں پولیس، اپنے اقدامات کی وضاحت میں، اپنی کارروائی کے اثرات تخفیف کر کے بیان کر سکتی ہے۔

کارروائی کے اثرات سے متعلق شواہد اکٹھا کرنے کی تیاری کر کے تخفیف کی زبان کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس میں کیمرے، گواہان، متاثرین کے بیانات، تصاویر، پٹی اہل کاروں کی شہادتیں شامل ہیں۔ جو تیاری پردہ پوشی سے نمٹنے کے لیے مفید ہو، وہی یہاں بھی کام آئے گی۔

الزام تراشی۔ اگر پولیس کے حملے بے نقاب ہو جائیں اور منفی شہرت پولیس کو نقصان پہنچانا شروع ہو جائے تو اس کی جانب سے الزام تراشی کا آغاز ہو سکتا ہے۔ ملوث افراد کہیں گے کہ کوئی اور ذمہ دار تھا؛ پولیس اپنے کمانڈرز یا سیاست دانوں کو الزام دے سکتی ہے؛ پولیس چیف چند 'سرکش' یا 'مالی بھیتروں' کو الزام دے سکتے ہیں۔

آپ الزام تراشی کے لیے کیسے تیار ہوں؟ اس کا بڑا انحصار حالات اور آپ کے اہداف پر ہے۔ تصاویر لے کر، نام جمع کر کے اور افراد کو بے نقاب کر کے طاقت کا ناجائز استعمال کرنے والی پولیس کے بارے میں ثبوت اکٹھے کرنا آسان ہے۔ البتہ، جب پولیس احکامات بجالا رہی ہو تو کچھ ذمہ داری کمانڈرز یا سیاست دانوں پر عائد ہوتی ہے۔ عموماً اس کے بارے میں ثبوت اکٹھے کرنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ اگر آپ پولیس کے اراکین سے واقفیت بڑھا سکیں تو آپ اندرونی خبریں یا حتیٰ کہ دستاویزات، جیسے ای میلز وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں، جن سے اعلیٰ عہدے دار ذمہ دار ثابت ہوتے ہوں۔

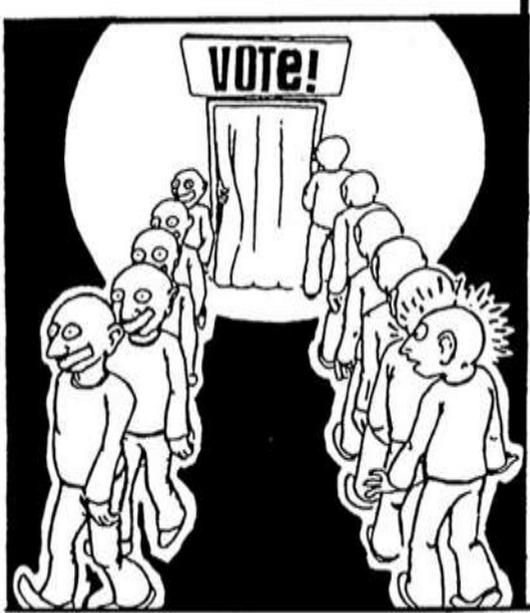
پولیس کی کارروائی کا ذمہ دار کون تھا، اس کے بارے میں آپ کو پیشگی جس قدر زیادہ معلومات ہوگی، آپ پولیس کے ظلم کے بعد الزام تراشی کی تدابیر کے لیے اتنا ہی زیادہ تیار ہو سکیں گے۔ کیا اس کے ذریعے پیشگی کوئی فرق پڑ سکتا ہے؟ ایک امکان تو یہ ہے کہ پولیس کی کارروائی کے ذمہ داروں کے بارے میں پولیس، اور دیگر لوگوں کو آگاہ کر دیا جائے۔ اس طرح، وہ جان جائیں گے کہ آپ الزام تراشی کی حرکتوں کا مقابلہ کرنا جانتے ہیں۔

فرہنگ۔ پولیس واقعات کو اپنے تصوراتی فریم ورک کا استعمال کرتے ہوئے بیان کرے گی۔ اس سے مراد تصورات کا وہ مجموعہ ہے جو وہ دنیا کو سمجھانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ پولیس خصوصی طور پر یہ یقین رکھتی ہے کہ وہ معاشرے کے لیے قابل قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ اس کی نظر میں سرکش احتجاج—یا سرے سے کوئی بھی

احتجاج— معاشرتی نظام کے لیے خطرہ ہو سکتا ہے۔ اسے لگتا ہو گا کہ اسے قانون نافذ لازمی کرنا ہو گا۔ اس کے نزدیک مظاہرین دشمن، یاد دشمن کے ایجنٹ ہو سکتے ہیں، جنہیں اُن کے طرزِ عمل پر سزا دی جانی چاہیے۔

جب پولیس مظاہرین کو مارتی ہے تو وہ اسے مظاہرین سے مختلف نظر سے دیکھتی ہے۔ پولیس اسے احکامات اور معیاری ضابطہ کار کے مطابق، اپنی ملازمت کی ادائیگی کے طور پر دیکھتی ہے۔ جب اسے چیلنج کیا جاتا ہے تو وہ اسے ظلم کی بجائے اپنے فرائض کی ادائیگی سمجھتے ہیں۔

فریٹنگ سوچنے کا ایک طریقہ ہے اور اکثر اس کی بنیاد پر خلوص ہوتی ہے۔ فریٹنگ جھوٹ کی مانند فریبی تکنیک نہیں، بلکہ یہ ہر شخص کسی نہ کسی انداز میں کرتا ہے۔



پولیس تشدد کے امکان کے لیے تیاری کرتے وقت، آپ کو توقع رکھنی چاہیے کہ فریبوں کا تصادم پیش آئے گا، یعنی دیگر الفاظ میں واقعات کی تشریح کے طریقے پر کھینچا تانی ہوگی۔ اس بات سے آگاہ رہنا اہم ہے کہ پولیس اور اس کے حامی معاملات کو آپ سے بالکل مختلف انداز میں دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اگر آپ اُن کا زاویہ سمجھ سکیں تو آپ اسے چیلنج کرنے یا اس کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں، مثال کے طور پر اپنے نقطہ نظر کو فریم کرنے کے تخلیقی طریقے

سوچئے جو ناظرین کو متاثر کر سکیں اور پولیس کی فریٹنگ کو کمزور یا غیر متعلقہ ثابت کریں۔ ”آزادی اظہارِ رائے“، ”جمہوریت“ اور ”انسانی حقوق“ جیسے تصورات مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ آپ کا اپنا فریم پیش کرنے میں کوئی نعرہ یا تصویر بھی مددگار ہو سکتی ہے۔

مظاہرین کو اکثر لگتا ہے کہ ان کا نقطہ نظر دوسروں کے لیے بالکل واضح ہے۔ آخر، وہ مخالفین کے برعکس ہر ایک کے مفاد کے لیے احتجاج کر رہے ہیں۔ بنیادی بات اس بات کا ادراک ہے کہ آپ کا نقطہ نظر، خواہ جتنا ہی اعلیٰ ہو، دوسروں کے لیے واضح نہیں ہوتا۔ آپ کو تیار رہنا ہو گا کہ دوسرا فریق بھی اپنے نقطہ نظر پر قائل کر رہا ہو گا، اور بہت سی صورتوں میں اُسے اپنے نقطہ نظر پر صدق دل سے یقین بھی ہو گا۔ اپنے آپ کو یہ یاد دلاتے رہنا بہتر ہو گا کہ کوئی بھی بات ہر ایک پر واضح نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ ایک ظالمانہ قتل بھی اپنی کہانی خود نہیں سنا سکتا: اسے بھی کسی تشریح کی ضرورت ہوتی ہے۔

سرکاری چینل

مظاہرین اکثر سرکاری چینلوں سے متعلق متضاد رجحان رکھتے ہیں۔ اگر سرکاری چینل، جیسے کہ شکایات کا طریقہ کار، عدالتیں اور دیگر اپنا کام بخوبی کر رہے ہوں تو احتجاج کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ مثال کے طور پر، خطرناک ٹیکنالوجی کو روکنے یا ماحول کو نقصان پہنچانے والی صورت حال کے لیے، سرکاری اداروں کے سامنے محض ایک معقول مقدمہ پیش کرنے کی ضرورت ہوگی جو ضروری اقدامات کی منظوری دے، اور درست فیصلہ کیا جائے۔ البتہ، تبدیلیوں سے نمٹنے والی ایجنسیاں اور طریقہ کار اکثر کسی نہ کسی صورت میں ناقص ہوتے ہیں، جس کی وجہ یا تو اندرونی اثر و رسوخ ہوتا ہے یا اثر پذیر نظر یہ جو طاقت ور گروہوں کے مفادات پورے کرتا ہو۔

چونکہ سرکاری چینل اکثر کام نہیں کرتے تو لوگ اپنے نظریات سے آگاہ کرنے کے لیے احتجاج کرتے ہیں۔ احتجاج بیشتر اوقات سرکاری چینلوں کا رد ہوتا ہے۔

مظاہرین یا پولیس یا دونوں کی جانب سے سرکاری چینلوں کا تعاقب کیا جاسکتا ہے۔ بنیادی بات بس یہ یاد رکھنا ہے کہ سرکاری چینل عموماً عوامی اشتعال کو کم کرتے ہیں۔ بعض اوقات آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس سے حاصل ہونے والے فوائد کی خاطر یہ قربانی دی جاسکتی ہے۔ بعض اوقات، جیسے کہ گرفتاری کے بعد، آپ کے پاس اس میں شامل ہونے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ آپ جس بارے میں احتجاج کر رہے ہیں، اگر آپ کا ہدف اس سے متعلق عوامی اشتعال

میں اضافہ کرنا ہے تو آپ کو رائے عامہ کی تیاری کے حوالے سے سوچنا چاہیے: زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے وابستہ اور فعال کریں۔

سرکاری چینلوں کے حوالے سے تیاری کے لیے، مرکزی نکتہ مختلف ممکنہ پہلوؤں سے متعلق اپنے رد عمل کے بارے میں سوچنا ہے۔

• اگر پولیس تشدد کا استعمال کرتی ہے تو کیا آپ رسمی شکایت کریں گے؟ کیا آپ پولیس کو رٹ جائیں گے؟ اس قسم کے طریقے اشتعال کم کر سکتے ہیں۔ زیادہ طاقت ور منصوبہ یہ ہو گا کہ تشدد سے متعلق معلومات کو بڑے پیمانے پر عوام تک پہنچایا جائے۔

• اگر پولیس تشدد کا استعمال کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں پولیس کو بدنامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو حکومت یا پولیس بذات خود انکو آئری تشکیل دے سکتی ہے۔ انکو آئری پولیس تشدد کا معاملہ عوامی حلقے سے نکال کر۔ کہ جہاں عوامی اراکین اس معاملے پر بحث کر رہے ہوتے ہیں۔ رسمی دائرہ کار میں لے جاتی ہے جس کی بنیاد اصول و ضوابط پر ہوتی ہے۔ آپ انکو آئری کو انہیں سکتے۔ اگر انکو آئری تشکیل دی جاتی ہے تو آپ مطالبات کر سکتے ہیں۔

- انکو آئری آزادانہ ادارے کی جانب سے ہونی چاہیے۔ نہ کہ پولیس یا حکومت کی طرف سے۔
- انکو آئری آزاد ہونی چاہیے، جس کی کارروائی میڈیا اور عوامی ارکان کے لیے کھلی ہو۔

اگر انکو آئری خفیہ ہو اور پولیس کی جانب سے کی جائے تو یہ قریب قریب سفیدی پھیرنے جیسا ہو گا۔ جب کوئی جاننا نہیں ہو گا کہ کیا ہو رہا ہے تو اس کا چرچا بھی نہیں ہو گا۔ بعض لوگ نتائج سننے کا انتظار کرنا چاہیں گے۔ اس دوران اشتعال ٹھنڈا پڑ جائے گا۔

اوپن انکو آئری کی صورت میں سماعنوں کی میڈیا رپورٹ کے ذریعے مذکورہ معاملے سے متعلق توجہ برقرار رکھنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ البتہ آپ کو اسے کافی نہیں سمجھنا چاہیے کیونکہ انکو آئری پولیس کی حمایت کر سکتی ہے یا کمزور سفارشات پیش کر سکتی ہے۔ آپ کو کوشش کرنی چاہیے کہ انکو آئری کو اپنے مقصد کے لیے حمایت حاصل کرنے کے لیے استعمال کریں۔

اپنی اصل صورتِ حال پر واپس آتے ہیں: آپ احتجاج کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں اور پولیس تشدد کے لیے تیار ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر پولیس تشدد نہیں کرتی تو سرکاری چینلوں کا معاملہ سرے سے ہی نہیں اٹھے گا۔ اگر وہ تشدد کرتے ہیں تو آپ کو سرکاری چینلوں سے متعلق امکانات کے لیے تیار ہونے کی ضرورت ہوگی۔

دھمکیاں اور انعامات

اس بات کا امکان کہ پولیس مظاہرین پر حملہ کرے گی، بذاتِ خود اپنی نوعیت میں ایک دھمکی کا کام کرتا ہے، اور لوگوں کو مظاہرے میں شرکت سے خوف زدہ کر سکتا ہے۔ پھر گرفتاری اور کا امکان اور گرفتاری کے دوران اور جیل میں انفرادی ہراسانی کے امکانات ہوتے ہیں۔ اس کے بعد، پولیس مخصوص مظاہرین کو خصوصی توجہ جیسے کڑی نگرانی، ملاقاتوں اور گرفتاریوں کے لیے منتخب کر سکتی ہے۔



صنعا، یمن میں احتجاج (3 فروری 2011ء)

ایسی صورتِ حال سے حفاظت کا بہترین طریقہ بدسلوکی کو دستاویزی شکل دینے اور اسے بے نقاب کرنے کے لیے تیار رہنا ہے۔ دھمکیوں کے لیے تیاری بالکل مظاہرے میں پولیس تشدد کے لیے تیاری جیسی ہے۔ مثال کے طور پر، اگر مظاہرے کے بعد، پولیس چند کارکنوں کو نگرانی اور ہراسانی کے لیے منتخب کر لیتی ہے تو اسے بے نقاب کرنے کی

ضرورت ہے۔ ان کارکنوں کو اچھے رویے کے ساتھ پیش آنا ہوگا، کیونکہ ضبط کھوکھو کر کے جانے والے تبصرے یا حرکات ساکھ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور پولیس کارروائیوں کے جواز کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں۔

دھمکیوں کے لیے تیار رہنے کا ایک اور طریقہ لوگوں کی بڑی تعداد کو مظاہرے کے لیے قائل کرنا ہے۔ لوگ ایک گروہ کی صورت میں اقدام کرتے ہوئے محفوظ محسوس کرتے ہیں۔ پولیس چھوٹے گروہ کے مقابلے میں بڑے ہجوم پر عموماً کم ہی حملہ کرتی ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ شرکاء کو کیسے مائل کیا جائے؟ معیاری طریقے تو یہی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ تحریک میں حصہ لیں اور ایسے اقدام ترتیب دیں جو کشش رکھتے ہوں۔ اگر پولیس تشدد کا خوف بنیادی عنصر ہو تو ایسا وقت، جگہ اور انداز منتخب کرنا اہم ہے جو خطرات کم کرے، مثلاً کوئی ایسی نمایاں جگہ منتخب کی جائے جہاں احتجاج میں شرکت نہ کرنے والے بہت سے افراد بھی دیکھ رہے ہوں۔

جلوس میں شرکاء کی بڑی تعداد ہو تو اس بات کا بڑا خطرہ ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی تشدد کا استعمال کرے گا اور پولیس تشدد کا جواز فراہم کر دے گا۔ اسی لیے، دیگر قسم کے اقدامات کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے، مثال کے طور پر، لوگ ہرے کپڑے پہنے ہوئے ہوں، گیت گارہے ہوں یا سڑک پر اجنبیوں سے سلام دعا کر رہے ہوں۔ یہ سب بظاہر بے ضرر محسوس ہوتا ہے لیکن ایک جہتی کی علامت ہو سکتا ہے۔

انعامات کے ذریعے ناانسانی سے متعلق لوگوں میں کچھ کرنے کی ترغیب کو کم کیا جاسکتا ہے۔ پولیس جانتی ہے کہ اگر وہ اپنے کمانڈرز کے ساتھ وفادار رہیں گے۔ جس میں خاموشی کے ضابطے کی پابندی کرنا شامل ہے، یعنی ساتھی افسران کی جانب سے بدسلوکی سے متعلق بات نہ کی جائے۔ تو ملازمت برقرار رہنے اور ترقی حاصل کرنے کے زیادہ امکانات ہوں گے۔ بعض مظاہرین پولیس کے مخبر بن جاتے ہیں، اور اکثر اپنی کوششوں کے بدلے رقم وصول کرتے ہیں۔

انتقامی کارروائیاں

آپ کے گروہ نے ایک طاقت ور سیاست دان کی محفلت میں متانداسنہ کردار ادا کیا ہے۔ آپ انتقامی کارروائیوں کے بارے میں پریشان ہیں۔

یہ حملے کا نشانہ بننے کے عام مسئلے کی ایک مثال ہے۔ اس میں کڑی نگرانی، خفیہ طور پر ساتھ شامل ہو جانا، انوائس پھیلانا، اراکین کو ہراساں کرنا، آلات ضبط کرنا، دھمکی آمیز پیغامات بھیجنا، میڈیا میں کردار کشی کرنا، مالیاتی آڈٹس

کرنا، قوت استعمال کرنا اور دیگر طریقے شامل ہیں۔ وہ آپ کے گروہ کی ساکھ برباد کرنے، اراکین کو خوف زدہ کرنے، دفاع میں وقت اور کوشش صرف کرنے، اور اراکین و حمایتیوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے ذریعے آپ کے گروہ کو کم موثر بنانے کے لیے کام کرتے ہیں۔ تو آپ ایسی کیا تیاری کر سکتے ہیں جو حملے کو دھکیل دے اور حملہ آوروں کو اس خواہش پر مجبور کر دے کہ انہوں نے کبھی اس کا آغاز نہ کیا ہوتا؟

پردہ پوشی

بعض حملے کھلے عام ہوتے ہیں، مثلاً کوئی سیاست دان ٹیلی ویژن نشریات میں آپ کے گروہ پر تنقید کرتا ہے۔ اس کے ساتھ نمٹنا آسان ہے، بلکہ یہ آپ کے گروہ کو مزید شہرت دے کر مفید بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

البتہ، دیگر حملے اس طرح کیے جاتے ہیں کہ حملہ آور اور ان کے طریقے خفیہ رہتے ہیں۔ ایسے حملوں کا مقابلہ کرنے کے لیے، حملوں کو دستاویزی شکل دینا اور انہیں بے نقاب کرنا اکثر موثر ثابت ہوتا ہے۔

- اگر آپ کو دھمکی آمیز پیغامات موصول ہوتے ہیں تو ان کی نقول تیار کیجیے اور لوگوں کو اس کے بارے میں بتائیے۔ اگر پیغامات ای میل کے ذریعے آئیں تو انہیں محفوظ کرنا آسان ہے۔ اگر آپ کو دھمکی آمیز یا بہبودہ فون کالز موصول ہوں تو مستقبل میں اس قسم کی کالز ریکارڈ کرنے کے لیے ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کیجیے۔ اسی طرح، اگر آپ کو روبرو زبانی دھمکیاں دی جاتی ہیں تو ریکارڈر استعمال کیجیے۔ جب آپ کے پاس مضبوط ثبوت ہو گا تو آپ درست واقعات — تحریری بیان، ریکارڈنگ یا ویڈیو — پیش کر سکیں گے اور مختلف میڈیا استعمال کرتے ہوئے دلچسپی رکھنے والے لوگوں تک پہنچا سکیں گے۔ دھمکیوں کی تشہیر کارآمد ثابت ہو سکتی ہے، بشرطیکہ آپ کے حمایتی اس معلومات سے زیادہ خوف زدہ نہ ہو جائیں۔ آپ کو یہ دکھانا ہو گا کہ آپ دھمکیوں میں نہیں آئے ہیں، بلکہ دھمکیوں کے خلاف کھڑے ہونے کے لیے تیار ہیں۔

- اگر کسی درمیانی واسطے کے ذریعے حملے کا امکان ہو تو آپ کو یہ جاننے کی کوشش کرنی چاہیے کہ اس کارروائی کے پیچھے کون ہے۔ مثال کے طور پر، تصور کیجیے کہ پولیس کو کسی سیاست دان کی جانب سے آپ کے دفاتر پر چھاپہ مارنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ کیا پولیس — یا سیاست دانوں — کے درمیان آپ کے

روابط ہیں جو آپ کو اندر کی خبر بتا سکیں؟ آپ کے مقصد سے ہمدردی رکھنے والے جتنے زیادہ مخبر ہوں گے، مخالفین کے لیے خفیہ رہنایا اپنے اقدامات کے ذمہ داروں کو چھپانا اتنا ہی مشکل ہو گا۔

• انوہیں بھی جزوی طور پر حملے کا ایک طاقت ور ذریعہ ہو سکتی ہیں کیونکہ کوئی بھی انوہ پھیلانے کا آغاز کرنے کی ذمہ داری نہیں لیتا۔ یہ انوہیں مالیاتی، جنسی، نظریاتی یا دیگر معاملات سے متعلق ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، انوہ یہ ہو سکتی ہے کہ آپ کے کسی دہشت گرد تنظیم سے روابط ہیں۔ آپ انوہ سازوں کو بے نقاب کرنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟ یہ خاصا مشکل اور نازک معاملہ ہو سکتا ہے۔ اگر آپ انوہیں سنجیدگی سے لیتے ہوئے محسوس ہوں، مثلاً آپ کوئی منطقی جواب دیں، تو وہ انوہ زیادہ معتبر ہو سکتی ہے۔ ایک مختلف قسم کا رد عمل انوہوں کا مذاق اڑانا ہے، مثلاً ایسی تصاویر یا الفاظ کے ہیر پھیر کا سہارا لیجیے جو الزامات کے بے تکیے پن کو نمایاں کرے۔ اگر آپ کو مخصوص قسم کے حملوں، جیسے کہ مار پیٹ یا آتش زنی کی توقع ہو تو سوچیے کہ آپ انھیں کیسے بے نقاب کر سکتے ہیں۔ یہ پولیس تشدد کو بے نقاب کرنے کی تیاری جیسا ہے، البتہ اس کے امکانات زیادہ ہیں۔

حملہ کارول۔ پلے

اگر آپ کے گروہ پر ماضی میں حملہ ہو چکا ہے اور آپ مستقبل میں حملے کی توقع کر رہے ہیں تو یقیناً منصوبہ بندی کا رآمد لازمی ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ ماضی کا حملہ دہرائے جانے کے لیے تیار رہیے، تاکہ اگر وہ دوبارہ ہو تو آپ ثبوت جمع کر کے اسے بے نقاب کر سکیں۔

دیگر اقسام کے حملوں کی تیاری کے لیے، آپ دو یا تین اراکین کو نامزد کیجیے جو حملہ آور کا کردار ادا کریں اور آپ کے گروہ پر حملہ کرنے کے طریقے سوچیں۔ اس کے بعد ہر ایک ٹیم کی صورت میں تصور کیے گئے ہر حملے کے رد عمل کے لیے کام کرے۔

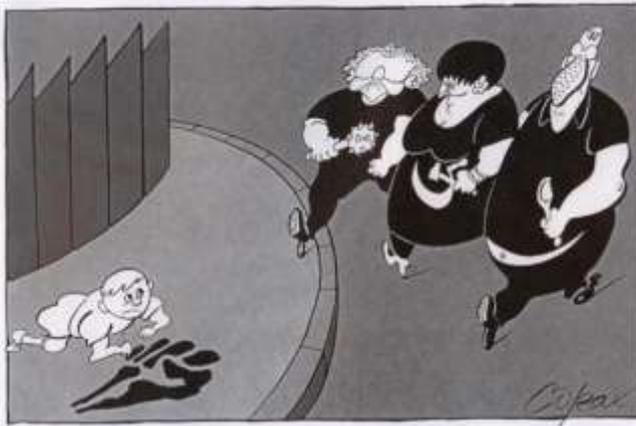
اگر حملہ مستقل ہوتے ہوں تو اپنے رد عمل کارول۔ پلے کرنا کارآمد ہو سکتا ہے۔ یہ آتش زدگی کی مشقوں (فائر ڈرل) جیسا ہو گا: آپ سب کچھ ویسے ہی کرتے ہیں جیسے حقیقت میں حملہ ہوا ہو، اور اس کے بعد جائزہ لیتے ہیں اور اس تجربے کو بہتر تیاری کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

قدر گھٹانا

آپ کے گروہ کی ساکھ پر ہر طرح سے حملہ کیا جاسکتا ہے۔ ہو سکتا ہے، کوئی سیاست دان توہین آمیز دعوے کر دے اور میڈیا اس پر خبر چلا دے جو نقصان دہ ثابت ہو۔ یہ دعوے دہشت گردوں کے ساتھ روابط، بدعنوانی پر مبنی لیمن دین، خطرناک طریقوں، جنسی جرائم اور دیگر کسی معاملے کے بارے میں ہو سکتے ہیں۔

آپ مختلف قسم کے رد عمل کے لیے تیار رہ سکتے ہیں

1. ایسے دعوے نظر انداز کر دیں، کیونکہ یہ بے سروپا ہیں۔ ان پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔
2. دستاویزات اور گواہیوں کے ساتھ معقول اور حقائق پر مبنی جواب دیجیے۔
3. جوابی حملہ کیجیے، مثال کے طور پر مخالفین کے ناپاک ارادوں کی نشاندہی کیجیے۔
4. حملوں کا مذاق اڑائیے۔



کوریکس (Corax) کا کارٹون، جسے اوپور (Otpor) نے استعمال کیا

ا۔ دعوے نظر انداز کر دیجیے

آپ یہ تصور کر سکتے ہیں کہ اس قسم کے دعوے اتنے بے سروپا ہیں کہ ان پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔ آپ کو اس کا جواب دینے کے لیے زیادہ تیاری کی ضرورت نہیں۔ لیکن آپ یہ کیسے جانیں گے کہ ایسا کرنا ٹھیک ہو گا؟ اس کے لیے اپنے حامیوں اور دیگر (غیر جانب دار لوگوں) کے ساتھ ایک چھوٹا سا سروے کرنا مفید ثابت ہو سکتا ہے جس کے

ذریعے اپنے گروہ کی سادھ، اور اس کے مضبوط اور کمزور پہلوؤں کے بارے میں جانیں۔ اگر آپ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہی چند خدشات پائے جاتے ہیں، مثلاً آپ کے گروہ کے مخصوص موقف یا اقدامات کے حوالے سے، تو یہ حملے کے لیے کمزور مقامات کا اشارہ کر سکتے ہیں۔ یہ وہ پہلو ہو سکتے ہیں جہاں ردّ عمل ظاہر کرنا زیادہ اہم ہے۔

۲۔ معقول اور حقائق پر مبنی جواب دیجیے

آپ حملے کا جواب دینے کے لیے حقائق تیار رکھ سکتے ہیں، اور انھیں میڈیا ریلیز، ویب سائٹ، ای میل لسٹ اور ردّ عمل ظاہر کرنے کے کسی بھی دوسرے طریقے کے ذریعے استعمال کر سکتے ہیں۔ تیاری کے لیے، آپ کے گروہ کے پاس ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو معاملات کے بارے میں بخوبی علم رکھتے ہوں اور گروہ کے لیے جواب تیار کر سکیں۔ آپ کے پاس تحریر و تقریر کی صلاحیت رکھنے والے افراد ہونے چاہئیں، تاکہ آپ ردّ عمل ظاہر کر سکیں۔ کلیدی عہدوں پر آپ کے حمایتیوں کی موجودگی مفید ہو سکتی ہے جو آپ کی طرف سے بات کر سکیں۔

مثال کے طور پر، اگر آپ میڈیا پر خبریں دینے والے ایسے افراد کو جانتے ہوں جو ہمدردی رکھتے ہوں تو یقینی بنائیے کہ انھیں آپ کے گروہ کے بارے میں خاطر خواہ معلومات ہو تاکہ وہ غلط دعوے مسترد کر سکیں اور حقائق فراہم کر سکیں۔ اگر آپ کی حمایت میں نمایاں افراد—معاشرے کے معزز افراد—بھی موجود ہوں تو آپ اپنے قول و فعل کے بارے میں انھیں اچھی طرح دلائل دیجیے۔ ایسے لوگ ڈھونڈیے جو آپ کی حمایت میں بولنے کے لیے راضی ہوں۔ بعض ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو آپ کے حمایتی تو نہ ہوں لیکن منصفانہ مقابلے پر یقین رکھتے ہوں، اور ایسے لوگ جو جھوٹ اور غلط تشریحات پر مبنی تنقید کو چیلنج کرنے کے لیے تیار ہوں۔ ان کے بیانات خاص طور پر زیادہ اہمیت رکھیں گے کیوں کہ انھیں نسبتاً غیر جانب دار فرد کے طور پر دیکھا جائے گا۔

اگر آپ کی تیاری اچھی ہو تو تمام اقسام کے لوگوں کو اپنے دفاع کے لیے اکٹھا کرتے ہوئے حملہ درحقیقت آپ کے گروہ کے لیے ہی مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ بس یہ یاد رکھیے کہ جھوٹے دعووں کا مقابلہ کرنے کے لیے انھیں آپ کے گروہ کے بارے میں خاطر خواہ معلومات درکار ہوں گی۔

۳۔ جوابی حملہ

اس کا مقصد یہ ہے کہ توجہ حملہ آوروں کی جانب منتقل کر دی جائے اور ان کے خفیہ عزائم، جھوٹ، مفادات کا تضادم، بدعنوان رویہ اور دیگر خامیاں اجاگر کی جائیں۔ اس جوابی تدبیر کی تیاری کے لیے، آپ ایک ”یکچڑ فائل“ تیار کر سکتے

ہیں۔ جس میں آپ کے مخالفین کے بارے میں تباہ کن معلومات موجود ہوں۔ اور ان دعوؤں کی تشہیر کے طریقے تیار رکھیں۔ مثال کے طور پر، ہو سکتا ہے آپ ایسے لوگوں کو جانتے ہوں جنہیں آپ کے مخالفین سے شکوہ ہو اور وہ بات کرنے کے لیے تیار ہوں۔

یہ ایک طاقت ور طریقہ ہو سکتا ہے، لیکن آپ کو احتیاط سے سوچ کر یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ کیا یہ بہتر طریقہ ہو گا۔ ایک نقصان یہ ہے کہ آپ کو حملہ کا نشانہ بننے والے کی بجائے حملہ آور کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ بے ایمان سیاست دانوں کے متاثرہ شخص کے تاثر کی بجائے، لوگ محض یہ سوچ سکتے ہیں کہ دونوں فریقوں کی جانب سے ہی بد تمیزی کی جارہی ہے، چنانچہ وہ سوچیں گے کہ 'جو بھی ہوتا رہے'، اور ایسے میں ناگوار طریقے بھی قابل قبول ہو جاتے ہیں۔

اگر آپ کے مخالفین کے پاس زیادہ وسائل ہیں اور وہ انہیں استعمال کرنے کے لیے تیار ہیں تو جوابی حملے سے گریز بہتر ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس، اگر عوام کی اکثریت پہلے ہی آپ کے مخالفین کو بد عنوان تصور کرتی ہے تو آپ کو زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی آپ کو جوابی حملے کی قیادت کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ کام آپ کے لیے دوسرے کر سکتے ہیں۔

۴۔ حملوں کا مذاق اڑائیں

آپ حملوں کا توڑ کرنے کے لیے مزاح کا سہارا بھی لے سکتے ہیں۔ یہ کام لطائف، مزاحیہ میڈیا ریلیز، ملبوسات یا احتجاجی کرتوں کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔

2000ء میں، اوٹپور کی سرگرم تحریک کو سلو بوڈان میلو سوئیچ کی قیادت میں سر بیائی حکومت کے ظلم کا سامنا کرنا پڑا۔ حکومت نے اوٹپور کو دہشت گرد، فسطائی اور منشیات کا عادی قرار دیا۔ ایک کارٹونسٹ نے اوٹپور کی ایک طنزیہ تصویر بنائی جس میں ایک چھوٹا بچہ راہ گزر پر اوٹپور کا نشان، بند مٹھی بنا رہا ہے جبکہ اسے میلو سوئیچ اور دیگر سر بیائی رہنماؤں کی بڑی مضحکہ خیز تصاویر دھمکا رہی ہیں۔ اوٹپور نے اس کارٹون کو دستی کتابچوں میں استعمال کیا جس نے معصومانہ تصاویر اور حکومت کے الزامات کو آمنے سامنے رکھ دیا۔¹⁰

¹⁰ Humour as a serious strategy of nonviolent resistance to "Majken Jul Sorensen

"oppression", Peace & Change, جلد 33، نمبر 2، اپریل 2008ء، صفحہ 167-190۔

مزاح کا استعمال کرتے ہوئے، آپ یہ پیغام دیتے ہیں کہ آپ کے گروہ کے بارے میں ان دعووں کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت نہیں: یہ احمقانہ ہیں۔ اس طرح حملہ آور کے لیے اپنے دعوے جاری رکھنا مزید مشکل ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ لوگوں کو ان کی حماقت کی یاد دلا سکتا ہے۔

اس میں بڑا چیلنج مزاح کی ایسی تکنیک استعمال کرنا ہے جس کی گونج نہ صرف حمایتیوں، بلکہ مخالفین میں بھی سنائی دے۔ اگر مزاح ناگوار محسوس ہوا تو اسے جوابی حملے کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ طنز کی تشریح میں غلطی کرتے ہوئے اسے سنجیدہ بات کے طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ حملوں کا مذاق اڑانے کی تیاری کے لیے، آپ کو پہلے مشق کرنی چاہیے، اور جواب دینے کے ہلکے پھلکے طریقے سوچنے چاہئیں۔ آپ کے ذہن میں کارروائی کے چند اقدامات بھی آسکتے ہیں جنہیں آپ استعمال کر سکتے ہیں، خواہ حملہ ہو یا نہ ہو۔

تشریح نو

حملہ آور اپنے عمل یا اس کی وجوہات کے بارے میں جھوٹ سے کام لے سکتے ہیں، جیسے یہ بات غیر اہم ہے، وہ کسی بھی مسئلے کا الزام دوسروں کو دے سکتے ہیں، اور اس کے حقیقی مقاصد سے متعلق اپنا زاویہ نظر پیش کر سکتے ہیں۔ اس کی تیاری کے لیے، آپ کو اپنے ساتھ ایسے لوگ چاہیے ہوں گے جو حقائق سے واقف ہوں، دنیا کے سامنے آپ کے گروہ کا موقف واضح کریں، اور جو متعلقہ افراد کے ساتھ ابلاغ کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ آپ کو اپنے لوگوں کی کبھی ہوئی ہر بات کی توثیق کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

مثال کے طور پر، اگر آپ کے دفاتر پر چھاپہ پڑتا ہے اور آپ کے کمپیوٹرز ضبط کر لیے جاتے ہیں، تو پولیس کہہ سکتی ہے کہ یہ معمول کا مشاہدہ تھا اور کوئی چیز اٹھائی نہیں گئی۔ (وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ چھاپہ منشیات کے لیے مارا گیا تھا، جو ایسا دعویٰ ہے جسے قدر گھٹانے کے لیے بہتر طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔) اگر آپ کے پاس ویڈیو ثبوت ہو کہ پولیس نے کمپیوٹر اپنے قبضے میں لیے ہیں تو آپ اس جھوٹ کو بے نقاب کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس ایسے مخبر ہوں جن کے مطابق کسی سیاست دان نے چھاپے کا حکم دیا تھا تو آپ ایک اور جھوٹ بے نقاب کر سکتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ چھاپہ جمہوریت اور آزادی اظہار رائے پر ایک اشتعال انگیز حملہ تھا۔

آپ کے کمپیوٹرز کی ضبطی ایک سنجیدہ معاملہ ہے، اور آپ کو اس کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ اس میں بیک فائر تجربے کی آزادانہ منصوبہ بندی شامل ہے۔¹¹

سرکاری چینل

جب آپ کے گروہ پر حملہ ہو تو امکان ہے کہ بہت سے قوانین اور ضوابط کی خلاف ورزی کی جائے گی۔ آپ پولیس محتسب میں شکایت کرنے، ہتک عزت کے لیے عدالت میں مقدمہ کرنے، پرائیویسی کمیشن کو شکایت کرنے، پارلیمنٹ سے فیصلہ کرنے، یا دیگر متعدد رسمی طریقوں میں سے کوئی بھی استعمال کرنے کی طرف راغب ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات یہ راستے کارآمد ثابت ہوتے ہیں، لیکن یہ عموماً اشتعال میں کمی لاتے ہیں۔

جب آپ شکایت درج کرواتے ہیں تو آپ مسئلہ حل کرنے۔ انصاف فراہم کرنے۔ کے لیے نظام پر انحصار کر رہے ہوتے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ طریقہ کار عموماً انتہائی سست رفتار ہوتا ہے، اس میں بہت وقت اور کوشش، بلکہ بعض اوقات رقم بھی لگتی ہے، اس کے لیے ماہرین جیسے کہ وکلاء کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے، اور اس میں باریک بینی شامل ہوتی ہے۔

اگر آپ کے گروہ کے اراکین اس قسم کے طریقوں پر غور کرنا چاہتے ہیں تو ان سے گزشتہ شکایات کی کامیابی کی شرح سے متعلق معلومات دریافت کیجیے۔ (اکثر یہ معلومات دستیاب ہی نہیں ہوتی۔) انھیں دوسرے گروہوں سے رابطہ کرنے کیسے جو ایسی شکایت درج کروا چکے ہوں، اور معلوم کیجیے کہ کتنا وقت، کوشش اور رقم صرف ہوئی۔ ان سے پوچھیے کہ شکایت کے عمل میں کتنے لوگ شامل تھے۔

بعض اوقات سرکاری چینل اپنی اصطلاح میں موثر ہوتے ہیں، لیکن اس موقع کی ایک قیمت ہوتی ہے: کچھ ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو آپ نے نہیں کی ہوتیں کیونکہ سرکاری چینلوں میں بہت سا وقت اور محنت صرف ہو جاتی ہے۔ آپ کو سوچنا ہو گا کہ اگر آپ یہی وقت اور محنت مہم چلانے میں صرف کرتے تو کیا کچھ کر سکتے تھے۔ سرکاری ایجنسی کو جواب لکھنے کی بجائے، وہی محنت حمایت اکٹھی کرنے یا کارروائی کا انتظام کرنے کے لیے کہانیاں لکھنے میں صرف کرنے کا تصور کیجیے۔

¹¹ ایک طریقہ کار کے لیے، دیکھیے Schweik Action Wollongong، "Safeguarding your group: a checklist"

<http://www.bmartin.cc/others/SAWchecklist.pdf>

اپنے دفتر پر چھاپے کے لیے تیاری کے مقصد سے، حملے کے امکان کو بھرپور حمایت حاصل کرنے کے لیے استعمال کرنے کا ہدف رکھیے۔ اراکین کو دفتر میں وقت گزارنے کی دعوت دیجیے۔ کیمرے لگائیے۔ معلومات کا بیک اپ تیار کیجیے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بتائیے کہ سب کچھ کیسے ہوتا ہے۔ لوگوں کو ایک دوسرے سے متعارف کروائیے۔ جی ہاں، ممکنہ چھاپے کے لیے تیاری مضبوط بننے کا موقع بھی ہو سکتا ہے۔

دھمکیاں

اگر آپ کا گروپ حملے کا نشانہ ہو تو بعض اراکین خوف زدہ ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے، انھی پر حملہ ہو یا انھیں یہ فکر ہو کہ اگلی باری اُن کی ہوگی۔

اس کی تیاری کے لیے اراکین کو یقین دہانی کروانی ہوگی۔ اس کا ایک بہترین طریقہ ممکنہ حالات کے بارے میں سوچنا، ردِ عمل تیار کرنا اور اس کے مطابق منصوبہ بندی کرنا ہو سکتا ہے۔ جب لوگ جانتے ہوں گے کہ کیا کرنا ہے تو وہ کم خوف زدہ ہوں گے۔

بعض لوگ بحران میں مضبوط ہوتے ہیں۔ وہ پُر اعتماد، حوصلہ مند اور متاثر کن ہوتے ہیں۔ بحران میں ایسے بعض رہنما تجربہ کار ہوتے ہیں؛ بعض لوگ نوجوان اور مہم کے میدان میں نئے ہوتے ہیں۔ آپ کے گروہ کے لیے چیلنج یہ ہے کہ بحران میں رہنما ثابت ہونے والے لوگوں کی شناخت کریں، انھیں کارروائی کے لیے تیار کریں اور کچھ نہ ہونے پر انھیں مایوس نہ ہونے دیں۔ (محض کارروائی کا مزہ چکھنے کے لیے آپ کو اندرونی بحران کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔)

حملے سے بعض اراکین کے خوف زدہ ہونے کی درست وجوہات موجود ہوتی ہیں؛ ہو سکتا ہے کہ اُن کے خاندان یا معاش کو خطرہ ہو۔ لہذا اُن کی حفاظت کے طریقے سوچیے۔

اگر دھمکیاں حملے کا حصہ ہوں تو ہر وقوع پذیر ہونے والی چیز کو دستاویزی شکل دینا یقینی بنائیے۔ دھمکیاں، حملے، انتقالی کارروائیاں بہت سے باہر والوں کے لیے غیر منصفانہ عمل سمجھی جائیں گی۔ ان کارروائیوں کو دستاویزی شکل دینے اور بے نقاب کرنے سے آپ اشتعال میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کی تیاری اچھی ہو تو آپ اپنے منصوبوں پر اچھی طرح عمل کر سکتے ہیں اور اگر قسمت بھی ساتھ ہوئی تو حملہ آور خواہش کریں گے کہ کاش انھوں نے کبھی حملہ نہ کیا ہوتا۔

حاصل کلام

یہ تین مثالیں—بد عنوانی کے بارے میں بات کرنا، پولیس تشدد کا خطرہ اور اپنے گروہ کے خلاف انتقامی کارروائیوں کا امکان—واضح کرتی ہیں کہ دھمکیوں کے مقابلے کے لیے تیاری کے منصوبے کیسے بنائے جائیں۔ آپ اسی طرح کا انداز دیگر تمام معاملات، جیسے آن لائن سنسرشپ، جنسی ہراسانی، گرفتاری اور تشدد کے خلاف بھی اپنا سکتے ہیں۔ بنیادی بات یہ سوچنا ہے کہ دوسرے اپنے اقدامات سے متعلق اشتعال کم کرنے کے لیے کیا کریں گے، اور پھر یہ سوچنا ہے کہ آپ ایسا کیا کر سکتے ہیں جس سے اُن کی کوششیں موثر ثابت نہ ہوں۔

پردہ پوشی، قدر گھٹانے، تشریح نو، سرکاری چینلوں اور دھمکیوں کے طریقے عام ہیں۔ مسائل اور مہمات میں شامل ہونے سے، آپ بہت سے مخصوص معلومات سے واقف ہوں گے جو موثر ہونے کے لیے ضروری ہے۔ لہذا اصولوں کی لگی بندھی فہرست پر انحصار نہ کیجیے۔ خود سوچیے اور تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کیجیے۔

موثر ہونے کے لیے اپنے تجربات سے سیکھنا لازم ہے۔ آپ اور آپ کے گروہ کے ساتھ ماضی میں کیا ہو چکا ہے، آپ اس سے سیکھ سکتے ہیں۔ دوسروں سے بات کرنا اور جاننا کہ اُن کے لیے کیا چیز کارآمد رہی اور کیا چیز نہیں، یہ بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ کسی تیاریوں سے فرق پڑا؟ کون سی تیاریاں وقت کا زیاں تھیں؟ اور اپنے تجربات سے حاصل ہونے والے سبق سے دوسروں کو ضرور آگاہ کیجیے۔

۴۔ ابھی اور اس کے بعد

ایک نا انصافی کا عمل اسی وقت وقوع پذیر ہو رہا ہے۔

- کسی کارکن کو ابھی ابھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔
- پولیس مظاہرین کو پیٹ رہی ہے۔
- شہریوں کی غیر قانونی نگرانی کی جا رہی ہے۔
- حکومت کی جانب سے کارکنوں کے بارے میں دہشت گرد ہونے کے جھوٹے دعوے کیے جا رہے ہیں۔
- لوگوں پر تشدد کیا جا رہا ہے۔
- شہریوں کو فضائی حملے میں قتل کیا جا رہا ہے۔

ایسے میں کیا کرنا چاہیے؟ اس کا بڑا انحصار سیاق و سباق پر ہوتا ہے۔ کارکنوں کو سیاسی حالات، مسئلے کی تاریخ، ممکنہ اتحادیوں اور مخالفین کی صورت حال اور کارروائی کرنے کی اپنی صلاحیت اور دیگر بہت سی چیزوں کے بارے میں جاننے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا کیا جائے، اس سوال کا کوئی درست جواب نہیں ہے۔

بیک فائر ماڈل کچھ فکری پہلو فراہم کر سکتا ہے۔ یعنی صرف ایسی مثالیں کہ کیا کیا جاسکتا ہے۔ ان مثالوں کو واقعات سے متعلق اپنے فہم کی روشنی میں استعمال کیے جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر آپ وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے بارے میں محتاط طریقے سے تیار تھے تو آپ کو ثبوت اکٹھے کرنے، حمایتیوں کو جمع کرنے، اور دیگر امور کے لیے محض اپنے منصوبوں پر عمل کرنا ہوگا۔ البتہ، بعض واقعات بالکل غیر متوقع ہو سکتے ہیں، جن کے بارے میں آپ نے تیاری کا سوچا ہی نہ ہو۔

ہو سکتا ہے، پولیس تشدد کا شہرہ ہو یا میڈیا پر حکومتی بدعنوانی بے نقاب ہو جائے۔ اگر آپ ایسے مسائل میں دلچسپی رکھتے ہیں تو آپ اقدام اٹھانا چاہ سکتے ہیں۔ آپ پیش گوئی کر سکتے ہیں کہ مرتکب افراد اشتعال کم کرنے کے طریقے استعمال کریں گے۔ آپ ان طریقوں کے مقابلے کے لیے اقدامات کر سکتے ہیں۔

اشتعال میں اضافے کے لیے پانچ معیاری طریقے یہ ہیں: کارروائی بے نقاب کی جائے، ہدف کی توثیق کی جائے، واقعات کی تشریح کرتے ہوئے انھیں ناانصافی ثابت کیا جائے، حمایت اکٹھی کی جائے اور سرکاری چینلوں سے گریز کیا جائے، اور دھمکیوں کی مزاحمت کی جائے۔ انھیں مختصر آبیوں بیان کر سکتے ہیں: انکشاف، بچاؤ، تشکیل نو، نئی سمت اور مزاحمت۔

5862

انکشاف: کارروائی بے نقاب کیجیے

ناانصافی کو بے نقاب کرنا ایک بے حد طاقت ور تکنیک ہے۔ اگر آپ معلومات کا انکشاف کر سکیں، خصوصاً ایسی معلومات جن کی ناظرین میں گونج پیدا ہو، تو وہ بھرپور اضطراب کا سبب بنتی ہیں جو تبدیلی لانے کی بنیاد ہے۔ بعض اوقات ناانصافی کا عمل آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے اسے بے نقاب کرنا ہی کافی ہوتا ہے۔

لہذا، اسی لیے زیادہ سے زیادہ معلومات ظاہر کرنے، اور جلد از جلد ایسا کرنے کی کوشش کیجیے۔ البتہ، آپ کو ہمیشہ تھوڑا ٹھہر کر زیادہ موثر ثابت ہونے کے طریقوں کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ اس حوالے سے کئی عوامل قابل توجہ ہوتے ہیں۔

رضامندی

فرض کیجیے کہ ہیلن نامی ایک کارکن کو، بغیر کسی جواز کے، گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ سراسر دھمکی ہے۔ آپ تشہیری مہم کے لیے تیار ہیں۔ لیکن پہلے آپ کو یقینی بنانا ہو گا کہ ہیلن اس مہم سے اتفاق رکھتی ہوں۔ اگر انھوں نے آپ کو پہلے ہی بتا دیا ہو تو بس آپ کو یہی رضامندی درکار تھی۔ آگے بڑھیے۔ (یہ پیشگی تیاری کا ایک پہلو ہے۔) اگر آپ ان سے بات کر سکیں، اور وہ اتفاق کریں۔ تو آگے بڑھیے۔ لیکن اگر وہ انکار کر دیتی ہیں، تو؟ ایسی صورت میں آپ کو ان

کی درخواست کا احترام کرنا چاہیے۔ ماسوائے استثنائی حالات کے۔ مثال کے طور پر، ہو سکتا ہے آپ کے پاس ثبوت ہو کہ اُن پر انکار کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے، یا مہم نہ چلائی گئی تو انہیں شدید خطرہ لاحق ہو گا۔ ایک مختلف پیچیدہ صورت حال یہ ہے کہ آپ ہیملن سے رابطہ ہی نہ کر سکیں اور آپ کو معلوم نہ ہو کہ وہ کیا چاہتی ہیں۔ ایسے موقع پر آپ کو خود فیصلہ لینا ہو گا، لیکن ترجیحاً فیصلے سے پہلے ہیملن کے اہل خانہ اور قریبی دوستوں سے مشاورت کر لینی چاہیے۔



1930ء میں ہندوستان میں، موہن داس گاندھی نے نمک سے متعلق قوانین کو چیلنج کرتے ہوئے برطانوی راج کے خلاف مہم کی قیادت کی۔ ایک اہم مقابلے میں، پولیس نے پرامن مظاہرین کو بہیمانہ طریقہ سے تشدد کا نشانہ بنایا۔ اشتعال کم کرنے کی برطانوی کوششوں کے باوجود، اس کارروائی کی خبروں نے برطانوی راج کے لیے حمایت کو انتہائی کمزور کر دیا۔

ہیملن کے پاس اس واقعے کی تشہیر سے انکار کرنے کی معقول وجوہات ہو سکتی ہیں۔ ہو سکتا ہے، اُنہیں یہ ڈر ہو کہ پولیس اُن کے بارے میں رُسواکن معلومات ریلیز کر دے گی، یا وہ اپنے گھر والوں کو بتانا نہ چاہتی ہوں، یا اس تشہیر کے نتیجے میں اپنا کیریئر متاثر ہونے کے بارے میں فکر مند ہوں۔ آپ کو اُن کی رائے کا احترام کرنا ہو گا، خواہ آپ کے نزدیک تشہیر اُن کے لیے بہتر ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اس موقع پر کسی مہم کامرکز بنانا نہ چاہتی ہوں۔ ہر ایک ایسا نہیں چاہتا!

اگر آپ اُن سے بات کر سکتے ہوں تو انہیں تشہیر کی اہمیت کے بارے میں دلائل دے سکتے ہیں۔ اگر وہ اشتعال منظم کرنے کی حکمتِ عملیوں سے واقف ہوئیں تو وہ سمجھ بوجھ کے ساتھ فیصلہ کرنے کی بہتر صورت میں ہوں گی۔

معلومات کا معیار

آپ کے پاس مار پیٹ سے متعلق چند ابتدائی خبریں ہیں، چنانچہ آپ میڈیا ریلیز میں عجلت کرتے ہیں یا فیس بک کے ذریعے ہزاروں حمایتیوں کو اطلاع دیدیتے ہیں۔ لیکن اگر یہ خبریں درست نہ ہوئیں تو؟ تب آپ، خصوصاً معیاری معلومات کے ذریعے کی حیثیت سے، اپنی ساکھ کھو دیں گے۔ لہذا جب تک خبروں کی تصدیق نہ ہو جائے، تب تک انتظار کرنا بہتر ہو سکتا ہے۔

اگر آپ کے اقدامات کی بنیاد معلومات پر ہو تو آپ کو معلومات کا درست ہونا یقینی بنانے کی ضرورت ہوگی۔ غلط خبر کی بنیاد پر ہزاروں حمایتیوں کو سڑکوں پر لے آنے کا ذرا تصور تو کیجیے۔

بعض اوقات معلومات درست ہوتی ہے، لیکن وہ واضح نہیں ہوتی۔ آپ کو ایسے بااعتماد ذرائع سے تشدد کی خبر مل سکتی ہے جو آزادی کی جدوجہد میں شامل ہوں۔ لیکن اگر کوئی آزادانہ گواہ نہ ہو تو وہ خبر آگے بڑھائی نہیں جاسکے گی۔ یہ صورت حال تصویریری ثبوت کے ذریعے بدل سکتی ہے۔ تشدد کی تصاویر یا ویڈیوز بہت طاقتور ثابت ہو سکتی ہیں۔

کیا آپ کو مزید واضح ثبوت ملنے تک انتظار کرنا چاہیے؟ اگر آپ کو ثبوت پر بھروسہ ہو تو اس کی تشہیر کا آمد ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کو بعد ازاں مزید واضح ثبوت مل جائیں تو یہ کوئی حیرت کی بات نہیں بلکہ یہ مزید طاقت فراہم کریں گے۔ اس کے برعکس، اگر آپ کا ابتدائی ثبوت غیر واضح یا متذبذب ہو تو بہتر ثبوت کے لیے انتظار کرنا بہتر ہو سکتا ہے۔

2003ء کے اواخر میں، ریڈ کراس اور دیگر نے افغانستان اور عراق میں قید خانے کے امریکی محافظوں کی جانب سے قیدیوں پر تشدد کی خبریں دیں۔ انہیں ذرائع ابلاغ میں تھوڑی بہت جگہ ملی لیکن اُن کے اثرات معمولی تھے۔ پھر 2004ء کے اوائل میں، ابو غریب جیل کی ڈرامائی تصویریں منظر عام پر آئیں، جس سے یہ معاملہ اس سال انسانی حقوق کی سب سے خبر بن گیا۔ اس دوران، اس پر تبصرے کے لیے ابتدائی خبروں کی معلومات کا سہارا لیا گیا، جس سے واضح ہوا کہ خبر کو تب تک خاطر خواہ توجہ نہیں ملی جب تک تصاویر جاری نہیں کی گئیں۔

میڈیا سائیکل

آپ انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے متعلق کچھ ڈرامائی معلومات جاری کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ البتہ، ذرائع ابلاغ عامہ پراس کی برائے نام کوریج ہوتی ہے، کیونکہ اسی دن ایک شدید زلزلہ بھی آیا تھا۔ خبروں کی تمام سرخیاں زلزلے کے بارے میں ہے اور آپ کی خبر ان میں دب جاتی ہے۔

آپ قدرتی آفات کی پیش گوئی تو نہیں کر سکتے لیکن آپ میڈیا کی بعض قسم کی ترجیحات، جیسے کہ انتخابات کی پیش گوئی تو کر سکتے ہیں۔ قدرتی آفات جیسے اہم واقعات کی کوریج کئی دنوں، ہفتوں، بلکہ مہینوں تک حاوی رہ سکتی ہے۔

ذرائع ابلاغ عامہ خبروں سے کس طرح نمٹتے ہیں، آپ کو ان طریقوں کے بارے میں سیکھنا ہو گا۔ ہفتے کے بعض دن اور دن کے بعض اوقات میڈیا ریلیز کے لیے بہتر ہوتے ہیں۔ لہذا مقامی، قومی اور حتیٰ کہ بین الاقوامی میڈیا کے



طریقہ کار کے بارے میں جانے تاکہ آپ بہترین وقت پر اپنی معلومات کی ترویج کر سکیں۔ بعض اوقات درست وقت تک انتظار کرنا ہی بہتر ہو سکتا ہے۔

سوشل میڈیا کا طریقہ کار مختلف ہے اور یہ ہمیشہ ذرائع ابلاغ عامہ کی طرح کام نہیں کرتا۔ اس کے سائیکل اور ترجیحات کے بارے میں جانے تاکہ آپ کو اچھا رد عمل مل سکے۔

بتدریج اجرا؟

بعض اوقات آپ کے پاس انکشاف کے لیے بہت سارا عمدہ مواد موجود ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اثرات مرتب کرنے کے لیے وہ تمام ایک ہی ساتھ جاری کرنا بہتر ہو سکتا ہے۔ ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اسے بتدریج جاری کیا جائے تاکہ یہ معاملہ طویل عرصے تک خبروں میں رہے۔ افشاکی جانے والی معلومات کے پھیلاؤ کی مثال ویکی لیکس کی دستاویزات ہیں جن کی بنیاد پر بعض اخبارات نے کئی دنوں یا ہفتوں تک خبریں شائع کیں۔

یہاں بنیادی نکتہ اس بارے میں سوچنا ہے کہ معلومات افشا کرتے ہوئے موثر کیسے ثابت ہوا جائے۔ بعض اوقات یہ چیز آپ کے ہاتھوں میں زیادہ نہیں ہوتی، لیکن جب یہ آپ کے ہاتھوں میں تو اپنے انتخاب کے بارے میں سوچیے۔ فوری بے نقاب کرنا انتہائی پرکشش ہو سکتا ہے، لیکن زیادہ بہتر موقع تک، بہتر معلومات کے لیے یا لوگوں کی جانب سے آپ کے منصوبوں کی حمایت ملنے تک انتظار کرنا کارآمد ہو سکتا ہے۔

بچاؤ: ہدف کی توثیق کیجیے

ناانصافی بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس بات کے لیے تیار رہیے کہ دوسرا فریق آپ کی، آپ کے گروہ کی یا آپ جس کسی کی حمایت کر رہے ہیں، اس کی ساکھ متاثر کرنے کی کوشش کرے گا۔ آپ کو اپنی ساکھ کے بچاؤ کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ آپ کا رویہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اگر آپ پر انتہائی تباہ کن ہونے کا الزام لگایا جا رہا ہے تو پُر سکون رویہ اپنانا اور شریفانہ لباس پہننا موثر ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ کا معقول، شائستہ رویہ آپ کے بارے میں دعویٰ کو تار تار دیتا ہے اور آپ کے حملہ آور بے وقوف نظر آنے لگتے ہیں۔

آپ کی زبان بھی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر آپ بدکلامی کا نشانہ بن رہے ہیں تو اسی انداز میں جواب دینا اور اشتعال انگیز طرز بیان اپنانا پرکشش محسوس ہو سکتا ہے۔ اس سے فرق نہ پڑے، لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ آپ کی زبان نہ صرف آپ کا تصور قائم رکھتی ہے بلکہ تشکیل بھی دیتی ہے۔ آپ منطقی اور محتاط انداز میں بات کرنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں، یا جذباتی اور جو شیلے انداز سے، یا ہمدردانہ اور دردمندی کے ساتھ۔ جب تک آپ جوابی حملہ نہیں کرتے تو آپ کو فائدہ حاصل ہے۔ بات چیت کے انداز کا بڑا انحصار ثقافتی انداز اور توقعات پر ہوتا ہے، اور اس حوالے سے ہر صورت حال کے لیے کوئی ایک عمومی اصول نہیں ہے۔ بنیادی نکتہ یہ ہے کہ آپ کا انداز گفتگو آپ کی قدر گھٹانے کی کوششوں کا مقابلہ کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

آپ کی ایمان داری، کارکردگی یا عزم سے متعلق ثبوت مددگار ہو سکتے ہیں۔ آپ کے حمایتیوں کی آپ کے بارے میں رائے بے حد اہم ہے۔ اگر اُن کے پاس آپ کے خلوص اور اچھے کاموں کے ثبوت ہیں، اور وہ کھل کر آپ کی تائید کرتے ہیں تو آپ کی ساکھ خراب کرنے کی کوششوں کے مقابلے کے لیے یہ بہت مضبوط حمایت ہے۔

مثال

ٹیکساس کے ایک غیر متشدد کارکن، اسکاٹ پارکن 2005ء میں آسٹریلیا گئے۔ انھیں بغیر کسی انتباہ کے گرفتار کر لیا گیا اور ملک بدری معطل کر دی گئی۔ آسٹریلیوی حکومت کے اہل کاروں نے اپنے بیانات میں پارکن پر پُر تشدد احتجاج میں شامل ہونے کا الزام لگایا۔

ایک آسٹریلیوی غیر متشدد کارکن، ایان مرے نے، جو اسی صبح ایک تربیتی نشست کے لیے اسکاٹ سے ملاقات کا ارادہ کر رہے تھے، اسکاٹ کی حمایت میں احتجاجی مظاہروں کا انعقاد کیا۔ انھوں نے احتیاط سے کام لیتے ہوئے اسکاٹ کو دوست قرار دیا اور عدم تشدد کے لیے اسکاٹ کے عزم کو اجاگر کیا۔ اسکاٹ کی حمایت کے لیے منعقدہ ایک احتجاج میں، مظاہرین نے چہروں پر ماسک پہنے، جو عدم تشدد سے متعلق اسکاٹ کے اور خود ان کے عزم کے بارے میں پیغام دینے کے لیے ایک پُر مزاح حکمت عملی تھی۔ زبان و بیان اور رویے پر ایان کی توجہ نے قدر گھٹانے کی آسٹریلیوی حکومت کی کوششوں کا مقابلہ کرنے میں مدد دی۔ دیگر کارکنوں کے ساتھ، ایان کے عقل مند انداز طریقوں کے استعمال کے باعث، اسکاٹ کی گرفتاری اور ملک بدری سے عدم تشدد کے لیے اس قدر توجہ اور حمایت حاصل ہوئی جو کسی دوسری صورت میں نہیں ہو سکتی تھی۔ آسٹریلیوی حکومت کے اقدامات بیک فائر کر گئے۔¹



مظاہرین اسکاٹ پارکن کی گرفتاری اور ملک بدری کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے

¹ ابراہن مارٹن اور ایان مرے، "Social Alternatives: 'The Parkin backfire'", جلد 24، نمبر 3، تیسرا سہ ماہی 2005ء، صفحہ 46-49-70۔

تشکیل نو: واقعات کی تشریح کرتے ہوئے انھیں نا انصافی قرار دیجیے

آپ کو واقعات کی وضاحت اپنے نقطہ نظر سے کرنی ہوگی۔ یہ بے حد اہم ہے، کیونکہ مخالفین جھوٹ بولیں گے، تخفیف کریں گے، الزام لگائیں گے اور صورت حال کو اپنے انداز سے دکھائیں گے۔

آپ سوچ سکتے ہیں کہ نا انصافی تو بالکل واضح ہے۔ ٹیلی ویژن پر تصاویر موجود ہیں۔ ہر شخص نے دیکھا ہے کہ کیا ہوا ہے۔ بے شک حقیقت خود بولتی ہے۔ غلط حقیقت کبھی خود نہیں بولتی۔ اس کی تشریح کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو بات آپ کے لیے بالکل واضح ہے، دوسرے لوگ اسے بالکل مختلف انداز سے دیکھ سکتے ہیں۔

آپ کے مخالفین جھوٹ بول سکتے ہیں۔ آپ کو اس کا مقابلہ کرنے کے لیے درست معلومات فراہم کرنی ہوگی اور جھوٹ بے نقاب کرنے ہوں گے۔

آپ کے مخالفین کہیں گے کہ یہ مسئلہ اتنا اہم ہی نہیں۔ وہ اس کے نتائج میں تخفیف کر کے بیان کریں گے۔ آپ کو اس بات پر مصررہنا ہو گا کہ یہ اہم ہے اور اس کے سنجیدہ نتائج ہیں۔

اگر انھیں دفاعی پوزیشن پر دھکیل دیا جائے تو آپ کے مخالفین کسی اور پر، عموماً کسی چلی سطح کے فرد پر الزام لگا سکتے ہیں۔ یا وہ کسی واحد رہنما پر الزام لگائیں گے، جو پوری پالیسی کے لیے قربانی کا بکر اور لائق تعزیر ٹھہرے گا۔ آپ کو اصل ذمہ دار کی نشاندہی کرنی ہوگی۔

اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ کے مخالفین واقعات کے بارے میں اپنے نقطہ نظر سے بات کریں گے، اور ایسی زبان استعمال کریں گے جو لوگوں کو ان کے نقطہ نظر کے مطابق سوچنے پر اکسائے گی۔ آپ کو اپنا زاویہ پیش کرتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ کسی بھی مسئلے پر، آپ کو یہ جانا ہو گا کہ آپ کا مقصد کیا ہے اور کیا موجودہ مسئلہ اپنے زاویہ نظر کے فروغ کے لیے ایک اچھا موقع ہو سکتا ہے۔

نئی سمت: حمایت اکٹھی کیجیے اور سرکاری چینلوں سے گریز کیجیے

اگر اشتعال بہت زیادہ ہو تو حکومت یا دیگر طاقت ور گروہ تفتیش کے لیے انکو اڑی تشکیل دے سکتے ہیں۔ یا وہ اعلانات کے لیے چند ماہرین کو سامنے لا سکتے ہیں۔ یا وہ مظاہرین کو اپنی شکایت پولیس کے شکاری طریقہ کار یا محتسب کے پاس درج کروانے، یا عدالت میں مقدمہ کرنے کا کہہ سکتے ہیں۔ یا وہ انتخابات تک انتظار کرنے کا کہہ سکتے ہیں۔

اس قسم کے ردِ عمل میں مشترک نکتہ یہ مفروضہ ہوتا ہے کہ —عدالتوں، انکوآریوں، ماہرین کے پینل، یا سرکاری ایجنسیوں میں —اہل کار مسئلے سے نمٹیں گے اور انصاف فراہم کریں گے۔ ان ایجنسیوں میں موجود بیشتر اہل کار نیک نیت ہوتے ہیں: بہت سے اہل کار سماجی انصاف کے لیے پُر عزم ہوتے ہیں۔ لیکن سرکاری چینل تقریباً ہمیشہ سست رو ہی ہوتے ہیں، ان میں تمام قسم کے اصول و ضوابط شامل ہوتے ہیں، اور ماہرین، جیسے کہ وکلاء، کی خدمات پر انحصار کرتے ہیں۔ وہ مسئلے کو عوامی دائرہ کار سے نکال کر ایک خاص اکھاڑے میں لے جاتے ہیں جو اکثر احتجاجی تحریکوں کی توانائی چھیننے کے لیے موزوں ہوتا ہے۔

جب کوئی معاملہ گرم ہو تو آپ کو اقدامات کے فروغ اور روٹیوں اور پالیسیوں میں تبدیلی کا ہدف رکھنا چاہیے۔ لہذا عموماً سرکاری چینلوں کی حمایت نہ کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ یہ کہنے میں تو اچھا لگ سکتا ہے کہ ”ہم پولیس تشدد پر انکوآری چاہتے ہیں“ یا ”ہم اقوام متحدہ کی مداخلت چاہتے ہیں“، لیکن درحقیقت یہ شاذ و نادر ہی تسلی بخش ہوتا ہے۔

البتہ، بعض اوقات حکومت، پولیس یا دیگر ایجنسیاں از خود سرکاری چینل تشکیل دیتی ہیں۔ فرض کیجیے کہ رسمی انکوآری بٹھائی جاتی ہے۔ اس کا موثر ترین ردِ عمل کیا ہوگا؟

پہلا راستہ: درخواستیں جمع کرانے، گواہی دینے اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے انکوآری میں حصہ لیجیے۔ اس سے بہتر نتائج کے حصول میں مدد مل سکتی ہے۔ نقصان یہ ہے کہ اس کے باعث توانائی کا رخ عوامی مہم سے ہٹ جاتا ہے۔ اگر انکوآری کمزور سفارشات پیش کرے تو بھی اس کی سزا بہت اچھی قائم ہو جائے گی کیونکہ اس میں سب نے حصہ لیا ہوگا۔

دوسرا راستہ: بہتر انکوآری کے لیے دباؤ ڈالیے۔ داخلی انکوآری — جو پولیس جیسی ایجنسیوں یا حکومت کی جانب سے کی جائے — عموماً موجودہ صورت حال برقرار رکھنے کا کام کرتی ہے۔ لہذا آزادانہ انکوآری کا مطالبہ کیجیے۔ بند انکوآری — جس کی سماعتیں خفیہ ہوں، اور عوام کے لیے اس کے دروازے بند ہوں — پیشتر اوقات سفیدی پھیر دیتی ہے۔ لہذا آزادانہ اور عوامی انکوآری کا مطالبہ کیجیے۔

تیسرا راستہ: انکوآری میں شامل ہو جائیے۔ پینل اراکین یا معاون عملے میں اپنے حمایتی شامل کر دیجیے جو آپ کو انکوآری کی کارروائی کی صورت حال اور اس سے بہتر انداز میں نمٹنے سے متعلق معلومات فراہم کریں۔

چوتھا راستہ: انکوآری نظر انداز کر دیجیے۔ معمول کے مطابق اپنی مہم جاری رکھیے اور دھیان نہ ہٹائیے۔

پانچواں راستہ: انکوائری کی سادہ ختم کرنے کی کوشش کیجیے۔ انکوائری کی کمزوریوں، جیسے کہ محدود دائرہ کار، گمراہ کن مفروضات، مفادات کے تضاد اور گواہوں کو طلب کرنے اور معلومات اکٹھی کرنے کے لیے نامناسب اختیارات کی طرف نشاندہی کیجیے۔

چھٹا راستہ: اپنی انکوائری کیجیے۔ پولیس تشدد سے متعلق ”عوامی انکوائری“ میں عوامی سماعتیں ہو سکتی ہیں، ثبوت اکٹھے کیے جاسکتے ہیں اور عوام کے سامنے بیانات دیے جاسکتے ہیں۔

ساتواں راستہ: انکوائری کو اپنی مہم کے لیے ایک موقع کے طور پر استعمال کیجیے۔ جب کبھی کوئی نمایاں پیشرفت ہو تو کسی جلوس یا مظاہرے کا انعقاد کیجیے۔ اراکین کو انکوائری میں شرکت کر کے معلومات اکٹھی کرنے یا اقدام اٹھانے کی ہدایت کیجیے۔ پیشرفت سے متعلق رواں تبصرے کا انتظام کیجیے اور متبادل تشریح فراہم کیجیے۔ اس طریقہ کار کے ساتھ، آپ کا ہدف حمایت اکٹھی کرنا ہو گا۔ انکوائری اس ہدف کی تکمیل میں مددگار ہو سکتی ہے۔

ان میں سے بہتر راستہ کون سا ہے؟ یہ صورت حال پر منحصر ہے۔ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ مختلف طریقوں پر گفتگو کی جائے اور دستیاب ثبوتوں کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے کہ کون سا طریقہ بہتر کام کرے گا۔ گزشتہ انکوائریوں کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ آپ پینل کے اراکین کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ عوامی اراکین کیا سوچتے ہیں؟ بعد ازاں، فیصلہ کرنے کا ایک اور وقت آتا ہے: جب انکوائری اپنے حتمی نتائج پیش کرتی ہے۔

• اگر نتائج آپ کی توقع کے مطابق نہ ہوں تو آپ کو انھیں چیلنج کرنا ہو گا۔ اور شاید انکوائری کی غیر جانب داری پر سوال بھی اٹھانا پڑے۔

• اگر نتائج آپ کی توقع کے عین مطابق ہوں تو آپ کو زیادہ بڑے چیلنج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے: ان سفارشات پر عمل درآمد کروانا۔ بہت سے لوگ سوچیں گے کہ ”ان عمدہ سفارشات کے باعث مسئلہ حل ہو چکا ہے“ اور مزید کچھ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کریں گے۔ مہم جاری رکھنے کے لیے تیار رہیے۔

چند غیر معمولی صورتوں میں، جہاں ہر ایک انکوائری کے ذریعے انصاف کی توقع کر رہا ہوتا ہے، وہاں کمزور نتائج اشتعال دوبارہ بھڑکا دیتے ہیں۔

1991ء میں روڈنی کنگ پر تشدد کے بعد، واقعے میں ملوث چار پولیس افسران کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلا۔ ہر ایک کو توقع تھی کہ انھیں سزا ہوگی۔ لیکن جیوری نے انھیں بے قصور قرار دیا۔ انصاف نہ ملنے پر اس قدر شدید

اشتعال سامنے آیا کہ جنوب مرکزی لاس اینجلس میں ہنگامے پھوٹ پڑے جو کئی دن جاری رہے اور ان میں 50 لوگ مارے گئے جبکہ لاکھوں کروڑوں ڈالر کی املاک کا نقصان ہوا۔ بعد ازاں، افسران کے خلاف دوسرے مقدمے میں، دو کو مجرم قرار دیا گیا اور کوئی افراتفری نہیں ہوئی۔

دھمکیوں کا سامنا

نالصافی کے دوران، بعض لوگ خطرات کے باعث احتجاج سے خوف زدہ ہوں گے۔ ان خطروں میں احمق دکھائی دینا، اپنی ملازمت کھو دینا، یا گرفتاری، مار پیٹ، تشدد یا قتل کر دیا جانا شامل ہو سکتے ہیں۔ احتجاج کے خلاف دھمکیاں بڑی طاقت و تدبیر ہیں اور احتیاط کے ساتھ ان کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔

اس حوالے سے کئی نکات ذہن نشین رکھنے چاہئیں:

- رضامندی۔ احتجاج میں شامل ہر شخص کو خطرات سے مکمل آگاہ ہونا چاہیے۔
- شرکت۔ عموماً زیادہ لوگوں کے ساتھ احتجاج میں شامل ہونا محفوظ ہوتا ہے۔ (بڑے پیمانے پر شرکت سے، خصوصاً جب آبادی کے مختلف طبقات شامل ہوں، احتجاج کی ساکھ بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ کم از کم جب سب لوگ ایسا رویہ اپنائیں جس پر کچھ اچھا نامشکل ہو۔)
- خطروں کے کھلاڑی۔ بعض افراد زیادہ خطرات مول لینے کے لیے تیار ہو سکتے ہیں۔ بہت سی صورتوں میں، نوجوان افراد سرفہرست ہو سکتے ہیں۔ یہ خاص طور پر اہم ہے کہ وہ خطرات سے واقف ہوں۔ انہیں حمایت کی ضرورت ہوگی۔ اس کے برعکس، کوئی جو شیلا قدم اٹھانے سے بعض اوقات مقصد فوت ہو سکتا ہے۔ خطرات مول لینے والے لوگ کسی بھی احتجاجی تحریک کے لیے قابل قدر ہوتے ہیں۔ ان کی مدد کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے تبھی استعمال کیا جانا چاہیے، جب واقعی ضرورت ہو، نہ کہ محض معمولی مقاصد کے لیے۔
- انتخاب۔ احتجاج کے مختلف طریقے موجود ہونا کارآمد ہوتا ہے۔ بعض میں کچھ سے زیادہ خطرہ ہوگا۔ اگر خطرہ زیادہ ہو تو نسبتاً محفوظ طریقے سے احتجاج کرنا بہتر ہو سکتا ہے، جیسے کہ روشنیاں جلانا اور بجھانا، برتن اور تسلی بجانا، یا مخصوص رنگ یا انداز کے کپڑے پہننا۔

- نمایاں۔ بعض افراد کے لیے، نمایاں ہوئے بغیر مزاحمت کرنے سے بہتر کھلے عام احتجاج ہوتا ہے۔ اگر آپ اختلاف رائے رکھنے والے شخص کے طور پر جانے جاتے ہیں اور آپ کی گرفتاری کا خطرہ ہے تو جتنے زیادہ لوگ آپ کے گرد ہوں گے، آپ اتنے ہی زیادہ محفوظ ہوں گے، کیونکہ اگر کچھ ہو تو اس کے بہت سے شاہد موجود ہوں گے۔

دھمکیاں اشتعال کا ماخذ ہو سکتی ہیں۔ لہذا آپ کو دھمکیوں کے معیاری اور واضح ثبوت حاصل کرنے اور انہیں متعلقہ لوگوں کے سامنے بے نقاب کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر آپ ایسا کر سکتے تو آپ حملوں کے نتائج اٹا سکتے ہیں۔

بعد ازاں

جب واقعات اپنے اختتام کو پہنچ جائیں تو کیا آپ کو تب کچھ کرنے کی ضرورت ہے؟

واقعات تو اپنے انجام کو پہنچ سکتے ہیں، لیکن نا انصافی کے خلاف جدوجہد ختم نہیں ہوئی ہے۔ واقعات کی یاد اور مقاصد اور اثرات سے متعلق پھر بھی تنازعہ ہو سکتا ہے۔

روڈنی کنگ پر تشدد کا واقعہ 1991ء میں پیش آیا۔ آئندہ برسوں میں، کنگ اکثر خبروں کی زینت بنے رہے، جس میں بیشتر ان کی گرفتاری کے بارے میں تھیں۔ 2003ء میں، دائیں بازو کے نظریات رکھنے والے ایک معروف تبصرہ نگار، ڈیویڈ ہوور ووٹز نے ایک مضمون لکھا جس میں کنگ کو ”خود شکنی مسخرہ“، ”جذبات سے محمور“ اور ”بے فکر مجرم“ قرار دیا۔ کیوں؟ کیونکہ کنگ پر تشدد پولیس کے ظلم کی علامت بنا رہا تھا۔ کنگ کو بدنام کرتے ہوئے، ہوور ووٹز ناقدین کے سامنے پولیس کا دفاع کر رہے تھے۔ کنگ کے ساتھ مار پیٹ ختم ہو چکی تھی، لیکن اس کی اہمیت تاحال باقی ہے۔

پولیس کی مار پیٹ کا واقعہ یاد رکھا یا بھلا یا جاسکتا ہے۔ اگر متاثرہ شخص۔ کنگ کی طرح۔ غیر اہم فرد نظر آتا ہو تو اس معاملے کو غیر اہم تصور کیا جاسکتا ہے۔ اس کی تشریح درست طریقہ کاریاں یاد دہانی کے طور پر کی جاسکتی ہے۔ اسے عدالتوں اور دیگر ایجنسیوں کی جانب سے مناسب یا مناسب انداز سے نمٹے گئے واقعے کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ لوگ اس کے بارے میں رائے کا اظہار کرتے ہوئے آزادی، یا خوف محسوس کر سکتے ہیں۔

1915ء میں، جنگِ عظیمِ اوّل کے دوران، سلطنتِ عثمانیہ کے ایک اقلیتی نسلی گروہ، آرمینیائیوں کو عثمانی فوجی دستوں نے اُن کے گھروں سے نکال دیا۔ لاکھوں لوگ بھوک، کمزوری اور قتل عام میں مارے گئے۔ اس واقعے کو اس صدی کی اہم ترین نسل کشی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ لیکن ٹُرک حکومت (سلطنتِ عثمانیہ کی جانشین ریاست) کی جانب سے نہیں، جو اب تک ایسی کسی نسل کشی کے وقوع پذیر ہونے سے انکار کرتی ہے۔ واقعات کے ایک صدی بعد تک، حکومت و واقعات سے متعلق معلومات چھپاتی ہے اور اسے نسل کشی سے تعبیر کرنے والوں کو دھمکاتی ہے۔ دیگر الفاظ میں، ٹُرک حکومت ناانصافی کے خلاف اشتعال میں کمی کرنے کے طریقوں کا استعمال جاری رکھے ہوئے ہے۔

اس لحاظ سے، آرمینیائی نسل کشی ختم نہیں ہوئی ہے۔ اس کے مقصد، اور حتیٰ کہ اس کا وقوع پذیر ہونا بھی مسلسل اعتراض کا معاملہ ہے۔

روڈنی ٹنگ پر تشدد اور آرمینیائی نسل کشی کی طرح، واقعات کے مقصد سے متعلق جدوجہد کئی برسوں یادہائیوں تک جاری رہ سکتی ہے۔ یہ بعض واقعات کے لیے واقعی حقیقت ہے، جیسے کہ حضرت یسوع کی زندگی، یورپی آباد کاری اور ہولوکاسٹ، جو دنیا کی منشا کے بارے میں وسیع بیانیے میں رنج بس گئے ہیں۔

اسی لیے، یہ فرض کرنا عقل مند ہی نہ ہو گا کہ چونکہ واقعات ختم ہو گئے ہیں تو جدوجہد بھی اختتام کو پہنچ گئی ہے اور اب دوسری چیزوں کی طرف رُخ کرنا ٹھیک ہو گا۔ یادیں مرتب کرنے، متاثرین کی توثیق کرنے، تشریح کو نوچیلنج کرنے اور غیر منصفانہ فیصلوں پر اعتراض کرنے کا اہم کردار ابھی باقی ہے۔ واقعات — ناانصافی یا کامیاب مہم — کی سال گرہ خدشات دوبارہ اجاگر کرنے اور مستقبل میں ان مسائل سے نمٹنے کے لیے خبردار رہنے کے مواقع ہو سکتے ہیں۔

1945ء میں ہیروشیما پر ایٹمی بم گرائے جانے کی سال گرہ کے موقع پر، 6 اگست کو سالانہ اجتماعات نیو کلیئر ہتھیاروں کے خطرات سے متعلق خدشات برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

بیک فائر تجزیہ ناانصافی کی یاد تازہ رکھنے کا ایک طریقہ ہے۔ اشتعال پر قابو پانے کے لیے استعمال کی گئی تکنیکوں کو بے نقاب کر کے ناانصافی کی یاد کو اُن لوگوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے جو واقعات چھپانے، متاثرین کو بدنام کرنے اور واقعات کی قابل قبول تشریح کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

۵۔ سوالات اور جوابات

درج ذیل میں بیک فائر ماڈل سے متعلق چند سوالات، اور ان کے ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔

مارپیٹ انتہائی خوف ناک تھی۔ یہ سراسر نا انصافی تھی۔ لیکن اشتعال کہاں تھا؟ کسی کو فکر نہ تھی۔ یہ ماڈل کام نہیں کرتا۔ بیک فائر ماڈل نا انصافی کے مرتکب افراد کی استعمال کردہ تدابیر اور ان کا مقابلہ کرنے کے طریقوں کے بارے میں ہے۔ اس کا یہ کہنا نہیں ہے کہ آپ جسے نا انصافی کہتے ہوں، لوگوں کو اس پر لازمی مشتعل ہونا چاہیے۔

آپ کو کیسے پتا کہ کسی نے پروا نہیں کی یا کوئی مشتعل نہیں ہوا؟ ہو سکتا ہے کہ اس بارے میں شکایات یا احتجاجی مظاہرے کیے گئے ہوں لیکن آپ نے ان کے بارے میں سنا نہ ہو۔

کیا آپ نے مرتکب افراد کی جانب سے اشتعال کم کرنے کے لیے استعمال کی گئی تدابیر کا جائزہ لیا؟ ہو سکتا ہے، اسی وجہ سے لوگوں کو مارپیٹ کے بارے میں پتہ نہ چلا ہو یا انھوں نے اسے اہم نہ سمجھا ہو۔

2003ء میں عراق پر حملے سے پہلے، عظیم الشان احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود حملہ ہوا۔ امن تحریک اسے روکنے میں ناکام رہی۔

درحقیقت، مظاہروں سے بہت فرق پڑا۔ انھوں نے حملے کی بھرپور مخالفت کا اظہار کیا اور اس کی ساکھ متاثر کرنے میں مدد دی۔

9/11 میں دہشت گرد حملوں کے بعد، دنیا بھر میں امریکی حکومت کی حمایت آسمان کی بلندیوں پر تھی۔ عراق حملے نے اس اچھی ساکھ کے غبارے سے ہوا نکال دی۔ یہ مظاہرے رائے عامہ کی تبدیلی کا اہم جزو تھے۔

دراصل، بش، چینئی اور حملے کے لیے دباؤ ڈالنے والے دیگر لوگ شام اور ایران جیسے دیگر ممالک پر اپنی مرضی تھوپنے کے لیے مزید مداخلت کا منصوبہ رکھتے تھے۔ عراق حملے کی بھرپور مخالفت نے اس ایجنڈے کو ناکام کرنے والے عوامل میں اہم کردار ادا کیا۔



عراق پر پابندیوں اور حملے کے خلاف مارچ کی تصویر۔ 2002ء یا 2003ء، واشنگٹن، ڈی سی۔

حملے کی تیاریوں میں، امریکی حکومت نے اشتعال کم کرنے کے لیے پانچوں طریقوں کا استعمال کیا۔ اس نے صدام حسین کی فوجی صلاحیت کے بارے میں ثبوت چھپائے، اس نے صدام کو دوسرا ہتلمر قرار دیا اور 9/11 کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا، اس نے جنگ لڑنے کے لیے جھوٹے یا مشکوک جواز فراہم کیے (صدام پر بڑی تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں اور القاعدہ کے ساتھ روابط کا الزام لگایا گیا)، اس نے اقوام متحدہ سے توثیق چاہی (جو حاصل نہیں ہوئی)، اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں حکومتوں کو حملے کی حمایت کے لیے دھمکایا اور رشوت دی۔ احتجاج کے بغیر، یہ طریقے مزید کامیاب ہو سکتے تھے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی احتجاج نہ ہوتا تو سلامتی کونسل میں بیٹھی حکومتیں امریکی حکومت کے دباؤ کے آگے مجبور ہو جاتیں اور سلامتی کونسل حملے کی توثیق کر دیتی، جس کے باعث اسے جواز مل جاتا ہے اور مزید حملوں کا دروازہ کھل جاتا۔¹

¹ برائن مارٹن، "Iraq attack backfire"، *Economic and Political Weekly*، جلد 39، نمبر 16، 17 تا 23 اپریل

اس بارے میں کیا خیال ہے؟ ہم ایک کارروائی کی منصوبہ بندی کریں گے جس کے نتیجے میں کارکنوں کو مار پیٹ کا نشانہ بنایا جائے گا یا حتیٰ کہ قتل کر دیا جائے گا۔ اس سے بہت اشتعال پیدا ہو گا اور ہمارا مقصد عام ہو گا۔

بیک فائر ہونے کی منصوبہ بندی کرنا ممکن ہے، لیکن یہ خطرناک ہو سکتا ہے۔ آپ کے ایسا کرنے کا کوئی بھی ثبوت یا حتیٰ کہ قیاس آرائی بھی آپ کو بدنام کرنے کے لیے استعمال ہو سکتی ہے۔ لہذا، بیک فائر کی اُمید میں دوسروں کو خود پر حملہ کرنے کے لیے اکسانے کا مشورہ کبھی کبھار ہی دیا جاتا ہے۔

اس کی بجائے، آپ دہری کارروائی (dilemma action) تشکیل دے سکتے ہیں، جس میں آپ کوئی اقدام کرتے ہیں اور مخالف کچھ بھی کرتا ہے تو وہ اس کے لیے بُرا ثابت ہوتا ہے۔ 2010ء میں غزہ فریڈم فلوٹیلہ اس کی ایک مثال ہے۔ اگر اسرائیلی حکومت فلوٹیلہ کو غزہ میں اترنے کی اجازت دے دیتی تو رکاوٹیں ٹوٹ جاتیں اور اسرائیلی حکومت کے کمزور ہونے کی علامت ہوتی۔ لیکن اگر اسرائیلی حکومت فلوٹیلہ کو روکتی تو اسے نا انصافی کے طور پر دیکھا جاتا۔ اور پھر سب نے دیکھا کہ اسرائیلی کمانڈوز نے حملہ کیا جس میں 9 مسافر مارے گئے اور دیگر لوگوں پر تشدد کیا گیا اور گرفتار کیا گیا، جس سے اسرائیلی حکومت کے خلاف بھرپور بیک فائر ہوا۔ البتہ، فلوٹیلہ کے منصوبہ سازوں نے اسرائیلی حملے کی اُمید نہیں لگائی تھی، نہ ہی اموات اور شدید زخموں کی منصوبہ بندی کرنا اخلاقی عمل ہوتا۔ فلوٹیلہ کے منصوبہ سازوں نے ان نتائج کی تیاریاں کی تھیں، لیکن اسرائیلی حکومت کے پاس دوسرا راستہ موجود تھا۔ دہری کارروائی مخالف کو ایک انتخاب دیتی ہے۔

دہری کارروائیوں کی تیاری احتیاط سے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، بصورتِ دیگر حملے بیک فائر نہیں کرتے۔ فلوٹیلہ سے متعلق بھرپور تشہیر ہو گئی تھی۔ لیکن فرض کیجیے کہ بعض کارکن مارے جانے کی توقع کے ساتھ سرحد پر جاتے ہیں۔ اگر ان کے اس عمل کے بارے میں کوئی جاننا نہیں ہو گا، یا ان کے سرحد پر جانے کا مقصد معلوم نہیں ہو گا تو ان کا قتل بیک فائر نہیں کرے گا۔ تیاری انتہائی ضروری ہے۔

تصور کیجیے کہ بارودی سرنگوں کی مخالفت کرنے والے چند کارکنان بارودی سرنگوں کے علاقے میں چلنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ بعض اپنا بیج ہو جاتے ہیں یا مارے جاتے ہیں۔ کیا یہ بارودی سرنگیں تیار کرنے اور استعمال کرنے والوں پر بیک فائر کرے گا؟ مشکل ہے۔ کارکنان کو گراہ یا احمق سمجھا جائے گا، کیونکہ مخالفین—بارودی سرنگوں کے حمایتی—ہوش میں رہتے ہوئے ایسا کچھ نہیں کر سکتے۔

بیک فائز ماڈل تدابیر پر بہت زیادہ توجہ دیتا ہے۔ ہمیں ایک اچھی طویل المیعاد حکمتِ عملی کی ضرورت ہے۔

درست — بیک فائز ماڈل مختصر مدت کی بنیاد پر کیے گئے اقدامات کے بارے میں ہے۔ درست — حکمتِ عملی اہم ہے۔ تو آئیے، اس کے تعلق کو دیکھتے ہیں۔

کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے حالات، وسائل، اتحادی اور دیگر عوامل کو پیش نظر رکھتے ہوئے منصوبہ بندی کرنے کو حکمتِ عملی سمجھا جاسکتا ہے۔ تدابیر کسی حکمتِ عملی کے تناظر میں کیے گئے اقدامات ہو سکتے ہیں۔ لہذا بنیادی سوال یہ نہیں کہ تدابیر پر اتنی زیادہ توجہ کیوں ہے، بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا استعمال کی گئی تدابیر، حکمتِ عملی سے ہم آہنگ ہیں۔

بیک فائز ماڈل میں حکمتِ عملی سے متعلق چند ضمنی مفروضات شامل ہوتے ہیں، اور سب سے اہم یہ ہے کہ یہ ناانصافی کے خلاف لوگوں کے جوش و خروش کے ذریعے حمایت اکٹھی کرنے میں بے حد مفید ہے۔ اگر آپ کی حکمتِ عملی اس مفروضے کے ساتھ ہم آہنگ ہو تو کوئی مسئلہ نہیں۔

مض سمجھنے کے لیے، فرض کیجیے کہ آپ کے ساتھ موجود چند کارکنان کوئی پیش رفت نہ ہونے کے باعث اتنے مایوس ہو چکے ہیں کہ وہ مخالفین کے خلاف جارحیت استعمال کرنے، ان کے ساتھ بد سلوکی کرنے یا انہیں تباہ کر دینے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر آپ کا اندازِ فکر یہی ہے تو بیک فائز ماڈل استعمال نہ کیجیے، کیونکہ یہ ماڈل بالکل مختلف سمت تجویز کرتا ہے۔

ہو سکتا ہے، آپ کی حکمتِ عملی وہ سب کچھ کرنا ہو جس سے آپ کو اچھا محسوس ہو۔ لہذا اگر آپ گوریلا کی طرح لباس پہننا، اجنبیوں کے ساتھ بد کلامی کرنا اور ریستورانوں میں تماشاکھڑا کرنا چاہتے ہیں، تو شوق سے کیجیے۔ بس بیک فائز ماڈل استعمال نہ کیجیے، کیونکہ یہ اچھا محسوس کرنے کے بارے میں نہیں، بلکہ حمایت اکٹھی کرنے کے بارے میں ہے۔

(البتہ، یہ ماڈل استعمال کرتے ہوئے آپ کو ایسے راستے تلاش کرنے چاہئیں جن سے آپ کو اچھا محسوس ہو۔)

حکمتِ عملی انتہائی ناگزیر ہے۔ لیکن بیشتر کارکنوں کے لیے، سنسنی خیزی حکمتِ عملی میں نہیں، بلکہ کچھ کرنے میں ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر آپ کو حکمتِ عملی کی فکر ہو تو آپ کو سوچنا چاہیے کہ موثر حکمتِ عملی کے ساتھ — اقدامات کی — کون سی تدابیر اپنائی جانی چاہئیں۔ اگر بیک فائز طریقہ موزوں ہو تو اسے دوسروں کو سمجھانے میں مدد کیجیے۔ اگر نہیں، تو کچھ اور کیجیے۔

بعض اوقات ہم کچھ ایسا کرتے ہیں جو اشتعال کم کر دیتا ہے۔ ہم باتیں چھپاتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم مرتکب ہیں؟

دو باتوں کو الگ کرنا اہم ہے: (۱) ایسے کام جنہیں نا انصافی سمجھا جائے، جیسے کہ مار پیٹ اور قتل عام؛ (۲) ایسے طریقے جو نا انصافی محسوس ہونے والی چیزوں سے متعلق اشتعال کو کم کریں۔

اگر آپ لوگوں کو مار رہے ہیں یا گولیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں تو بے شک آپ جرم کے مرتکب ہیں۔ دوسرے لوگ کے لیے آپ ایک مسئلہ ہوں گے۔



اسرائیلی افواج نے الخلیل کے مظاہرین کو تشدد کے ساتھ منتشر کرتے ہوئے آنسو گیس اور صوتی بموں کا استعمال کیا اور کیچہتی کا مظاہرہ کرنے والے ایک جرمن کارکن کو گرفتار کیا

تصور کیجیے کہ آپ ایک احتجاجی مظاہرے میں شامل ہوتے ہیں اور پولیس آپ کو بری طرح مارتی ہے۔ اپنی ذاتی وجوہات کی بنا پر، آپ کسی کو نہ بتانے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے، آپ اپنے گھر والوں یا اپنے آجر (employer) کے علم میں نہ لانا چاہتے ہوں کہ آپ احتجاج میں شامل تھے۔ لہذا آپ پردہ پوشی میں شامل ہوئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ جرم کے مرتکب ہوئے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ نے مار پیٹ کو بے نقاب نہیں کیا اور اس وجہ سے اشتعال کم ہو سکتا ہے۔ یہ آپ کا فیصلہ ہے۔

تصور کیجیے کہ آپ احتجاج میں شامل ہوتے ہیں اور پولیس کے بارے میں نامناسب نعرے لگاتے ہیں۔ کیا آپ مرتکب ہیں؟ جی ہاں، لیکن صرف نامناسب نعرے لگانے کے۔ یہ ظالمانہ مار پیٹ کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ کیا نامناسب نعرے لگانا اچھی تدبیر ہے۔ بعض مبصرین اسے تشدد کا جواز سمجھ سکتے ہیں۔

جب کوئی آپ کو چیلنج کرے اور آپ پر الزام لگائے کہ ”آپ پردہ پوشی میں شامل ہیں“ یا ”آپ سرکاری چینل استعمال کر رہے ہیں“ تو آپ جواب دے سکتے ہیں کہ ”اس میں کیا مسئلہ ہے؟“ آپ اشتعال کم کرنے کے طریقے استعمال ضرور کر رہے ہیں لیکن ہو سکتا ہے، آپ کے پاس اس کا مناسب جواز موجود ہو۔

جب کوئی کہے کہ ”آپ دھمکیوں کا سہارا لے رہے ہیں“ تو آپ کو اس دعوے پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ اگر آپ کا کوئی عمل دوسروں کے لیے دھمکی کا کام کر رہا ہے تو شاید آپ کچھ غلط کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس، ہو سکتا ہے کہ وہ جرم کے طاقت ور مرتکب ہوں اور آپ اُن کے اقدامات کو چیلنج کرنے کے لیے غیر متشدد اقدام کا استعمال کر رہے ہوں۔ وہ آپ کے نقطہ نظر سے اختلاف کر سکتے ہیں یا یہ سوچ سکتے ہیں کہ سول نافرمانی سماجی نظام کے لیے خطرناک دھمکی ہے، اور اس کی وجہ سے وہ خطرہ محسوس کر سکتے ہیں۔

اشتعال کم کرنے کے طریقے از خود دُرے نہیں ہوتے۔ ہر معاملے کو اس کی صورتِ حال کے مطابق دیکھا جانا چاہیے۔ لہذا جب لیبل (مثلاً ”پردہ پوشی“، ”دھمکی“) استعمال کیے جائیں تو یہ ضرور دیکھیے کہ دراصل معاملہ کیا ہے۔

میں ایک گروہ میں شامل ہوں جو ایک مہم شروع کرنے جا رہا ہے لیکن مجھے اپنے تجربے کی بنیاد پر محسوس ہوتا ہے کہ وہ مہم گمراہ کن ہے۔ میرے تصورات بیک فائر ماڈل سے اتفاق رکھتے ہیں۔ میں اس ماڈل کو استعمال کرتے ہوئے اراکین کو کس طرح ایک ایسے طریقے کے لیے راضی کروں جو ہمارے گروہ کے مقاصد کو زیادہ بہتر طریقے سے حاصل کر سکے؟

آپ گروہ کے لیے بات چیت کے طریقوں کی کوشش کر سکتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ ”بیک فائر ماڈل کے مطابق سرکاری چینلوں کے استعمال سے گریز بہتر ہوگا۔ ہمیں آگے بڑھنے سے پہلے اس بارے میں مزید سوچ لینا چاہیے۔“ بات چیت اکثر مفید ثابت ہوتی ہے۔

آپ کو مختلف خیالات قبول کرنے کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ آپ کو نہ صرف سننا ہوگا بلکہ اپنے خیالات بھی پیش کرنے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اس صورتِ حال میں بیک فائر ماڈل غلط ہو، یا دیگر تجاویز زیادہ اہم ہوں۔

البتہ، اگر آپ بار بار دوسروں کی بات سن کر، اس پر گفتگو اور بحث کر چکے ہوں، لیکن دوسرے پھر بھی یونہی آگے بڑھنا چاہیں تو کچھ امکانات درج ذیل ہیں:

• اُن سے دوسری مہموں کے حوالے سے ثبوت طلب کیجیے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اُن کا منصوبہ کام کارآمد ہوگا۔

• آگے کیا ہوگا، اس حوالے سے اپنی پیش گوئی کیجیے اور اسے لکھ کر رکھ لیجیے۔ اگر آپ کی پیش گوئی درست ثابت ہوئی تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ”میں نے تو پہلے ہی بتایا تھا!“ (البتہ اس سے آپ مقبول نہیں ہوں گے۔)

• بڑی مہم شروع کرنے سے پہلے، مختلف طریقے آزما تے ہوئے مختصر تجربات کرنے کی تجویز دیجیے۔

• اُن سے پوچھیں کہ کس قسم کے ثبوت اُن کا ذہن بدل سکتے ہیں۔ اگر وہ یہ نہ بتا سکیں تو آپ جان جائیں گے کہ اُن کی ترغیب یا پختہ عقائد، ثبوت سے زیادہ اہم ہیں۔

اس سب کے بعد، آپ کو یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو سن ہی نہیں رہے۔ ہو سکتا ہے، وہ سوچتے ہوں کہ آپ ان کا سر درد بن گئے ہیں جو مسلسل اُن کی پُر عزم مہم پر سوالات کیے جا رہے ہیں۔ ایسے میں کیا کیا جائے؟

پہلا راستہ۔ مہم میں شامل ہو جائیں۔ اسے کامیاب بنانے میں ہر ممکن مدد کریں۔ بعض اوقات گروہ میں کام کرنا اور ناکام ہو جانا زیادہ اہم ہوتا ہے، بجائے اس کے کہ قلیل المیعاد موثر ثابت ہو جائے لیکن پھر اندرونی اختلاف رائے اور تنازعات کے باعث گروہ ہی ٹوٹ جائے۔ طویل المیعاد میں، اکٹھے کام کرنا بہتر راستہ ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے، سب اپنی ناکامیوں سے سبق سیکھیں۔ (ہو سکتا ہے، نہ سیکھیں!)

دوسرا راستہ۔ اُن کی کوششوں کو سبوتاژ کریں، کیونکہ وہ بالکل گمراہ ہیں۔ یہ انتہائی برار راستہ ہے۔ اس کے بارے میں محض سوچنے سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنا زاویہ کھوپکے ہیں اور آپ کو آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔

تیسرا راستہ۔ یہ گروہ چھوڑ کر دوسرے گروہ میں شامل ہو جائیں، یا اپنا گروہ قائم کریں۔ یا پھر اکیلے کام کریں۔ مزید کوئی اختلافِ رائے نہیں!

۶۔ مشقیں

آپ انفرادی یا گروہی طور پر ان مشقوں پر کام کر سکتے ہیں۔ کسی ورک شاپ میں، کئی لوگ یا گروہ بیک وقت ایک مشق پر کام کر کے اپنے رد عمل کا موازنہ کر سکتے ہیں۔

۱۔ کسی نا انصافی کا تجزیہ کیجیے

کوئی ایسا نا انصافی کا واقعہ منتخب کیجیے جس کے بارے میں آپ، یا آپ کے گروہ میں کوئی، بہت اچھی طرح جانتا ہو۔ یہ ذاتی تجربات سے وابستہ بھی ہو سکتا ہے، جیسے اسکول میں دھمکیوں کا نشانہ بننا، یا مطالعے سے بھی اخذ کیا جاسکتا ہے، جیسے کہ ہولو کاسٹ، یا کسی مسئلے کے بارے میں مہم سے بھی تعلق ہو سکتا ہے، جیسے کہ کم عمر سپاہیوں کا مسئلہ۔

(۱) جرم کا ارتکاب کرنے والوں کی جانب سے اشتعال کم کرنے کے لیے استعمال کیے گئے طریقے لکھ لیجیے، جو درج ذیل پانچ زمروں کے تحت ہوں:

- پردہ پوشی
- قدر گھٹانا
- تشریح نو
- سرکاری چینل
- دھمکیاں

(ب) اہداف یا حملے کا نشانہ بننے والوں کی جانب سے اشتعال میں اضافے کے لیے استعمال کیے گئے طریقے لکھ

لیجیے، جو درج ذیل پانچ زمروں کے تحت ہوں:

- انکشاف (کارروائی بے نقاب کیجیے)
- بچاؤ (ہدف کی توثیق کیجیے)
- تشکیل نو (واقعات کی تشریح کرتے ہوئے انھیں نا انصافی قرار دیجیے)
- نئی سمت (حمایت اکٹھی کیجیے اور سرکاری چینلوں سے گریز کیجیے)
- مزاحمت (دھمکیوں کا سامنا)

(ج) ان تمام طریقوں سے متعلق اپنی معلومات / علم کا ماخذ لکھ لیجیے، مثلاً مشاہدہ، بات چیت، خبروں کی

نشریات، لیکچرز یا تاریخی کتب۔

(د) استعمال کیے گئے طریقوں سے متعلق آپ مزید کیسے جان سکتے ہیں، یہ لکھیے۔

(ہ) وہ طریقے لکھیے جنہیں اہداف کی جانب سے اشتعال میں اضافے کے لیے استعمال کیا جاسکتا تھا (خواہ وہ

اس وقت استعمال نہ کیے گئے ہوں)۔

(و) اس بارے میں سوچیے یا گفتگو کیجیے کہ کیا ان طریقوں کی درجہ بندی نا انصافی سے متعلق واقعات کو سمجھنے

میں مدد دیتی ہے۔

۲۔ بیک فائر سے متعلق مضمون کا مطالعہ کیجیے

کوئی ایسا مضمون منتخب کیجیے جس میں بیک فائر تجربہ استعمال کیا گیا ہو۔¹

(آ) مضمون کے بنیادی تصورات کا خلاصہ لکھ لیجیے۔ یہ اشتعال کم کرنے اور بڑھانے والے طریقوں کی

فہرست بھی ہو سکتی ہے۔

(ب) تجربے کا جائزہ لیجیے۔ ثبوت کس طرح استعمال کیے گئے؟ کیا طریقوں کی درجہ بندی معقول ہے؟ کیا نتیجہ

درست اخذ کیا گیا؟ آپ مضمون کو مزید سخت، معلوماتی یا موثر بنانے کے لیے کیا تبدیلیاں کریں گے؟

¹ متعدد امکانات کے لیے، دیکھیے "Backfire materials" <http://www.bmartin.cc/pubs/back-fire.html>

(ج) مضمون کے انداز کی جانچ کیجیے۔ کیا یہ علمی انداز ہے یا عام؟ کیا اسے واضح طور پر بیان کیا گیا ہے؟ کیا یہ بیانیہ (کہانی کے) انداز سے واقعات بیان کرتا ہے یا کسی دوسرے طریقے سے؟ آپ اس مضمون کو مخصوص قارئین، مثلاً اسکول کے بچوں یا تجربہ کار فوجی سپاہیوں کے لیے مزید موزوں بنانے کے لیے کیا تبدیلی کریں گے؟

(د) اسی موضوع سے متعلق کوئی دوسرا مضمون پڑھیے، جس میں بیک فائر تجزیہ استعمال نہ کیا گیا ہو، مثلاً کوئی خبر۔ کیا اس میں ایسی کوئی نئی معلومات ہے جسے بیک فائر تجزیے والے مضمون میں شامل کیا جاسکتا تھا؟ کیا ایسی کوئی معلومات ہے جو بیک فائر تجزیے کو چیلنج کرتی ہو؟ کیا نیا مضمون ایسے کسی طریقے پر سے پردہ اٹھاتا ہے جو آسانی بیک فائر ماڈل میں نہ بیٹھتا ہو؟

۳۔ تبصرہ کیجیے

نالصافی سے متعلق کسی مضمون، مثلاً بلاگ یا آن لائن تحریر پر تبصرہ کرنے کے موقع سے فائدہ اٹھائیے۔ بیک فائر ماڈل کے تصورات استعمال کرتے ہوئے تبصرہ پوسٹ کیجیے۔ مثال کے طور پر، آپ اپنے تبصرے میں یہ بتا سکتے ہیں کہ کس طرح کوئی اقدام بیک فائر ہوا، قدر گھٹانے کی تکنیک کس طرح استعمال کی جا رہی ہے، یا کون سی فریمنگ کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ (آپ کو بیک فائر ماڈل کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ محض تدابیر یا نتائج کی نشاندہی کیجیے۔) بعد ازاں آنے والے تبصرے دیکھیے کہ کیا کسی نے آپ کی بات پر جواب دیا یا نہیں۔ ایسے تبصرے کرنے کی کوشش کیجیے جو غور و فکر پر مبنی جوابات اور زیادہ معلوماتی گفتگو کو فروغ دیں۔

۴۔ بیک فائر تجزیہ لکھیے

درج ذیل مراحل تجاویز ہیں۔ ان میں اپنی ضروریات کے مطابق ترمیم کیجیے۔

- (آ) ایسا موضوع منتخب کیجیے جس بارے میں آپ پہلے ہی جانتے ہوں، یا ایک دو بنیادی مضامین پڑھ لیجیے۔
- (ب) اس کی ساخت منتخب کیجیے، مثلاً مضمون، سلائیڈ شو یا پوسٹر۔
- (ج) کسی ماخذ کو دیکھیے بغیر، محض اپنی معلومات کی بنیاد پر پہلا مسودہ لکھیے۔
- (د) مختلف اضافی ماخذ کا مطالعہ یا چیک کرتے ہوئے آگے بڑھیے اور ساتھ ساتھ اپنے مسودے میں تبدیلی، نظر ثانی اور ترمیم جاری رکھیے۔

(ہ) مسودہ معقول حد تک پختہ ہونے اور اس کی نوک پلک سنوارنے کے بعد، اسے ایک یا دو غیر تجربہ کار لوگوں کو دیکھیے اور ان کے سوالات اور تبصرے جانیں۔ ان کی بنیاد پر نظر ثانی کیجیے۔

(و) مسودہ موضوع سے متعلق معلومات رکھنے والے چند لوگوں کو پیش کیجیے۔ ان کے تبصروں کی بنیاد پر نظر ثانی کیجیے۔

(ز) اگر غیر تجربہ کار اور تجربہ کار، دونوں یہ سمجھتے ہوں کہ آپ کا کام تسلی بخش ہے تو آپ اپنا تجربہ استعمال یا پیش کر سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو دُ سے دُنک کے مراحل پر دوبارہ عمل کریں۔

تجویز: مختصر سے آغاز کیجیے تاکہ آپ اسے معقول وقت میں مکمل کر سکیں۔ جب آپ کو زیادہ تجربہ حاصل ہو جائے تو آپ بڑے پروجیکٹ سے نمٹ سکتے ہیں۔

۵۔ حملے کی تیاری کیجیے

(ا) فرض کیجیے کہ ایک حملہ ہونے کا امکان ہے، مثال کے طور پر کچھ ایسا جو ذاتی طور پر آپ کے لیے، آپ کے گروہ کے لیے یا آپ کے کسی عزیز شخص یا گروہ کے لیے نقصان دہ ہے۔

(ب) وہ چیزیں لکھ لیجیے جنہیں حملہ آور حملے سے متعلق اشتعال کم کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

(ج) آپ، آپ کا گروہ یا کوئی اور اشتعال میں اضافہ کس طرح کر سکتا ہے، لکھیے۔

(د) حملے کے لیے تیار رہنے کے اہم ترین طریقے تحریر کیجیے۔

(ہ) فیصلہ کیجیے کہ کب اور کس طرح یہ تیاریاں ہوں گی۔

(و) اگر تیاری اس طرح کی ہے جو آپ خود کر سکتے ہیں تو کر ڈالیے۔ اگر اس میں دوسروں کے اقدامات کی ضرورت پڑے گی تو انہیں ترغیب دینے کے لیے منصوبہ بنائیے۔

۶۔ تدابیر کا گیم کھیلیے

اس مشق کے لیے دو یا زیادہ لوگوں کی مدد درکار ہوگی۔

(ا) دو ٹیمیں بنا لیجیے، ایک حملہ آور ٹیم اور ایک دفاعی ٹیم۔ حملے کی کوئی عام قسم منتخب کیجیے۔

(ب) حملہ آور ٹیم، حملہ کرنے اور اشتعال کم کرنے کے نئے طریقے سوچے۔ دفاعی ٹیم حملے کا مقابلہ کرنے اور اشتعال بڑھانے کے طریقوں کا تصور کرے۔

(ج) دونوں ٹیمیں اپنے خیالات کا موازنہ کریں۔

صورتِ حال کے مطابق، دفاعی ٹیم پہلے حملہ آور ٹیم کے منصوبے سننے کے بعد اپنے منصوبے بنا سکتی ہے، یا دونوں ٹیمیں بیک وقت تیاری کر سکتی ہیں۔

۷۔ پیش گوئی کیجیے

میڈیا کا جائزہ لیجیے، اور کوئی نمایاں تازہ خبر منتخب کیجیے جس میں کسی طاقت ور گروہ کی جانب سے مبینہ غلطی کا ذکر ہو۔ 2011ء کی مثالوں میں مصری مظاہرین پر حملے، ہیکنگ اسکینڈل جس میں نیوز کارپوریشن شامل تھی، اور وکی لیکس کے بانی، جو لین اسانج کے خلاف الزامات شامل ہیں۔

(ا) جو نہی خبر سامنے آئے، آپ اشتعال کم کرنے کے لیے طاقت ور گروہ کی جانب سے استعمال کیے گئے طریقوں کے بارے میں پیش گوئیاں کر لیں۔

(ب) مختلف ذرائع سے مزید معلومات حاصل کیجیے، یا مزید خبریں سامنے آنے کا انتظار کیجیے، اور دیکھیے کہ کیا آپ کی پیش گوئیاں درست ثابت ہوتی ہیں؟

۸۔ تبادلہ خیال کیجیے

بعض اوقات آپ کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوتی ہے جو کسی نا انصافی کی مخالفت میں پیش پیش رہے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے، وہ کسی ریپ کرائسز مرکز میں کام کرتے ہوں، عالمی ماحولیاتی مسائل پر مہم چلاتے ہوں یا ایمنسٹی انٹرنیشنل کے فعال رکن ہوں۔ اگر آپ کو اُن سے کچھ دیر بات کرنے کا موقع ملے تو بیک فائر درجہ بندیوں کا اشتعال کرتے ہوئے اُن سے اُن کے مسائل پوچھیے۔ ذیل میں کچھ سوال دیے جا رہے ہیں جن میں ”وہ“ سے مراد مخالفین ہیں، جیسے کہ زیادتی کرنے والے، آلودگی پھیلانے والی کمپنیاں یا جاہلانہ حکومتیں۔

• کیا وہ اپنی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات پر پردہ ڈالتے ہیں؟

• کیا وہ اپنے اہداف کی قدر گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں؟

- کیا وہ اپنے کیے کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں؟ کیا وہ اس کی اہمیت کم کرتے ہیں؟ کیا وہ دوسروں کو الزام دیتے ہیں؟ کیا وہ معاملات کو بالکل مختلف نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں؟
- رسمی طریقہ کار جیسے کہ سرکاری ایجنسیاں اور عدالتی کام مسائل کتنے اچھے طریقے سے حل کرتا ہے؟
- کیا وہ لوگوں کو ڈرانے کے لیے دھمکیوں اور حملوں کا استعمال کرتے ہیں؟

۹۔ اپنی مشق بنائیے!

ضمیمہ: انسانی ڈھال اور پیشگی بیک فائر

جورگن جانسن

جب انسان اپنی جسمانی موجودگی کے ذریعے ممکنہ اہداف، جیسے کہ عمارت وغیرہ کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں ”انسانی ڈھال“ کہا جاتا ہے۔ اس کا تصور یہ ہے کہ اگر ”معصوم“ یا ”معزز“ شہری ممکنہ ہدف کے قریب رہیں گے تو مخالف حملہ کرنے سے بچپائے گا کیونکہ اسے بیک فائر کا خدشہ ہوگا۔

انسانی اہداف

ایسے شہری جو دیگر شہریوں کو بچاتے ہیں، انہیں اکثر ”غیر مسلح ہاڈی گارڈ“ کہا جاتا ہے۔ نان وائلنٹ پیس فورس اور پیس بریگیڈز انٹرنیشنل جیسی تنظیمیں ایسی سرگرمیوں کے لیے انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کے لیے رضاکاروں کی مدد و معاونت کا کام کرتی ہیں جنہیں ریاست، گوریلہ گروہوں، مافیائیم مسلح گروہوں سے خطرہ ہو۔ ان تنظیموں نے بے حد موثر کام کیا ہے۔¹ بعض مواقع پر جب غیر مسلح ہاڈی گارڈز پر حملہ کیا گیا تو ان کے گروہ کی بہترین دستاویز بندی اور قابل احترام ماضی نے اہداف کی قدر گھٹانے یا انہیں دھمکیاں دینا مشکل بنا دیا۔

ان گروہوں کی بنیادی سرگرمیوں میں سے ایک اپنے کام کو دستاویزی شکل دینا ہے تاکہ حملہ آوروں کے لیے کسی بھی نقصان کی پردہ پوشی کرنا مشکل ہو جائے۔ ایسی تنظیموں کے پاس بہترین تیار کردہ نظام ہوتا ہے جو ان کی سرگرمیوں کے متعلق معلومات عام کرنے کے کام آتا ہے۔ چونکہ معزز افراد ان میں براہ راست شامل ہوتے ہیں یا ان کے سفیر (ایمبیسڈر) کے طور پر کام کرتے ہیں، لہذا جھوٹ، الزام تراشی اور فریبنگ کے ذریعے اپنے کرتوتوں کی نئی نثر تیار کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

¹ لیام ماہونی اور لوئس انریکے ایگورن، *Unarmed Bodyguards: International Accompaniment for the Protection of Human Rights* (دیٹ ہارٹ فورڈ، سی ٹی، کمارین پریس، 1997ء)۔

عمارات اور انفراسٹرکچر

جنگ کے زمانوں میں، بعض اوقات انسانوں کو عمارت اور انفراسٹرکچر کی حفاظت کے لیے بھی ڈھال کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

جب نیٹو نے 24 مارچ 1999ء کو سر بیاہر بمباری شروع کی تو سیکڑوں مقامی اور بین الاقوامی کارکن جلد ہی بلغراد، غردیلیشیا، نووی ساد اور دیگر شہروں میں گزرگاہوں پر کھڑے ہو گئے تاکہ انھیں بمباری میں تباہ ہونے سے بچاسکیں۔ بعض غیر ملکی ایسے ممالک سے بھی آئے تھے جن کی افواج بمباری میں حصہ لے رہی تھیں۔ چونکہ بین الاقوامی میڈیا کی بڑی تعداد بھی موجود تھی، لہذا نیٹو کمانڈرز نے لوگوں کی موجودگی والی گزرگاہوں کو نشانہ بنانے سے گریز کیا۔ بہت سادوسر انفراسٹرکچر تباہ ہوا، لیکن گزرگاہیں محفوظ رہیں۔



15 فروری 2013ء کو عراق پر کارروائی کے خلاف انسانی ڈھال نے شام سے عراق کی شمالی سرحد عبور کی۔ یہ ڈیل ڈیکریسوں میں سوار ہجوم کے استقبال کی ایک تصویر ہے، جب انھوں نے سرحد سے ملحقہ سڑک کے ذریعے سرحد عبور کی تھی۔ یہ بہت بڑا ہجوم تھا، خصوصاً اگر یہ بات پیش نظر رکھی جائے کہ ان لوگوں کے عراق میں داخل ہونے کا مقام ایک رات پہلے تک کسی کے علم میں بھی نہیں تھا، حتیٰ کہ خود انسانی ڈھال میں شریک لوگوں کو بھی معلوم نہیں تھا۔ دروازے سے لڑکا ہوا شخص برطانیہ کا 68 سالہ گوڈرے مینل ہے جو عربی زبان روانی سے بولتا تھا اور اس نے ہجوم کو بتایا کہ وہ لوگ وہاں کیوں آئے ہیں۔

جنوری 2003ء میں، عراق پر حملے سے پہلے بمباری کے خطرے کے پیش نظر انسانی ڈھال کے 30 رضاکاروں نے لندن سے نکل کر بغداد، عراق کا رخ کیا۔ یورپ میں اپنے بس کے سفر کے دوران انھوں نے مزید کئی کارکنوں کو

ساتھ لیا اور اُن کی تعداد تقریباً 500 تک جا پہنچی جو عراق میں بمباری کے اہداف کو بچانا چاہتے تھے۔ اُنھوں نے پانی کے دو واٹر پلانٹس، دو پاور پلانٹس، ایک خوراک کے گودام، ایک کمیونی کیشن فیسلٹی اور ایک آئل ریفاٹری پر رہنے کا فیصلہ کیا۔² اُن کا مقصد یہ بات واضح کرنا تھا کہ وہ ان جگہوں پر یا ان مقامات کے قریب رہ رہے ہیں تاکہ انھیں حملوں سے بچایا جاسکے۔ ان مقامات میں سے، صرف ایک مقام پر 2003ء میں بمباری ہوئی، جو کمیونی کیشن فیسلٹی تھی جسے انسانی ڈھال محض ایک دن پہلے چھوڑ کر گئی تھی۔

فطرت

بعض اوقات جنگلات کی کٹائی کے خلاف جدوجہد میں درختوں کو بچانے کے لیے انسانی ڈھال کی تکنیک استعمال کی گئی ہے۔ بھارت میں، گڑھوال ہمالیہ میں 1970ء کی دہائی کے اوائل میں 'چیکو تحریک' شروع ہوئی کہ جب درخت کاٹنے والے درختوں کو کاٹنے آئیں تو درختوں کو سینے سے لگا لیا جائے۔ اس نوعیت کے اقدام کی اوّلین مثال کا سراغ 1731ء میں ملتا ہے جب امریتادپوی نے اپنی برادری میں درختوں کو بچانے کے لیے سیکڑوں افراد کی قیادت کی۔

جدید ماحولیاتی کارکنوں نے اسے مزید آگے بڑھایا ہے۔ ان میں سے بعض لوگ جنگلات کی کیمپوں کی جانب سے درختوں کی کٹائی کو مشکل بنانے کے لیے کئی ہفتے درختوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ کچھ لوگ جنگل کی سڑک پر گہرا گڑھا کھود کر اپنے سر کے سوا باقی جسم اس میں دبالتے ہیں تاکہ لکڑیاں لے جانے والی گاڑیوں کی حوصلہ شکنی ہو۔ بڑے ٹرک کارکنوں کو روندتے ہوئے قتل کیے بغیر نہیں گزر سکتے۔ ان میں سے بعض مہمات کامیاب ثابت ہوئی ہیں اور کچھ اب تک جاری ہیں۔

نتیجہ

یہ تین اقسام کی انسانی ڈھالیں بیک فار کے اثر کو پیشگی انداز میں استعمال کرتی ہیں۔ وہ دانستہ طور پر خود کو انتہائی خطرے میں ڈالتی ہیں اور امید کرتی ہے کہ طاقت میں موجود لوگوں کے لیے انھیں نقصان پہنچانے یا قتل کرنے کا منفی چرچا بہت زیادہ ہوگا۔ اگرچہ اس قسم کی تکنیک کے کارآمد ثابت ہونے کی کوئی ضمانت نہیں لیکن اس کی محتاط انداز میں تیاری کامیابی کے امکانات میں اضافہ کر سکتی ہے۔ مہم ساز اپنے اقدامات کی منصوبہ بندی اس طرح کرتے ہیں کہ طاقت میں موجود لوگ جب عوامی اشتعال کو روکنے کی کوشش کریں تو انھیں بے حد مشکل کا سامنا ہو۔

1. مہم ساز، عمدہ طریقے سے تیار کی گئی دستاویزات اور اُن کی موثر تشہیر سے، مخالفین کے لیے ظلم و زیادتی کی پردہ پوشی مشکل بناتے ہیں۔
2. وہ اقدامات کرنے والے گروہ کی قدر گھٹانے کی کوششوں میں کمی کے لیے معزز لوگوں کو شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
3. مرکزی میڈیا کے ساتھ ساتھ متبادل میڈیا چینلوں تک اچھی رسائی کے ساتھ، وہ اپنے مخالفین کے لیے جھوٹ، الزام تراشی، اور اپنے اقدامات کو ری فریم کرنے کے راستے محدود کر دیتے ہیں۔
4. جہاں کہیں ممکن ہو، وہ سرکاری اداروں، جیسے کہ سفارت خانوں، بین الاقوامی تنظیموں اور حکومتوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتے ہیں۔

ایسے اقدامات کے خلاف قدر گھٹانے کی بعض مہموں کی توجہ رضا کارانہ شرکت کی کمی پر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، حملہ آور بعض اوقات دعویٰ کرتے ہیں کہ انسانی ڈھالوں کو حصّہ لینے کے لیے بلا یا گیا تھا۔ قدر گھٹانے کی کوششیں اکثر انہوں کی صورت میں ہوتی ہیں، مثلاً اگر حصّہ لینے سے انکار کریں گے تو انھیں سزا دی جائے گی اور حصّہ لیں گے تو انعام دیا جائے گا۔ بعض کو سادہ لوح کہا جاتا ہے یا ”دشمن“ کے ساتھ ملنے کا الزام لگایا جاتا ہے۔ جتنی زیادہ شفافیت ہوگی اور حصّہ لینے والوں میں جتنے زیادہ معزز لوگ ہوں گے، ایسے الزامات اتنے ہی کم موثر ثابت ہوں گے۔ انسانی ڈھالوں کے استعمال کو بہتر بنانے کے لیے مزید تجربات اور تحقیق کی ضرورت ہے۔

1991ء میں دہلی، مشرقی تیمور میں انڈونیشیائی افواج نے مظاہرین کا قتل عام کیا۔ یہ عمل انڈونیشیائی حکومت کے لیے سیاسی تباہی ثابت ہوا، کیونکہ اس کے نتیجے میں مشرقی تیمور کے عوام کے لیے بین الاقوامی حمایت میں بے حد اضافہ ہوا۔ یہ قتل عام انڈونیشیائی حکومت پر بیک فائر کر گیا۔ بیک فائر مینول اس کی وجوہات پر روشنی ڈالتا ہے۔

تصور کیجیے کہ آپ کسی کارروائی کی منصوبہ بندی کر رہے ہوں اور آپ کو لگتا ہو کہ آپ پر حملہ ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی جلوس بھی ہو سکتا ہے جس پر پولیس تشدد کا خطرہ ہو۔ ہو سکتا ہے آپ سرکاری بد عنوانی بے نقاب کر رہے ہوں اور آپ کے گروہ کے خلاف انتقامی کارروائیاں ہو سکتی ہوں۔ ایسی صورت میں تیار رہنے کے لیے، آپ کو وہ تدابیر سمجھنی ہوں گی جو آپ کے مخالف کی جانب سے استعمال کی جاسکتی ہیں، مثلاً کارروائی پر پردہ ڈالنا اور آپ اور آپ کے گروہ کی ساکھ خراب کرنا۔

بیک فائر مینول اس قسم کی منصوبہ بندی کے لیے رہنمائی کرتا ہے۔ یہ بیک فائر ماڈل کا خاکہ پیش کرتا ہے اور اسے استعمال کرنے کی مثالیں اور مشقیں فراہم کرتا ہے۔ جب کبھی آپ کو طاقت ور، خطرناک مخالف کا سامنا ہو تو ایسی صورت حال میں موثر ثابت ہونے کے لیے یہ ایک عملی پیڈبک ہے۔

برائن مارٹن یونیورسٹی آف ووولونگونگ، آسٹریلیا میں سوشل سائنسز کے پروفیسر ہیں۔ وہ تشدد سے پاک اقدامات پر متعدد کتب اور مضامین کے مصنف ہیں اور وِسل بلورز آسٹریلیا کے نائب صدر ہیں۔



ISBN 978-91-978171-4-1

